تذکرۃ الکاملین

متضمن مضامین ضروری کیفیات اکمل زمان و افضل دوران یونان و عجم قدیم و فرنگستان

و ممالک شرقیہ حسن و خوبی و بلاغت و لیاقت اموری آئین بے نظیر

مصنفہ

پروفیسری رام چندر صاحب ڈائرکٹر سررشتہ تعلیم ریاست پٹیالہ

حسب الحکم

مصنف ممدوح در ماہ ستمبر سنہ ۱۸۶۳ عیسوی

مقام لکھنؤ

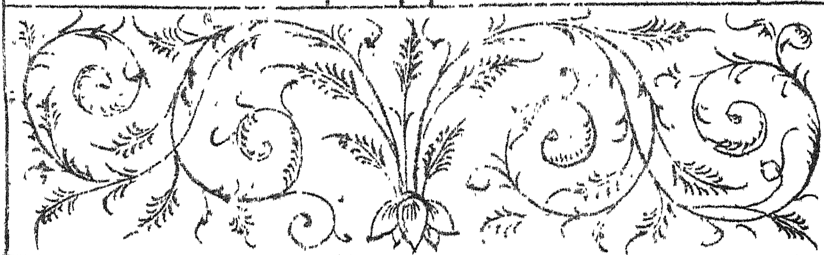
مطبع منشی نولکشور میں چھاپا گیا

اعلان

چونکہ یہ کتاب مسمی بتذکرۃ الکاملین نیاز مند فی ستمبر ۱۸۶۹ء مین مقام دہلی مطبع العلوم دہلی مین
بحالت ملازمی سرکار انگلشیہ بعہدہ مدرسی علوم انگریزی مخصوص واسطے پیش کرنے حضور متعین
سر ٹیافلس مٹکلف صاحب بہادر بارونٹ کی اور نیز بخیال اسکے کہ جو باشندے
ہندوستان کی زبان فرنگستان سے ناواقف ہین اور کچھہ حالات مسائل وغیرہ
و فضلون کاملون یونان و روم قدیم اور فرنگستان اور ممالک شرقی کا معلوم
اور چونکہ صاحب بہادر ممدوح کو شوق اسکا زیادہ تھا کہ ترقی علم کی ہندمین
زیادہ ہو اونکے نام سے یہ کتاب تیار کی گئی تھی — چونکہ اب عالیجناب مہاراجہ صاحب
فرزند خاص دولت انگلشیہ منصور الزمان امیر الامرا مہاراجا دہراج
راجیشری مہاراجہ راجگان مہندر سنگھ مہندر بہادر مخاطب بخطاب نائٹ گرانڈ
کمانڈر آف دی موسٹ اگزالٹڈ آرڈر آف دی اسٹار آف انڈیا یعنی
خطاب اعلی ستارہ ہند والی پٹیالہ دام حشمتہم کا یہ منشا ہوا کہ یہ کتاب
سررشتہ تعلیم پٹیالہ مین رائج کی جاوے لہذا بعد منظوری اجلاس خاص
مکرر کتاب ہذا بمطبع منشی نولکشور واقع لکھنؤ مین چھپوائی گئی

العبد
ماسٹر رامچندر ڈائرکٹر سررشتہ تعلیم ریاست پٹیالہ

فہرست تذکرۃ الکاملین



حال روملس بانی سلطنت رومیہ کبری کا

واضح ہو کہ ہم اول اس کتاب مین حالات شہنشاہان یعنی قیصران رومیہ کبری کا بسبب مشکلے حال بسبب گذرنے زمانہ کے ہندوستانی بالکل ناواقف ہوگئے ہین لکھتا ہون کہ رومیہ کبری نام ایک مشہور شہر ہے ملک اطالیہ مین اور یہ ملک حصہ فرنگستان کا ہے * مورخان زمانہ قدیم سے حالات سلطنت عظیم الشان رومیہ کبری کے جسطرح پر ظاہر کرتے ہین راست راست مجملًا یہ عاجز بھی بطور اختصار درج کرتا ہے ذرا کان دھر کر سنو اور تماشا جہان کا دیکھو اور خدائی اور ناپائداری جہان کا خیال کرو * کہ ایک اوقات مین سلطنت رومیہ کبری کی ایسی تھی کہ قیصران رومیہ کبری کے تمام جہان پر حکمرانی کرتے تھے یا اب ایک وہ وقت ہے کہ تمام سلطنت خاک مین مل گئی **بیت**

نہین ہے کسیکو یہان پر قرار ہے دنیا عجب جاے ناپائدار

رباعی

صید اجل ست چہ جوان چہ پیر ست
این صفحۂ خاک ہر دو رو تصویر ست
دنیا خوابیست کش عدم تعبیر ست
ہم روی زمین ست وہم زیر زمین

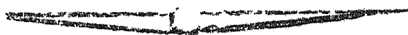
اصل حقیقت یہ ہے کہ پروردگار عالم و عالمیان کا جو چاہتا ہے سو کرتا ہے انسان کی کیا طاقت ہے کہ بے حکم اوسکے تنکا ہلا سکے

اشعار

بلندی دہ خسروان ہے یہی شہی بخش شاہنشہان ہے وہی
کبھی دے مفلس کو وہ دستگاہ کرے جو لی اس کو کبھی وہ تباہ
گدا کو وہ چاہے تو دے خسروی ضعیفون کو کردے وہ دم مین قوی

اب عنان اشہب تیز گام کلک کو بیچ میدان شروع تاریخ رومیہ کبری کے متوجہ کرتا ہون
کہ اول بادشاہ رومیہ کبری اور بانی سلطنت اوسکا رومولس بیٹا ری سیریا اور بھائی ریمس کا تھا
اور اوسکی والدہ ری سیریا دختر نیومیٹر شاہ ایلبا کی تھی اور جب کہ نیومیٹر کو اوسکے بھائی عمولیس نے
تخت پرسے اوتار دیا تو عمولیس نے اپنی بہن زادی سیریا کو حکم دیا کہ وہ گوشہ نشین تا
مذہبی عورت کے جو شادی نکرے رہے لیکن بعد تھوڑے عرصہ کے خدا کی قدرت
ایسی ہوئی کہ اوسکے دو فرزند ایک رومولس دوسرا ریمس پیدا ہوئے اور وہ عورت
بیان کرتی تھی کہ مجھکو دیوتا مارس سے حمل ہوا تھا چنانچہ جب یہ دونو لڑکے پیدا ہوئے تو اوسکے
ماموں عمولیس نے اونھین ایک درخت کے نیچے کنارہ دریاے طبر پر ڈلوا دیا اور وہان سے
فاسطولس جو گڈریا تھا اون دونو بچون کو اوٹھا کر اپنی جورو کے پاس لے گیا اوسنے
اونھین بھیڑ کا دودھ پلا کر پرورش کیا اور جب یہ رومولس اور ریمس دونو بڑے اور
جوان ہوے تو اونھون نے کوشش کرکے رعایا کو اپنی طرف راضی کیا اور عمولیس نے
اپنے نانا کے بھائی کو قتل کیا اور اپنے نانا نیومیٹر مذکورہ بالا کو دوبارہ تخت ایلبا پر
بٹھایا اور رومولس نے ایک شہر ۷۵۳ سنہ قبل از پیدائش حضرت عیسی کے آباد کیا
جسکا نام رومیہ کبری رکھا اور مورخ اس شہر کے آباد ہونے کی عجیب ترکیب
لکھتے ہین یعنی اول تو رومولس نے حکم دیا کہ تمام مسافر اس شہر مین آنکر آرام پاوین
اور دوسرے یہ کہ رومولس نے ایسے ایسے کھیل ایجاد کیے کہ قوم سیبائن وہان
آیا کرتی تھی تو اونکی لڑکیان رومولس نے پکڑوا کر اپنے باشندہ رومیہ کبری سے

شادی کروا دی اور اس طور پہ آبادی زیادہ ہوتی گئی اور جب کہ اس قوم نے ارادہ جنگ کا کیا تو اونھین کی عورتون نے بیچ بچاؤ کروا دیا اور بعد ازان روبیہ کبریٰ مین روملس نے ایک مجلس حاکمون کی جسکو سننت کہتے ہین مقرر کی اور بہت اچھے اچھے قانون واسطے رفاہ خلایق کے تیار کیے اور ایک روز ۷۱۶ قبل از پیدایش حضرت عیسیٰ کے جب کہ وہ فوج کو اپنی دیکھ رہا تھا تو اوس وقت ایک طوفان آیا اور صدمہ بجلی سے روملس ہلاک ہوا اور بعض یون بیان کرتے ہین کہ روملس کو اون حاکمون نے جنکی مجلس اوسنے یعنی سننت مقرر کی تھی قتل کروا دیا اور باعث قتل کرنے کا یہ ہوا تھا کہ اون حاکمون نے دیکھا کہ روملس بڑا اختیار والا ہوگیا ہے اب بعد چند برس کے جولی اس قیصر جو کہ بڑا حاکم روبیہ کبریٰ کا گذرا ہے اور اس جہان مین اوسنے بڑا اقتدار اور نام پایا ہے اور اوسکے عہد مین سلطنت بھی بہت بڑی ہوگئی تھی اوس کا ذکر کرتا ہون اور تصویر روملس کی درج ہوتی ہے





شاہ رو ملس والی سلطنت رومیہ کبرے

حال شہنشاہ جولی اس قیصر کا

بعد کتنی مدت کے بعد شاہ ولس کے اول شہنشاہ رومیہ کبری کا جولی اس قیصر ہوا اور یہ
ایک نہایت بڑا آدمی گذرا ہے کہ لایق اوسکے بہت کم ہوتے ہین اور دیکھنا چاہیے کہ کیسی اپنی لیاقت سے
اوسنے حکومت حاصل کی اور نام اپنا قاف سے قاف تک پہونچایا ابتدا عمر سولہ برس کی مین
اوسکے باپ نے وفات پائی اور بعد چند روز کے اوسنے شادی کورنیلیا دختر کورنیلیس سنا سے
کی اور کورنیلیس سنا دوست ماریس کا تھا جو کہ اس زمانہ مین ایک اختیار والا شخص
تھا یہ رشتہ دیکھکر سلا جو کہ بڑا حاکم رومیہ کبری کا تھا قیصر سے خفا ہو گیا اور قیصر اور
اوسکی جورو مین طلاق دلوادی اور قیصر کو قید کا حکم دیا لیکن کوئی بات عمل مین نہین آئی
اول اول قیصر نے اپنی فصاحت کلام کے وسیلہ سے علاقجات ✠ طربیون[1] ✠ کوا سطر[2]
✠ ایڈایل[3] کے حاصل کیے اور بیچ اس عرصہ کے کہ وہ ان علاقجات پر رہا بہت فضول خرچی
کی اور بہت سا قرضدار ہو گیا لیکن بعد ازان وہ ملک ہسپانیہ کا صوبہ دار ہوا اور تمام
قرض اوسکا اوتر گیا اور بعد اسکے اوسنے پومپی اور کسیس کے شامل ہو کر سلطنت اپنے اختیار

(۱) طربیون ایک علاقہ درمیان رومیون کے تھا جسکے عہدہ دار دروازہ کونسل پر بیٹھے رہا کرتے تھے
اور جسوقت اہل کونسل کوئی قانون واسطے ملک کے جاری کرتے تھے تو اول اون عہدہ دارونکی منظوری یا
نامنظوری کے دستخط ہوتے تھے ✠ (۲) کواسطر ایک علاقہ اسی قوم مین مثل خزانچی کے تھا ✠ (۳)
ایڈایل ایک قسم کا علاقہ رومیون مثل گڈھ کپتان کے تھا فقط ✠ ✠ ✠ ✠ ✠ ✠ ✠ ✠ ✠

حاصل کیا اور اس شمولیت کو حکام ثلث کہتے ہین اور قیصر کو علاقہ ✣ (۱) ✣ کونسل کا
حاصل ہوا اور حکومت ملک گال اور ✣ (۲) ✣ چار لیجنون کی حاصل ہوئی اب اوسنے بڑی بڑی
فتوحات نمایان کین اور اگر مین مفصل حال اونکا لکھون تو بیشک میری کتاب مین گنجایش نہو اسواسطے
لاچار مختصر لکھنا پڑتا ہے کہ اوسنے قوم بلجین اور ہلوشین اور نروین کو فتح کیکے تابعدار کیا اور
قوم الامان کو بالکل شکست دی اور ملک گال کو بالکل تابعدار اور خراج گذار کیا ان فتوحات
کا حال اور اوسکے حملہ اوپر انگلستان کے بہت مفصل اور بہت عمدہ طور پر بیان کیے گئے ہین جس سے
اوسکی بہادری اور شجاعت کمال ظاہر ہوتی ہے ان کامون سے اوسکے شریک پومپی کو جو کہ مجلس سنت مین
بہت اختیار رکھتا تھا بہت حسد پیدا ہوا اور حکم سنت سے اوسے ملک گال سے طلب کیا لیکن قیصر نے اس حکم
کی تعمیل نکی لیکن طیش مین آکر اطالیہ کی طرف کوچ کیا اور اس اثنا مین پومپی یونان کو چلا گیا اور قیصر نے دار الخلافہ رومیہ
کبریٰ مین خزانہ عامہ کا قبضہ کر لیا اور شہر مین مارک انطنی کو چھوڑ کر خود ہسپانیہ کو جہان فوج پومپی کی رہتی تھی
کوچ کیا اور اوسکی فوج کو شکست دیکر دار الخلافہ ملک مین چلا آیا اور یہان بالکل مالک سلطنت
کا گویا شہنشاہ ہو گیا اور بعد ازان وہ یونان مین گیا اور وہان پومپی کو شکست دی اور پومپی مصر مین بھاگ گیا
اور وہان قتل کیا گیا اور قیصر نے سب قریب اور دوستون وغیرہ پومپی کو بالکل غارت اور تباہ کیا اور بالکل
حکمرانی ملک مین کرنے لگا اور اپنا نام ایسا پیدا کیا کہ نہایت کم ایسے آدمی ہوتے ہین لیکن آخر کو بروٹس وغیرہ
جو کہ خواہان ریاست جمہور کے تھے اونھون نے برخلاف قیصر کے سازش کی اور جب کہ وہ مجلس

(۱) کونسل ایک عہدہ رومیون مین مثل گورنر جنرل کے تھا بلکہ اوسکو زیادہ تر اختیار ہوتا تھا

(۲) لیجن پانچ ہزار سپاہی کا ہوتا تھا ✣ ✣ ✣ ✣ ✣ ✣ ✣ ✣ ✣ ✣ ✣ ✣

سنٹ میں بیٹھا ہوا تھا اوسوقت بروطس کے ہاتھ سے سنہ ۴۴ پیشتر پیدائش عیسیٰ کے ۵۶ برس کی
عمر میں مارا گیا اور نام نیک اور بہادرانہ اس صفحۂ دنیا پر چھوڑ گیا تصویر اوسکی درج ہوتی ہے



شبیہ جولیس قیصر

حال شہنشاہ اغوسطس کا

یہ مشہور شہنشاہ ۶۳ سنہ پیشتر پیدایش عیسی کے پیدا ہوا تھا اور بعد مشہور لڑائی ایکشیم کے اغوسطس شہنشاہ رومیہ کبری کا مقرر ہوا یہ شخص ایسا تھا کہ بے رکھنے لیاقتین ایسی کے جیسی کہ صاحب اولی العزم رکھتے ہین نہایت طاقت حاصل کی بسبب گود لینے جولیس قیصر کے اوسکو تاج نصیب ہوا وہ باتین دانائی کی اوسمین حاصل تھین جنسے کہ رعایا خوش رہے ایسی ہر طرح کی عقل رکھتا تھا کہ عوام لوگ اوسکو نہایت نیک اور فیاض سمجھتے تھے قسمت وقت قیصر سے بڑا خوفناک رہتا تھا چنانچہ اوسنے حق رعایا کا بہانہ سے نہایت ادب کیا اور او اسکو بالکل حکومت بہی کرتا تھا اوسکے شریک سکلطس اور اپولیس تھے لوگون نے اس شہنشاہ کی عزت مین شوالے تیار کیے اور قربانین اور عبادت اوسکی کرنے لگے اب کہ سلطنت رومیہ کبری مین نہایت امن تھا اسواسطے شوالہ جنیس[1] کا جو کہ ایک سو اٹھاسی سال سے کھلا تھا بند کیا گیا اور اوقات مین رومیون کو جو بھلاوٹین خوش تھین اغوسطس نے واسطے اونکے خوش رکھنے کے جاری کین اوسنے اون خوش آیند کھیل اور تماشون کا جنسے کہ رعایا رضامند ہی بخوبی رواج دیا اوس نے حقوق قدیم رعایا کا بہانہ سے اور

(۱) جنیس ایک دیوتا رومیون مین تھا کہ جسوقت ملک مین امن ہوتا تھا اور کسیطرح کی لڑائی یا جھگڑا ملک مین نہوتا تھا تو اوسوقت اوس دیوتا کے شوالہ کو بند کر دیتے تھے گویا اوسکا بند کرنا علامت ہر طرح کے امن کی تہی ملک کے تھی اور جسوقت خانہ جنگی اور کمبختی اور مصیبتین اور لڑائیان ملک مین ہوتی تھین اوسوقت اوسکے شوالہ کو کھول دیتے تھے

(۱) سنٹنت کا نہایت ادب کیا اور (۲) کمیشیا کو دوبارہ قائم کیا اوسنے رعایا کو واسطے بخشنے
اس حق کے کہ وہ خود اپنے واسطے ٹیکس مقرر کرین چاپلوسی کی آغوسطس نے اس طور کی مکاری
سے اور حکومت شخصیہ حاصل کی جب کہ سلطنت مین انتظام ہوگیا اوسوقت وہ ایک اور
بہانہ کو کام مین لایا یعنی سلطنت کو استعفا دینا چاہا لیکن بسبب فہمایش مارکس اگرپیا کے
جو کہ صلاح کار تھا اس امر سے باز رہا اوسنے حسب دلخواہ اوسکے کہا کہ تمام رعایا کی خوشی
آپ منحصر ہے اس ظاہری اعتدال سے آغوسطس بہت دلعزیز ہوگیا اور طاقت کو نہایت
افزونی ہوئی اور بموجب خواہش آغوسطس کے اوسکو علاوہ سنسر شپ کا ملا اور بسبب اسکے
اوسنے بہت سی بہتراتی اور ترقی ریاست مین کی بسبب اوسکے وزیر ہونے مسیناس کے خلقت
کو بہت آرام پہونچا اور وہ نیکیان جو آغوسطس مین تھین بوسیلہ مسیناس کے اوسنے حاصل کین

(۱) سنٹنت ایک مجلس چند امیرون چیدہ کی ہوا کرتی تھی اور وہ درباب امر ریاست کے تکرار کیا
کرتے تھے اور بادشاہ کو یہ اختیار نہ تھا کہ بے صلاح اونکے کچھ کام کرے لیکن درجہ بدرجہ شہنشاہ اوس سلطنت نے
بالکل حکومت سنٹنت کی اوڑا دی اور نام کو محکمہ ذکر رہگیا تھا لیکن جبکہ ملک مین شہنشاہ نہ تھے اوسوقت سنٹنت
بالکل حاکم تھے اور آپس مین ملکر او صلاح کرکر ریاست کا کام سرانجام کرتے تھے اور اس سلطنت کو ریاست جمہوری کہتے تھے
(۲) کمیشیا ایک مجلس چند چیدہ آدمیون کی رعایا مین سے ہوتی تھی کہ وہ بھی کاروبار سلطنت مین
اختیار رکھتے تھے (۳) سنسر شپ ایک علاقہ رومیو مین تھا کہ جسکا علاقہ دار رعایا کے اطوار اور اسکے فضول خرچ دیکھتا تھا اوسکو منع کرتا تھا اور تمام مال و اسباب اور آمدنی وغیرہ ہر باشندہ کا
حال لکھتا تھا اوسکو گناہ کرنے مین شامل نہین ہونے دیتا تھا غرض کہ نہایت اختیار کا علاقہ تھا

اب اغسطس نے چاہا کہ ... کاروبار سلطنت سے کنارہ کرے لیکن بسبب عاجزی آدمیوں کی
خوشامد اور زیادہ ... یہ بات جو دل سے نہیں چاہتا تھا قبول کیا اور اسکے چاپلوسی کرنے
والوں نے کہا کہ آپ کو رعایا کی خوب ... بطور ... لازم ہے اس لئے اسنے
اغسطس نے ... رعایا کے ... کی خواہش ... کیا کہ تمام ... سلطنت
کو ... اپنے اور ... کے ... سلطنت کو دو حصہ میں قسمت کیے
بانٹ ... ملک ... حکم رومیون کے تھے
سے ... اطالیہ ... پرتگال کے ہسپانیہ اور جرمنی یعنی ملک الامان
اور شام اور ... ایشیا ... اور مصر اغسطس نے اپنے قبضہ مین رکھے اور ملک افریقیہ
اور ... اور لیبیا اور ... اور ... اور یونان اور ... اور مقدونیا اور ... اور
جزائر کریٹ اور سسلی اور ... سنیٹ کے قبضے مین رہے اغسطس نے وہ ملک
اپنے پاس رکھے جہان کہ اکثر افواج رہا کرتی تھی اب اغسطس کے تئین علاقہ
سپہ سالاری کا حاصل ہوا اس علاقہ کے سبب سے وہ کل امورات سلطنت مین
مقدمات فوجداری اور دیوانی کا مالک ہو گیا انہین دنون مین ... اور
داماد اغسطس کا جو کہ نہایت عاقل تھا مر گیا اور بیوہ اوسکی سے مارکس اگریپا نے
بموجب قبولیت اغسطس کے شادی کر لی اس عورت کا نام جولیا تھا جو کہ بہت فاحشہ
عورت تھی چنانچہ اغسطس نے اوسے جلاوطن کر دیا + اگرچہ اغسطس کل اختیار
سلطنت مین رکھتا تھا لیکن پھر بھی ... قاعدے ریاست جمہوری کے قائم رکھے

یعنی علاقجات اٹیدابل اور طربیون اور کواسطرا در پیٹیر کے جو کہ ریاست فونیہ مین ہوسکے تھین
اوسنے قایم رکھے اب بموجب اقرار کے شہنشاہ نے پھر استعفا سلطنت کو دینا چاہا
لیکن عاجزیون رعایا کی سے پھر وہ اپنے ارادہ کاذب سے باز رہا غرض کہ اسی طور
اوسنے پانچ دفعہ سلطنت کے چھوڑنیکا ارادہ کیا اس استدلال کو دیکھکر رعایا اوس سے
بہت خوش رہی اور اوسکو بہت اختیار حاصل ہوا ٭ مارکس اگریپا اندنون مین مر گیا
اور بیوہ اوسکی جولیا نے طبریس سے شادی کر لی اسطور سے طبریس آغوسطس کا داماد ہوگیا
اور اغوسطس نے اوسکی والدہ لوئیا سے شادی کر لی طبریس اور دروسس دو بھائی تھے
دروسس ایک لڑائی مین مارا گیا اور اوسکی اولاد مین سے جرمنی کس اور کلادیس جو بعد ازان
شہنشاہ ہوا اور ایک دختر جولیا جسنے قیس قیصر سے شادی کر لی تھی ٭ جبکہ اغوسطس بڈھا
ہوا اوسنے سب تکلفات سابقہ جو وہ رعایا کے ساتھہ رکھتا تھا چھوڑ دیے اور اوسنے
ایام پیرین کچہری سنٹ مین جانا چھوڑ دیا ٭ اغوسطس بیچ ۷۶ برس کے عمر کے سنہ ۱۴ عیسوی
مین بمقام نولا مین مر گیا ٭ اسکے عہد مین علم نے ترقی پائی اور دربار شہنشاہی مین
فاضل ہر طرح کے موجود تھے اور اوسکی تصویر بھی درج ہوتی ہے فقط ٭

حال شہنشاہ طبریس کا

یہ شہنشاہ سنہ ۴۲ قبل پیدایش حضرت عیسی کے پیدا ہوا تھا اور بموجب وصیت نامہ اغوسطس کے
(۱۴) ٭ یہ پیٹر ایک علاقہ رومیون مین تھا جسکو مصنف اسکے پانچ کہا کرتے ہین ٭

شبیه اغوسطس



طبرس شہنشاہ روم ہوا اسکے سبب بیرحمی اور سختی اس شہنشاہ کی لوگ وہیں سے خوف کرتے تھے
جب کہ ایلچی سنٹ کی طرف سے اوسکے پاس گیا اوسنے ظاہر کی محبت سے تاج کو قبول کیا او
اول اول میں سلطنت اوسکی بہت اچھی معلوم ہوئی لیکن بعد ازان اوسنے تمام ظاہری طور ریاست
جمہوری کی موقوف کی اوسنے حق کمیشیا کا اور مقرر کرنے مجسٹریٹ کا رعایا سے چھین لیا
اوسنے حکومت سنٹ کو بالکل نہ توڑا لیکن گاہے گاہے بعض دفعہ اون سے صلاح امور ریاست میں
لیا کرتا تھا ۔ اوسی اوقات میں اوسکا بھتیجا جرمنی کس بڑی شان و شوکت مہمون میں بیچ ملک
جرمنی کے حاصل کر رہا تھا طبرس نے اوسکا حسد کیا اور اوسکو وہان سے طلب کر کے
اوسکو واسطے دفع کرنے سرکشی ضلعون مشرقی کے بھیجدیا اور وہ وہان بحکم طبرس کی زہر
مارا گیا ۔ طبرس کا دوست ایلیس سجنیس سردار پریٹورین گارڈ[1] کا تھا اس شخص پر تمام راز
طبرس کھول دیتا تھا اور یہ دوست شہنشاہ کا نہایت بلند نظر تھا اوسنے چاہا کہ تمام خاندان
قیصران روم کا غارت کرنا چاہیے چنانچہ اول اوسنے فرزند شہنشاہ مسمی دروسس کو زہر دیکر
مارڈالا اور اسطرح پر اوسکو زہر دیا کہ کسی کا اوسپر شک نہ پڑا اوسنے ہر روز چغلی اور الزام
اچھے اچھے لوگون پر لگائے اور اونکو قتل کروایا لیکن آخر کو طبرس ہوشیار ہوا اور اوسنے
خیال کیا اسی باتون مین خاص اوسکی زندگی کو جوکھون ہے ۔ طبرس بموجب صلاح
اپنے دوست مذکور کے جزیرہ کیپری کو چلا گیا اور وہان اپنے تئین ہر ایک عیش و عشرت میں

(۱) جو فوج کہ واسطے نگہبانی اور حفاظت شہنشاہ کے مقرر رہتی اوسکو پریٹورین گارڈ کہا کرتے تھے
اس فوج نے آیندہ کو کل اختیار سلطنت میں پایا تھا ۔۔

داخل کیا اس اوقات مین سجنیس مذکور دار الخلافہ مین کل اختیار رکھتا تھا اور اوسنے ارادہ شہنشاہ طبریس کے مارنے کا کیا —— جب طبریس کو اوسکے اس ارادۂ فاسد سے اطلاع ہوئی اوسنے اوسکے غارت کرنیکا ارادہ کیا اول اوسنے اس بات کو کہ رعایا اس سے محبت کرتی ہے یا نہین دریافت کیا جب اوسنے پایا کہ ہر شخص اسکو ناپسند کرتا ہے اوسوقت اوسنے حکم بھیجا کہ اوس سے علاقہ سرداری پیٹورین گارڈ کا چھین لیا جاوے اور آخر کو بحکم طبریس اور بقید سنت کے اوسکو پارہ پارہ کرکے دریاے طبر مین پھینک دیا + اندنون مین طبریس بالکل خبرداری سلطنت کی نہین کرتا تھا اور سلطنت مین بڑی بے انتظامی مچی ہوئی تھی شہرون مین خرخشے دورے کے پرگنون مین کوئی صوبہ دار واسطے انتظام کے نہ تھا + اور تمام سلطنت مین سواے قتل اور خون کے کچھ نہ تھا آخر کو یہ ظالم میکرو کے ہاتھ سے ۷۸ برس کی عمر مین بیچ سنہ ۳۷ع کے اور ۲۳ سال سلطنت کرکے مارا گیا + فقط + اٹھارہوین سال جلوس اس شہنشاہ مین حضرت عیسی مسیح کو یہودیون نے صلیب پر چڑھا کر پھانسی دی

احوال سلطنت شہنشاہ کلیگولا

بعد طبریس کے کلیگولا سنہ ۳۷ عیسوی کے شہنشاہ روم ہوا یہ بیٹا جرمنیکس کا تھا بوقت تخت نشینی اس شہنشاہ کے خلقت کو بہت خوشی ہوئی اور اول اول اس شہنشاہ نے کام رحم اور اعتدال کے بھی کیے تھے اوسنے گویندون کو جو سلطنت سابق مین دربار سے نکالے گئے اور محصول بلیشا کا رعایا کو بخشا + لیکن یہ صبح خوشی کی ساتھ شام بہت برے رنجون اور ظلمون کے

۱۰

انجام ہوئی کلیغولا نے تمام فریب ظاہری کو ایک دفعہ ہی دور کیا اوسنے میکرو کو جسنے شہنشاہ سابق کو قتل کیا تھا قتل کروایا کلیغولا نے طبریس صغیر کو جو کہ بیٹا پچھلے شہنشاہ کا تھا بخوف رقیب ہونے بیچ سلطنت کے مروا ڈالا یہ شہنشاہ ذرا جسکے خلاف ہوتا اوسکو فی الفور مروا ڈالتا تھا تمام اس ظالم کی سلطنت مین سوائے چند مہینہ شروع کے سوائے کار دیوانگی اور بیرحمی کے اور کچھ نہوا کلیغولا اپنی بے رحمی مین کمال رکھتا تھا جبکہ اوسکے بہن وصلا مرگئی اوسوقت جب کسینے اوسکے مرنے کا غم کیا اوسکو سزا دی کسواسطے کہ شہنشاہ نے کہا کہ وہ دیوتا تھی اوسکا غم نہ کرنا چاہیے ٭ اور جب کسینے اوسکا غم نکیا اوسکو بھی اوس ظالم نے اسواسطے غم نکرنے نے ہمشیرہ شہنشاہ کے سزا دی علاوہ تمام برگنون سلطنت مین رعایا پر خراج گران ڈالے اور بسبب لالچ مزاج کے باشندون کے اسباب و مال ضبط کرلیے غرض کہ نہایت بیرحمی اور ناپسندی کے کام تمام زمانہ سلطنت مین کرتا رہا اوسنے درگاہین واسطے اپنی پرستش کے تیار کروائین اور کبھی اپنے تئین دیوتا جوپٹر[1] خیال کیا اور کبھی جونو[2] اور درگاہ ہے اوسنے اپنے تئین برابر مرکری[3] اور ہرکلیز[4] کے تصور کیا آخر کو یہ ظالم جیسی موت کا مستحق تھا ملا یعنی ایک شخص نے سنہ ۴۱ عیسوی مین جو طربیون پریٹورین گارڈ کا تھا مار ڈالا

(۱) ٭ جوپٹر ایک بہت بڑا دیوتا یونانیون مین تھا

(۲) ٭ جونو جوپٹر کی جورو تھی

(۳) ٭ مرکری یونانیون مین پیغام بر تمام دیوتاؤن کا تھا

(۴) ٭ ہرکلیز یونانیون مین نہایت بڑا دیوتا بہادر اور شجاع گذرا ہے

حال شہنشاہ کلادیص کا

یہ شہنشاہ ۹ سنہ پیشتر ہونے حضرت عیسی کے پیدا ہوا تھا بعد موت کالیغولا کے رومیون نے چاہا
کہ ریاست جمہور قایم رہے لیکن سپاہیون نے نہ مانا جو کہ اندنون بہت اختیار پاگئے تھے جبکہ
شہنشاہ سابق قتل ہوا اوس وقت کلادیص چچا شہنشاہ مرحوم کا ایک گوشہ محل مین بخوف قتل ہونے کے
چھپ رہا اتفاقاً ایک سپاہی کی اوسپر نظر پڑگئی اور راستے مین اور بھی چند آگئے اور اوسکو
ہوادار مین بٹھا کر کمپو پریٹورین گارڈ مین لیگئے اور شہنشاہ رومیہ کبری کا مقرر کیا اور چونکہ کلادیص
اپنی جان کا بہت خوف کرتا تھا اسواسطے اوسنے ہر ایک سپاہی کو انعام دینا قبول کیا سنت نے
بھی لاچار اوسکو شہنشاہ ملک کا قبول کیا یہ اول دفع تھی کہ سپاہی لوگ اختیار پا چلے تھے اور
سلطنت کو بعوض انعام کے بیچا ✲ کلادیص ایک بیوقوف تھا اور مزاج مین بھی لڑکپن
باوجود ہونے پچاس برس کی عمر کے نہین گیا تھا کلادیص نے واسطے ہر دل عزیز ہونے
کے یہ تجویز کی کہ تمام خونی قانون شہنشاہ سابق کے موقوف کیے اور اپنی تمام توجہ بیچ انتظام
ملک کے رکھی اور چاہا کہ کسیطرح سے اچھا انتظام اور امن ہو جاوے اور اوسنے عزم بہادرانہ
بھی ظاہر کیے اوسنے انگلستان کو زیر کرنا چاہا اور اوسنے اول پلاشس ایک جنرل کو وہان
بھیجا اور بعد ازان خود گیا لیکن یہ مہم صرف نمود اور شان کی تھی شہنشاہ مذکور وہان سے لہ روز
رہکر پلاشس اور وسپین کو واسطے جاری رکھنے لڑائی اور زیر کرنے انگریزون کے چھوڑ کر
چلا آیا اور کرکٹکس شاہزادہ دیانیز نے بخوبی رومیونکا مقابلہ کیا لیکن اخیر کو شاہزادہ مذکور قید ہوکر

رومیہ کبریٰ مین لایا گیا اور جب اوسنے شہر کی آبادی اور دولت اور شان وشکوہ کو دیکھا حیران ہو گیا
اور کہا ۔ افسوس جو لوگ اپنے ملک مین ایسی شان وشوکت رکھتے تھے مجھ غریب کے
جھونپڑی کا حسد کرین ۔ کلاویس نے اوسکی تواضع بہت اچھی طرح کی غرضکہ شروع سلطنت کلاویس کی
لوگون کو نہایت اچھی معلوم ہوئی لیکن ایک ایسے بیوقوف شخص سے ایسی امید کب ہو سکتی تھی
نوکر اور غلامون شہنشاہ نے سلطنت مین اختیار کلی پایا نہایت کمینے غلام اوسکے عہدہ منصفی
اور صوبہ داری پرگنات پر مقرر ہوے اونکے ظلمون سے ہر پرگنہ مین فریاد مچ گئی مسلینا ملکہ شہنشاہ
کی نہایت فاحشہ اور تمام برائیان اوسمین موجود تھین اوسکی عیاشی تمام رومیہ کبریٰ مین مشہور تھی
حتی کہ جب شہنشاہ دار الخلافت مین نہ تھا اوسوقت اوس نے شادی قین سیلس سے کرلی اور جب
تشریف لائے شہنشاہ کے اوسکو چھوڑ دیا اور ظاہر کیا کہ بطور ہنسی کے اوسنے یہ کام کیا تھا نارسسس
غلام کلاویس نے شاہزادی کی تمام باتین ظاہر کین اوسوقت شہنشاہ نے حکم دیا تو جو بہتر جانے
عمل مین لاے چنانچہ اوسنے شاہزادی اور اوسکے عاشق کو معرض قتل مین پہونچایا اور شہنشاہ نے
اپنی بھتیجی اگرپینا سے شادی کرلی یہ کمبخت شاہزادی ملکہ مرحوم سے بھی زیادہ بدبخت اوسنے چاہا
کہ نیرو اوسکا لڑکا تخت پر بیٹھے اسواسطے اوسنے شہنشاہ کلاویس اپنے خاوند کو ۱۰ برس کی عمر مین
بیچ ۵۴ھ کے زہر کھلا کر مار ڈالا اور حکیم سنیکا کو جو کہ ایک سٹواک[1] کے فرقہ مین تھا اوسکا اوستاد

---

(۱) سٹواک ایک فرقہ فاضلونکا یونان مین گذرا ہے جو کہ رنج اور خوشی کو مساوی سمجھتے تھے اگر کوئی آفت
یا مصیبت آتی تھی تو اونکو اوس سے کچھ رنج نہوتا تھا اور علی ہذا القیاس جب کبھی کوئی خوشی کی بات اونکو
حاصل ہوتی تھی تو اوس سے وہ کچھ خوش نہوتے تھے ✢ ✢ ✢ ✢ ✢ ✢ ✢ ✢ ✢ ✢ ✢

مقرر کیا لیکن اوسپر اوس فاضل کی تربیت کا کچھ بھی اثر نہوا ÷ ÷ ÷ ÷ ÷ ÷ ÷

ذکر شہنشاہ نیرو کا

یہ شہنشاہ نہایت درجہ کا ظالم گذرا ہی کوئی شخص اپنا نام نیک چھوڑ جاتا ہی لیکن یہ شہنشاہ اپنا
نام بد اور خونی اس صفحہ جہان پر چھوڑ مرا یہ شہنشاہ ۵۴ سنہ عیسوی مین تخت پر بیٹھا اوسکی سلطنت
کے حالات کو لوگ بہت ناپسند کرتے ہین اوسنے ایسے ایسے کام کیے کہ حیوانون اور دیوانون سے
بھی عمل مین نہین آتے ہین شروع سلطنت مین بسبب اوسکے اوستاد سنیکا کے انتظام اور بہبودی
ملک مین معلوم ہوئی لیکن چند روز بعد شہنشاہ نے جیسا کہ اوسکا مزاج تھا ظاہر کیا یعنی چند
مسخرون اور عیاشون کے ساتھ تمام دار الخلافہ مین آوارہ پھرتا تھا اور کوئی دقیقہ ظلم اور بے انتظامی کا
واگذاشت نکیا اس شہنشاہ کا نام بد واسطے اوسکے ظلمون کے نہایت مشہور ہی وہ انتظام اور
کاروبار سلطنت سے بالکل غافل رہا اور اس سبب سے اوسکی ماں اگریپینا نے کل اختیار پایا
اور ہر ایک فعل شنیع اور ظلم کا اوسنے سلطنت مین کرنا شروع کیا ÷ سنیکا نے شہنشاہ اپنے
شاگرد کو اس امر سے مطلع کیا چنانچہ اوسنے اوسکا اختیار کم کر دیا اور بعوض اسکے اوسکی والدہ نے
ظاہر کیا کہ نیرو اوسکا بیٹا غاصب ہی اور قابل سلطنت کے نہین چنانچہ نیرو نے اپنی والدہ کو
اپنے ایک غلام سے قتل کروایا اور بعد ازان کشتی لڑنا اور ہر ایک عیش کیطرف متوجہ ہوا بیوی اوسکی
شاہزادی نہایت بد عورت تھی اس اوقات مین سینٹ ذرا از جہت افعال بد شہنشاہ کے تنگ تھی ان دنون مین
ایک سازش جو برخلاف نیرو کے ہوئی تھی ظاہر ہوئی اور اوسنے جسپر ذرا بھی شک پڑا قتل کیا

اوسنے اپنے اوستاد سینیکا پر بھی شک کیا اور قتل کا حکم دیا لیکن بسبب درجہ اوستاد کے شہنشاہ نے
یہ حکم دیا کہ وہ اپنی موت چاہے جسطرح پسند کرے چنانچہ وہ اپنی رگین کھول کر حمام مین بیٹھ گیا
اور اسطرح اس ظالم کے ہاتھ سے مارا گیا * شہنشاہ اپنے تئین پہلوانون اور کشتی گیرون مین
سمجھتا تھا چنانچہ وہ یونان مین واسطے حاصل کرنے انعام بیچ کھیلون اولمپک (۱) کے گیا
اور اپنے تئین ہرکلیز تصور کیا ایک روز کا ذکر ہے کہ نیرو نے اپنی دار الخلافہ رومیہ کبری مین
آگ لگا دی اور محل کی چھت پر واسطے تماشہ دیکھنے کے جا بیٹھا * القصہ حالات سے رومیون
اس شہنشاہ کے پڑھنے اور لکھنے سے بہت رنج حاصل ہوتا ہے آخر کو وہ مثل مشہور ہے کہ ظالم کتے
کی موت مرا کرتے ہین سو ہی ہوا * وندکس ایک شخص نے جو نائب جج اور باشندہ گال تھا اپنے
ملک مین سرکشی کروائی اور ایک شخص گالبا کو شہنشاہ جو کہ اوس اوقات مین صوبہ دار ملک ہسپانیہ کا تھا
مقرر کیا اور آخر کو شہنشاہ کی فوج سے طرفدار گالبا کا غالب رہا اور نیرو کو سلطنت چھوڑنی پڑی اور
ایک غلام کے گھر جا بیٹھا اور مجلس سینیٹ سے اوسکے واسطے سزا موت بطور مجرم کی مقرر ہوئی * سزا بطور مجرم
سے یہ مراد ہے کہ پہلے وقتون مین ایک سزا مقرر تھی کہ ملزم کو کوڑے مار کر تارپین کے پہاڑ سے
دریائے طیبر مین پھینک دیا کرتے تھے چنانچہ ایسا ہی حکم شہنشاہ نیرو کے واسطے بھی ہوا لیکن نیرو نے
ایک اپنے غلام کی عاجزی کی کہ تو مجھکو خنجر سے ہلاک کر کہ مین اس سزا سے بچون چنانچہ غلام نے

---

(۱) اولمپک ایک قسم کا کھیل یونان مین ہوتا تھا کہ وہان مختلف اضلاع کے لوگ اور شہنشاہ اونکے
سردار واسطے ظاہر کرنے فنون دلیری اور بہادری کے اور کشتی گیری کے آیا کرتے تھے اور جو کہ
قابل انعام پانے کے ہوتا تھا اوسکو انعام ملتا تھا ۔

بموجب اوسکے کہنے کے بیچ ۶۸ سنہ کے اوسے خنجر سے ہلاک کیا اور وہ ایسی خصلت چھوڑ مرا کہ اوسکے مطابق ہم کسی تاریخ مین مشکل سے پاتے ہین فقط

ذکر شہنشاہ گالبا کا

اندنون مین سلطنت مین پریٹورین گارڈ بالکل مالک تھے گالبا جو کہ ایک عمارہ خاندان کا شخص تھا اور اوسنے مختلف پرگنون کی صوبہ داری بہت عزت اور دیانت داری سے کی تھی اور کفایت شعاری اور لالچ بدرجہ کمال کہتا تھا اب ۷۳ سال کی عمر مین شہنشاہ رومیہ کبرے کا مقرر ہوا جب کہ یہ شہنشاہ اطلیہ مین پہونچا تو اوسنے انعام فوج کو جس کے سبب سے یہ رتبہ حاصل کیا تھا ندیا چونکہ سلطنت نیرو مین وہ کھیل اور تماشہ جو کہ رومیون کو خوش معلوم ہوتے تھے مروج تھے اور یہ سبب اب نہونے اس امر کے رعایا ناخوش ہوئی شہنشاہ حال نے بسبب لالچ کے امیر عظام جو کہ سلطنت مین تھے اون سے روپیہ چھین لیا اور کہا کہ اونہون نے مال و اسباب نیرو کی سلطنت مین بے منصفی سے لیا تھا بسبب اس مزاج شہنشاہ کے لوگ ناخوش ہوئی اور آخر کو اوسکی واسطے جو کچھ لاحق حال ہوئی جیسے کہ آیندہ کی سلطنت مین معلوم ہو جاویگا

ذکر شہنشاہ اوتھو کا

اوتھو شہنشاہ ۶۹ سنہ عیسوی مین رومیہ کبریٰ کا ہوا ہے یہ بادشاہ واسطے اوسکی برائیون کے مشہور ہے جسوقت کہ اوسنے تاج شاہانہ لینے کا ارادہ کیا تو اوسوقت ایک اسکا قیب یا اسیو واسطے

تخت نشینی کے موجود تھا اور اوٹھو شدت سے قرضدار تھا اور اس قرضداری سے دق ہو کر
اوسنے چند بحال تجویزین واسطے تاج لینے کے کین اور اوسکو خوف اپنی جان کا نہ تھا اوسکو
اس بات کی کچھ پروا نہ تھی کہ خواہ مین تلوار دشمن سے مارا جاؤن یا قتل مین گنہگار
ہو کر قتل ہون اوسنے اپنے شریکون اور دوستون کو پھسلایا کہ مجکو منجمون نے بھی فتویٰ تخت نشینی
رومیہ کبری کا دیا ہی اور سپاہ کو بوقت تخت نشینی اپنے کے امیدوار انعام کا کیا ہو ناظرین پر
بخوبی واضح ہو کہ اندنون مین فوج سلطنت مین بہت اختیار رکھتی تھی اور رفتہ رفتہ بالکل مالک
سپاہ ہو گئی بعینہ ایسا حال ہوا کہ جیسا کہ فوج لاہور کی لاہور مین مالک تھی یعنی وہان جسنے کنٹھہ
اور کڑے طلائی سپاہ کو دیے وہی راجہ ہوا) ایک روز اوٹھو کو سپاہ اپنے مقام پر لیگئی
اور وہان اوسکو شہنشاہ رومیہ کبری کا مشہور کیا بوقت تاج پہننے اوٹھو کے گالبا جو شہنشاہ
رومیہ کبری کا تھا اور اوسکا شریک پاسے سو دونو مارے گئے اور اونکے سر حضور شہنشاہ اوٹھو
لائے گئے اوسوقت شہنشاہ بہت خوش ہوا اور اسی سبب سے اول ہی اوسکا مزاج خونی قطعی معلوم ہو گیا
جسوقت اوٹھو شہنشاہ ہوا اوسوقت اوسکا ایک رقیب نیا پیدا ہوا یعنی فوج ملک جرمنی نے وٹلیس کو شہنشاہ
رومیہ کبری کا مشہور کیا یہ بھی شخص ایسا ہی بدنام مثل اوٹھو کے تھا اور اوس مین بہادری نہ تھی لیکن
وہ اپنے دو افسرون پر سسینا اور ویلنز پر بھروسا رکھتا تھا چونکہ درمیان عرصہ دراز کے جب سے
کہ شہنشاہ اغسطس تخت نشین ہوا اور اب تک بسبب نہ واقع ہونے کسی بڑی لڑائی کے فوج فن
لڑائی کے بھول گئی تھی اور سست اور عیاشی کے طرف مایل تھی اب فوج مین وہ دلیری نہ تھی جو کہ
سابق مین واسطے شان اپنے ملک مین دکھلاتی تھی اب اول مین وٹلیس نے شکست پائی

لیکن ایک اور لڑائی درمیان شہنشاہ اوٹھو اور وطلیس کے مقام بدریکم مین واقع ہوئی اس لڑائی مین چالیس ہزار آدمی کام مین آئے اب بھی اوٹھو فتح مند ہوتا اور سپاہ بھی اسکی طرف تھی لیکن اوسنے زیادہ لڑائی کرنی مناسب نجانی کہ اس مین ناحق خون ہوا۔ نا امید ہوکر اوسنے خود اپنے شینیر مار ڈالا اور مانند کیٹوس کے اپنے محل مین جاکر سو رہا اور بعد اوٹھنے کے تلوار مار کر مرگیا اور مورخ بیان کرتا ہے کہ اس شہنشاہ نے سلطنت تین مہینے کی ورنہ اگر زیادہ ہوتی تو اسکی سلطنت بھی مانند نیرو کے ہوتی یہ شہنشاہ واسطے مضبوطی بدن کے مشہور ہے ✣ ✣ ✣ ✣

حال شہنشاہ وطلیس کا

جب کہ وطلیس مالک سلطنت کا ہوا تو سلطنت مین بہت ظلم ہوا یہ شخص وحشیانہ مزاج اور بیرحمی بیحد رکھتا تھا یہ وقت تخت نشینی کے وہ ہر ایک فعل شنیع اور عیاشی کو کام مین لایا اوسکی خصلت کو بیان کرنے مین یہ بہت کافی ہے کہ وہ ذکر سلطنت نیرو کا بہت یاد کیا کرتا تھا یہ وسپیشن ایک شخص تھا کہ جسنے عہد سلطنت کلیڈیو لا اور کلاڈیس مین بڑی عزت وشان حاصل کی تھی اوسنے عہد سلطنت نیرو مین حکومت اوس فوج کی جو برخلاف یہودیون کے مقرر ہوئی تھی حاصل کی اور وہان اوسنے بہت ہی کار بہادری کے نمایان کیے اور فوج اضلاع مشرقی نے یہ دیکھکر کہ اور پرگنات کی فوج بالکل مالک ہو رہا ہوئی اس موقع پر حاکم شام نے وسپیشن سے کہا کہ تم فوج کو انعام دیکر تاج حاصل کرو چنانچہ ایسا ہی ہوا اور فوج پرگنات مشرقی نے اوسکو شہنشاہ مقرر کیا اور اکثر اضلاع ملک اطلیہ مین وہ حکمرانی کرنے لگا اب وطلیس بڑے

مین تھا اور اوسنے سبنیص بھائی ویسپشن سے اس شرط پر کہ اوسکو ویسپشن بلا کر سے سلطنت چھوڑ دینے
کا عہدنامہ کر لیا لیکن جب رومیون نے اپنے شہنشاہ کا یہ حال تباہ دیکھا تو اونھون نے بجبر
بادشاہ کو لاچار کر کے محل شاہی مین داخل کیا اور سبنیص کو قتل کیا اسی اثنا مین سپہ سالار ایک
افسر فوج ویسپشن کا مع فوج کے یہان آ پہونچا اور وطلیس کو قید کر کے مار ڈالا

ذکر شہنشاہ ویسپشن کا

اب ویسپشن سلطنت رومیہ کبری پر شروع مین قابض ہوا خصلت اس شہنشاہ کی بہت اچھی تھی بعد
حاصل کرنے تاج کے اوسنے تمام کو جو کہ اوسکے سابق مین خلاف تھے معاف کر دیا اوسنے
تمام باشندون کو اجازت دی کہ جو کچھ کسیکو اپنے باب مین عرض معروض کرنا ہو خاص شہنشاہ
سے عرض کرے اوسنے چغل خورون اور گویندون کو ایک قلم موقوف کیا یہ بہت سادہ مزاج تھا
اوسکا قاعدہ تھا کہ ہر موسم گرما مین جسکہ کاروبار سلطنت سے فراغت ہوتی تو وہ اپنے
گھر قدیم مین جو کہ ایک گانو مسمی رطی مین تھا چلا جاتا تھا وہان وہ پیدا ہوا تھا اور اوسکی والدہ
بھی وہین رہتی تھی اوسکو اس بات مین بہت خوشی ہوتی تھی کہ ویسی ہی غریب حالت مین جیسے
کہ وہ ایام خوردسالی مین تھا رہے ❊ اوسنے اختیار سلطنت کو جیسے کہ سابق تھے ویسے اور وہ بادشاہ
اونھون نے شان اور عزت سابقہ حاصل کی اسکی سلطنت مین لڑائی یہودیون سے انجام ہوئی
نیرو کی سلطنت مین ویسپشن واسطے زیر کرنے یہودیون کے گیا تھا لیکن جب اوسنے تمام اضلاع
یہودیون کو زیر کر لیا تھا لیکن فقط دار الخلافہ رہگیا تھا اوسوقت وہ شہنشاہ

مقرر ہوا اور رومیہ کبریٰ کو چلا آیا لیکن وہان اپنے فرزند طی طوس کو چھوڑا اوسنے ایک حملہ مین بیت المقدس دار الخلافہ یہودیون کا قبضہ مین کر لیا لیکن بسبب سرکشی اور سینہ زوری باشندون کے شہر مذکور کو رومیون نے خاک مین ملا دیا اور یک قلم غارت کیا اب ۲۰ دسمبر سنہ ۷۰ ء نے شوالہ جینیس کو بند کروا دیا اور طی طوس اپنے فرزند کو ولیعہد اور شریک سلطنت مین مقرر کیا اور آخر کو ۷۹ برس کی عمر مین بیچ سنہ ۷۹ء کے مر گیا

حال شہنشاہ طی طوس کا

خوبی قسمت رومیون سے بیچ سنہ ۷۹ء کے طی طوس شہنشاہ ہوا قلم کو طاقت نہین کہ اس شہنشاہ کے اوصاف بیان کرے اگر ایسے ایسے بادشاہ ہووین تو خلقت رنج کو بھول جاوے کہ کسکو کہتے ہین طی طوس کی سلطنت مین رعایا بہت آسایش سے رہی یہ شہنشاہ ظاہری اور باطنی تمام کھتا وہ واسطے خوشی اور آسایش خلق کے پیدا ہوا تھا اوسنے بہادری ذاتی سے عزت اور شان رومیون کی دوبارہ زندہ کی لوگ چند کار احمقانہ کے جو اس سے ایام خوردسالی مین بن آئے ذکر کرتے ہین لیکن اصل حقیقت مین اسکا باعث یہ ہے کہ وہ ایام لڑکپن مین سلطنت کا دخیل اور شریک رہا تھا لیکن بعد تخت پر بیٹھنے کے اوسنے تمام توجہ اپنی بیچ خوش رکھنے اور انتظام رعایا کی ہر ایک افسر اور عہدہ دار کو جو نیک تھا مقرر کیا اوسنے واسطے خوش رکھنے اپنی رعایا کے بموجب دستور قدیم کے خوش آیندہ کھیل جاری رکھے اور بڑی عمدہ عمارت تماشہ گاہ کی موافق شان سلطنت کے بنوائی اول جلوس اس شہنشاہ مین پہاڑ آتش خیز دسولیس مین سے

قتل کرے کہ اوس سے اوسکا خوفی مزاج ظاہر ہوگیا گو نیدے اور خیلو روں نے دربار شہنشاہی مین
ہجوم کیا اور منجم مقرر ہوے کہ وہ ہر ایک رئیس اور امیر کا تقویم دیکھکر حال قسمت کا حال شہنشاہ
سے عرض کرین تاکہ جس کسی کی قسمت آئندہ کو بہت اچھی معلوم ہو وہ قتل کیا جاوے لیکن رعایا
اور تمام لوگ اس ظلم و ستم کو گوارا نہ کرسکے اور ایک سازش خاص محل شاہی مین برخلاف شہنشاہ
کے ہوئی جسمین کہ شہنشاہ مارا گیا اور اسطرح پر ۹۶ء مین اس ظالم سے جہان خالی ہوا

حال قسصیص نروا کا

بعد سلطنت دومیشن کے سازش کرنے والون نے قسصیص نروا کو شاہنشاہ پسند کیا یہ اول شہنشاہ تھا
جو خاندان قیصران رومیہ کبری مین سے نہ تھا یہ شخص مقام نارنی مین جو عمبریا مین واقع ہے پیدا
ہوا تھا اور خاندان کریطین مین سے تھا بروقت تخت نشینی کے عمر اوسکی ۷۰ برس کی تھی اور
حقیقت مین نیک تھا لیکن کاربار سلطنت کا بسبب پیرسالی اور ملائمت مزاج کے نکرسکا اور
اسیواسطے اوسنے طراجان کو گود لیکر امور سلطنت مین شامل کیا اور جلد بعد اسکے چھ مہینے
سلطنت کرکر اس جہان فانی سے رحلت کی ✢ ✢ ✢ ✢ ✢ ✢ ✢ ✢ ✢ ✢ ✢

حال شہنشاہ طراجان کا

طراجان حقیقت مین وہ نیکیان جو لایق بادشاہ کے ہین رکھتا تھا وہ عالی خاندان تھا وہ
فن لڑائی سے بخوبی ماہر تھا وہ مدام اپنی فوج کے ساتھ پیدل چلتا تھا اور تمام

تکلیفات مین جو سپاہیون کو ہوتی تھین شامل ہے او سنے برخلاف ریڈیشیا کی ترقی کی اور اونکو جو ہمیشہ
شہنشاہ سابق خراج دیتا تھا اسنے موقوف کیا اسکی سلطنت مین خسرو شاہ توران نے آرمینیا
کا قبضہ کرلیا طراجان نے یہ دیکھکر فوج گران سے طرف شاہ خسرو کے کوچ کیا اور اوسکو
شکست دیکر تابعدار کیا اور اوسکی دار الخلافہ تیسفون اور ملک شام اور ملک یمن کا قبضہ
کرلیا طراجان کو فتح کرنے ملکون کی طرف بہ نسبت انتظام کے زیادہ تر توجہ تھی +
وہ اکثر کہاکرتا تھا کہ مین جوان برابر اسکندر کے نہوا ورنہ مین بھی خوب فتح ملکون مین
مشغول رہتا + علاوہ ازین اوسنے حق کمیشیا اور مقرر کرنے مجسٹریٹ کا رعایا کو بخشا
اوسنے رعایا پر بہت فیاضی کی تواریخ مین مذکور ہے کہ دو لاکھ لڑکے محتاجون کے
اوسکی جیب خاص سے تربیت پاتے تھے وہ سادہ مزاج تھا اور اوسنے بسبب انتظام
اور کفایت شعاری کے رعایا کو دولتمند کردیا اسکی سلطنت مین دربار مین
اچھے اچھے فاضل موجود تھے پلنی خرد اور شاعر جوینل او مشہور مورخ طیسیطس اور پلوطارک
اسکے دربار مین تھے اسکے عہد مین ہرطرح کے فنون نے ترقی پائی اس ادب اور
نیک شاہنشاہ نے سنہ ۱۱۷ع مین ۶۳ برس کی عمر مین اس جہان فانی کو چھوڑا +

ذکر شاہنشاہ عیدریان کا

یہ شہنشاہ سنہ ۷۶ع مین پیدا ہوا تھا اور اسنے بہ بہانہ اس بات کے کہ طراجان نے
اوسے گود لے لیا تھا تخت شہنشاہی حاصل کیا اور طراجان اسکا [illegible]

اوسنے اول تخت پر آتے ہی وہ ملک جو طراجان نے فتح کیے تھے چھوڑ دیے کسواسطے
کہ بموجب مقولہ شہنشاہ آغوسطس کے مشرقی حد سلطنت کی دریاے فراط تک کی
اور اسکا باعث یہ تھا کہ وہ خواہان بڑی سلطنت کا نہ تھا بلکہ توجہ اوسکی امن اور
انتظام پر زیادہ تھی اسکا مطلب یہ تھا کہ رعایا کے نزدیک ہر دل عزیز ہوجاتے
اوسنے اسیواسطے سرداران عالی خاندان پر بہت بخشش کی جو کہ گردش زمانہ سے
محتاج ہوگئے تھے اوسنے جہان کہین خراج گران دیکھے کم کردیے اوسنے
چند شہر جو منقضی ہونے زمانہ سے غارت ہوگئے تھے پھر آباد کیے اور شہر بیت المقدس
کو دوبارہ بنواکر آباد کیا اوسکو پیدل پھرنے مین کچھ عذر نہ تھا اس باعث سے
رعایا اوس سے محبت رکھنے لگی یہ شہنشاہ ہر طرح کے علوم سے واقف تھا
وہ شاعری اور علم موسیقی اور مصوری مین مہارت کمال رکھتا تھا
القصہ عہد سلطنت عیدریان کا وہ زمانہ تھا جس مین عشرت اور شادمانی
اور امن اور بہبودگی رومیون کو ہوئی اوسنے طیطوس آرلیس انطونانیس
کو اس شرط پر گود لیا کہ بعد اوسکے وہ آنیس ورص کو مالک سلطنت کا کرے
حقیقت مین یہ دونو شخص نہایت نیک تھے اور اونھون نے چالیس برس
نہایت امن اور عقلمندی اور انتظام سے رومیون پر حکومت کی شہنشاہ
عیدریان بعد مقرر کرنے اس وصیت نامہ کے بیمار ہوکر سنہ ۱۳۸ عیسوی مین
مرگیا اور نام نیک اس جہان مین باقی رکھا

شہنشاہ

شہنشاہ انطونائنس پائیس

سلطنت انطونائنس پائیس کی بیس برس مشہور ہوا اور اوسمیں کم ہوئے ہیں لیکن اوسکی سلطنت بہ حیثیت فرخندہ حال اور فارغ البال رہی اوسکی حکومت حکیمانہ تھی اور رعایا سے محبت پدرانہ رکھتا تھا اور رحمدل تھا اور قانون ایسے محمود جاری کیے جنسے کہ خلقت کو نہایت آسایش پہونچی اوسکی بڑی توجہ طرف خبرداری غریبوں اور مفلسوں کے تھی اوسنے عزم اور شان شوکت کی دوبارہ قایم کی اور اوسکی نیکی اور خداپرستی اور عدالت کی یہانتک شہرت ہوئی کہ جب کبھی غیر ملکوں کے دربادشاہوں میں فساد ہوتا تھا تو وہ منصف قرار دیا جاتا تھا غرض کہ میرے قلم کو اتنی طاقت نہیں کہ اسکی تعریف تمام و کمال کر سکے یہ شہنشاہ چوہتر برس کی عمر میں سنہ ۱۶۱ع کے بائیس برس سلطنت کر کے مر گیا

سلطنت شہنشاہ انیص ورص

شہنشاہ انیص ورص بھی موافق پہلے شہنشاہ کے بہت نیک اور ہوشیار تھا جب شہنشاہ تخت پر بیٹھا تو اوسنے نام تبدیل کر کر مارقوس اریلیص انطونائنس رکھا یہ بادشاہ بہت فاضل تھا اسنے کتابیں تصنیف کیں جنمیں اوسنے مہمات کے حال اور علم اخلاق لکھا ہی اور وہ ابتک موجود ہیں اس شہنشاہ کا ایک بھائی مسمی لیوشس ورص تھا اسمیں سب عیب موجود تھے لیکن شہنشاہ نے اوسکو اپنا ایک خون سمجھ کر سلطنت میں شریک کیا جیسا کہ شہنشاہ نے اپنے بھائی کو خلاف شاہ

توران سے جو کہ رومیون کی سلطنت پر تاخت لایا تھا اور ملک شام کو لوٹا تھا بھیجا وہ بجائے اوس سے لڑنے کے عیش و عشرت مین پڑا رہا اور ایک افسر کو بھیجا بالجبر کہ شاہ توران کو شکست دی یہ شہنشاہ ایسا نیک تھا کہ جبکہ قوم الامانی اور ونیدیلیز اور برگشیر وغیرہ نے ملک نانفیہ وغیرہ کو لوٹا اور وہان کی رعیت کو تکلیف دی تو شہنشاہ نے اوسکا عوض لینے گریز کیا وہ دل اب ظالم بھائی شہنشاہ نے وفات پائی رعایا کے نزدیک یہ شہنشاہ نہایت عزیز تھا یہانتک جب کہ یہ ۸۰ سنہ ع کے مرگیا تو لوگون نے اوسکے بت اپنے گھر مین رکھے

حالت سلطنت رومیون کی ۹۶ سنہ ع سے شہنشاہ قسطنطین تک

واضح ہو کہ موت شہنشاہ ڈومیشن سے جو ۹۶ سنہ ع مین واقع ہوئی تھی موت شہنشاہ مارکوس اورلیوس تک کہ جسمین ایک زمانہ ایک سو اسی ۱۸۰ برس کا خرچ ہوا بہت اچھا تھا اور اس زمانہ مین جو جو شہنشاہ رومیون مین گذرے بہت نیک تھے اور ملک نے بڑی عزت اور شان و شوکت رومیون نے ایسی خوشی اور بہبودگی حاصل کی کہ کبھی نکی تھی اب بعد اس شہنشاہ کے جو شہنشاہ ہوے وہ بہت نامی تھے لیکن یہ بات ظاہر ہو کہ اندنون مین ومیہ کبری مین پریٹورین گارڈ (۱)

(۱) پریٹورین گارڈ ہم پہلے لکھ چکے ہین کہ رومی اوس فوج کو کہتے تھے جو کہ خاص شہنشاہ کی نگہبانی کیواسطے مقرر ہوتی تھی اب یہ فوج اتنی اختیار والی سلطنت مین ہوگئی تھی جیسے کہ ناظرین کو معلوم ہوگا کہ فوج لاہور جسکو خالصہ کہتے تھے اختیار کلی سلطنت لاہور مین رکھتی تھی یعنی جسکو چاہتی تھی راجہ بناتی تھی اور جو کوئی اونکو انعام یا کنٹھہ طلائی دیتا تھا اوسیکو وزارت یا راجگی لاہور دیتی تھی تو بعینہ یہی حال رومیون مین تھا

نہایت اختیار رکھتی تھی حتی کہ اونھون نے چاہا جسکو ملک رومیونکا بیچ دیا اور چاہا جسکو دیدیا
اور جسنے انعام بکثرت دیا اوسیکو شہنشاہی دی چنانچہ جب کوموڈس شہنشاہ ہوا تو وہ بڑا ظالم
تھا اور بعد اسکے پرٹناکس نے چاہا کہ شہنشاہی حاصل کرے لیکن فوج نے جواب دیا کہ سلطنت
رومیونکی نیلام ہوگی دیدیس جولینس نے سلطنت روم کو سپاہ سے خریدا اور تخت حاصل کیا اور
سپاہ نے پرٹناکس شہنشاہ سابق کو قتل کیا جب ملک شام اور انگلستان اور اور صوبجات روم مین
خبر ہوئی اور انکو تخت شاہی اور اختیار پاجانا فوج دار الخلافہ کا معلوم ہوا تو اونھون نے بھی جسکو چاہا
اپنی اپنی طرف سے شہنشاہ مقرر کیا لیکن سویرس نے جسکو صوبہ اللیریا کی فوج نے شہنشاہ مقرر کیا تھا طرف
دار الخلافہ رومیہ کبری کے کوچ کیا فوج نے یہ دیکھتے ہی جولینس کو معرض قتل مین پہونچایا اور سویرس تخت پر
بیٹھا اور بعد سویرس کے کیرکلا ہوا اور ان دونے ایسے ایسے ظلم کیے کہ مین اونکے لکھنے سے اپنی کتاب
کو طول نہ دونگا اور بعد ازان سکندر سویرس اور بعد ازان میکزیمن اور بعد اوسکے غوردین اور فلپس اور
غیلوس اور ویلرین اور غلیس اور کلاڈیس دوم اور آرلین اور ٹیسیٹوس اور پروبس اور
کیرس وغیرہ شہنشاہ ہوئے اور یہ شہنشاہ نہایت مشہور گذرے ہین انکا حال تواریخون مین مفصل لکھا ہے
لیکن چونکہ اس فقیر کو اپنی کتاب مین حالات بڑے بڑے بزرگون اور نیک مشہور آدمیونکا لکھنا منظور ہے
اسواسطے ان شہنشاہونکا حال لکھنے سے مین قاصر رہا کہ انکا حال دلچسپ نہین ہے یہ لوگ اکثر
ظالم گذرے ہین اور نیک طینت نہ تھے بعد ان چند شہنشاہون کے ایک اور بڑا شہنشاہ صفحہ دنیا پر
ظاہر ہوا جسکا نام قسطنطین اعظم تھا چنانچہ اوسکا حال بھی مین ذیل مین لکھتا ہون اور طالبان فن تواریخ پر
واضح ہو کہ شہنشاہ قسطنطین نے دار الخلافہ ملک روم کا شہر رومیہ کبری سے اوٹھا کر

شہر قسطنطنیہ مین مقرر کیا اور سنہ [illegible]ع مین شہر قسطنطنیہ کی بنیاد ڈالی اور آباد کیا ۔ اور فارسی کے
تاریخ نویس اسوقت سے یعنی جب کہ قسطنطنیہ دارالخلافہ روم کا ہوا اور قسطنطین شہنشاہ ہوا
تاریخ روم کی جانتے ہین اور اس زمانہ سے پیشتر کی تاریخ سے نہایت کم واقف ہین بلکہ
میری دانست مین کسینے نہین لکھی ہے اسیواسطے تاریخ اوس زمانہ روم کی اس عاجز نے شہنشاہ
قسطنطین تک لکھی اور عنان قلم کو اور طرف موڑ کر متوجہ کرتا ہون لیکن پہلے اس سے کچھ حال شہنشاہ قسطنطین
اعظم کا کہ نہایت بڑا آدمی گذرا ہے لکھتا ہون ۔ ✤ ✤ ✤ ✤ ✤ ✤ ✤ ✤ ✤ ✤ ✤

حال شہنشاہ قسطنطین اعظم کا

یہ شخص قسطنطنیہ کا شہنشاہ تھا اور زمانہ قدیم مین نہایت مشہور اور بڑا بادشاہ ہوا ہے اور جسکا اب تک
بڑی بڑی تواریخون مین ذکر ہے یہ اقبالمند بادشاہ بیٹا قسطنطین کلورس کا تھا اور سنہ ۲۷۲ع مین باغ ہستی مین
نمودار ہوا اگرچہ اس شہنشاہ کے حالات اس قابل ہین کہ ایک دفتر اونکے لکھنے کو چاہیے لیکن
بطور مختصر واسطے اطلاع اہل علم دوست کے لکھتا ہون بوقت وفات والد بزرگوار اپنے کے وہ
بحمایت فوج کے سنہ ۳۰۶ مین تخت شہنشاہی جلوہ افروز ہوا اول مہم اوسکی یہ تھی کہ اوسنے قوم
فرینگ کو شکست دی اور دریاے راین کو پار کر کے ملک بلجیم پر تاخت کی اور بعد ازان اوسنے فلسطا
بیٹی میکسیمین سے شادی کر لی لیکن بعد اس کے کہ اوسکے اپنے خسر سے تنازع ہوا اسکواسطے کہ اوسنے ملک مین جھنڈا
سرکشی کا بلند کیا تھا اور اپنے تئین شہنشاہ قسطنطنیہ کا ظاہر کیا تھا لیکن یہ جھوٹا لقب شہنشاہی کا
چندروز کا تھا اسواسطے کہ شہنشاہ قسطنطین نے اوسکو قید کیا اور حکم پھانسی کا دیکر اوسکو

جو حکم کو روانہ کیا اس امر سے شخص مرحوم کا لڑکا یعنی سالا شہنشاہ کا جسکا نام مکزنشس تھا سخت
برانگیختہ ہوا اور چاہا کہ اپنے باپ کا عوض شہنشاہ ہی سے لیوے لیکن چونکہ ستارہ شہنشاہ کا اقبال
کے یہان سے چمکا ہوا تھا اور دنیا مین اوسکا نام ہو رہا تھا تو کوئی کچھ نکرسکا اور ایک اور
عجیب واقع ہوا اور وہ امر یہ ہے کہ شہنشاہ نے خود یوسی بس سے فرمایا کہ مینے آسمان پر
صلیب (۱) دیکھا ہے اور اوسپر یہ کندہ یعنی لکھا ہوا تھا (ان ہوک سگنو ونسے) اس عبارت کے
معنی یہ ہین کہ اگر ایسی نشانی شہنشاہ اپنے پاس رکھے تو بیشک فتح مند ہوگا چنانچہ شہنشاہ نے
جلد دیکھنے کے بعد علامت آسمان مین اوسی طرح کا جھنڈا شہنشاہی تیار کروائے اور
اپنے دشمنون پر خدا کی مدد سے غالب آیا اور اوسنے اپنے دشمن مذکور یعنی سالے کو قید کرکے دریاے
طبر مین ڈلوا دیا اس بات کے واقع ہونے سے وہ خوب مضبوطی سے مذہب عیسائی پر یقین لایا
اور حکم دیا کہ اہل عیسائی کو کسیطرح کا کوئی دق نکرے شہنشاہ نے اپنی دختر کی شادی لسینی اس
سے کر دی تھی لیکن یہ کمبخت اپنے خسر کی شہرت کو جو کہ اب تمام جہان مین پھیل رہی تھی نہ دیکھ سکا
اور حسد کرنا شروع کیا اور برخلاف شہنشاہ کے مقام بیتھونیا مین مسلح ہوا جب کہ شہنشاہ
لڑائی پر بمقابلہ اپنے داماد کے چڑھا اوسوقت اوسکے ساتھ بڑے بڑے پادری تھے
اور اوسنے بوقت کارزار کے صرف قادر مطلق کی جناب مین سجدہ کیا اور اپنی جیت کی
دعا مانگی اور برخلاف اسکے شہنشاہ کا داماد چھوٹے دیوتاؤن اور منترون اور جادو کے ذریعے
اپنی فتح کا بھروسا رکھتا تھا آخر انجام اس لڑائی کا یہ ہوا کہ بعد خون ریزی کے

(۱) صلیب اوسکو کہتے ہین جسپر حضرت عیسیٰ کو پھانسی دی گئی تھی ۔

شہنشاہ پر فتحمند ہوا اور اپنے رشتہ دار داماد کو ذرا نہیں ستایا اور اس گستاخی کو اوسکی معاف کیا اپنا
معتقد بنایا اوسکا بلند نظر داماد دیکھا کرتا تھا اور پھر دشمنی اپنے خسر کی طرف ظاہر کی پھر شہنشاہ قسطنطین
نے لاچار ہوکر اوسکو گرفتار کرایا اور قید میں ڈالا اسکے بعد بفیصلہ ان جھگڑون کے شہنشاہ
قسطنطین بالکل مالک مشرقی اور مغربی سلطنت کا ہوگیا اور اب اوسکا ارادہ یہ ہوا کہ
کہ تمام چھوٹے ملک میں امن اور انتظام ہو اوسنے انصاف میں بڑی عزم دکھلائی اور
پھیلانے مذہب عیسائی کے اوسنے بڑی گرمجوشی کی اور اپنی وسیع سلطنت میں
مذہب عیسائی قائم کیا اور شہنشاہ نے اپنی توجہ طرف ملک گیری کے بھی رکھی اور اوسکے
عہد میں دار الخلافہ شاندار ہوا شہر قسطنطنیہ میں اچھے اچھے فنون کا چرچا سنا گیا اور اوسکا لقب
شہنشاہ اعظم ہوا اگرچہ اوسنے بہت اچھے اچھے کام نمایاں کیے لیکن چند کام اوس سے ایسے بھی
سے بھی بن آئے کہ اوس سے اوسکی نیک خصلت پر داغ بدنامی کا لگ گیا ایک بڑی بدنامی
کی بات اوسکے حق میں یہ ہوئی کہ اوسنے کرسپس اپنے فرزند کو قتل کروایا اس شہنشاہ نے
اکتیس سال جہان میں حکمرانی کی اور بموجب اسکے کہ امیر و فقیر کو ایکدن خاک میں ملنا ہے
۳۳۷ع میں اس جہان ناپائدار سے طرف وطن خاص کے رحلت کرگیا اور صرف اپنا نام
صفحہ ہستی پر چھوڑ گیا اوسکے تین لڑکے تھے اون لڑکوں میں سلطنت روم کی تقسیم ہوگئی
شہر قسطنطنیہ ملک ترکستان میں واقع ہے کنارہ فرنگستان پر ہے اور نزدیک اس کے
ملک یونان واقع ہے اور اب اس زمانہ میں بھی شہر قسطنطنیہ دار الخلافہ
سلطان روم کا ہے

حال شاہنشاہ سکندر کا

سکندر بیٹا بادشاہ فیلقوس کا کہ جو بادشاہ فیلقوس بادشاہ مقدونیا تھا جو کہ یونان میں واقع ہے تھا
فیلقوس نے واسطے تربیت اپنے بیٹے سکندر کے حکیم ارسطاطالیس کو مقرر کیا تھا اور اس تربیت کا حال
نے اوسکو ایسی تربیت کیا کہ وہ اقلیم میں اشرف ہوا بعد وفات اپنے باپ کے بیس برس کی
عمر میں تخت پر بیٹھا یہ تین سو چھتیس برس پہلے پیدا ہونے حضرت عیسیٰ کے آج تک دو ہزار ایک سے
تراسی برس گذرے ہیں کہ تخت مقدونیا پر بیٹھا اور اوسنے ایسے ایسے کار بہادری کے
اور بڑی بڑی مہمیں کیں ہیں کہ حال مفصل انکی سیری تمام کتاب میں بھی گنجایش نہیں کہ
لہذا کچھ تھوڑا سا حال مختصر لکھا جاتا ہے واضح ہو کہ جب سکندر بیس برس کی عمر میں تخت پر
بیٹھا تو اہل یونان یہ جانکر کہ ایک لڑکا تخت نشین ہوا ہے سرکشی کرنے لگے لیکن سکندر نے
ساتھ کمال شجاعت کے اہل یونان کو شکست دی اور اپنا مطیع بنایا یہاں تک کہ چند روز میں
ان سے سب ڈرنے لگے بعد اسکے تین سو چونتیس برس پہلے پیدایش حضرت عیسیٰ کے
بائیس برس کی عمر میں اسنے فتح کرنا سلطنت ایران کا ارادہ کیا اور جب اسنے ارادہ پار کرنے
دریا کے گرینیکس کا کیا تو ایرانی فوج نے اوسکے سامنے اوترنے سے روکا لیکن اسنے اپنی
شجاعت سے فوج ایرانی کو وہاں شکست دی اور دریا کو پار کیا اس عرصہ میں موسم گرمی کا
ظہور ہوا اور سکندر نے کچھ اپنی فوج کو رخصت واسطے گھر جانے کی دی بعد تھوڑے
دن کے جب اسکی فوج گھر سے واپس آئی تو اسنے ادھر ادھر کے ملک کبھی دو دو

پیفیلی گوبنا وغیرہ فتح کیے اور سامان دوسری لڑائی کا اہل ایران سے کیا اور فتح عظیم حاصل کی اور
بعد اسکے سکندر نے ترکستان اور شام و مصر وغیرہ کو فتح کیا اور لڑائی مذکورہ بالا مین دارا تو بھاگ نکل
گیا لیکن اوسکی ما اور اوسکی جورو اور تمام عیال و اطفال اوسکے سکندر کے ہاتھ قیدی ہوئے اس
بڑی عظیم فتح نے اور ریاستون کو جو کہ آس پاس تھین ڈرا دیا اور سبھون نے تابعداری سکندر کی
اختیار کی بعد اس فتح کے سکندر طرف ترکستان کے متوجہ ہوا اور ملک شام کو فتح کرکے واسطے زیر
کرنے ملک مصر کے جا کر اوسکو اپنے قبضہ مین لایا اور دریاے نیل جہان کہ سمندر سے ملتا ہی
ایک شہر بہت عمدہ اور شاندار تعمیر کروایا جو کہ اب تک آباد ہی اور اس شہر کو سکندریہ کہتے ہین جبکہ
سکندر مصر مین تھا کہ اوسکو یہ خبرین پہونچین کہ دارا شاہ ایران نے پھر واسطے لڑنے کے
بڑی فوجین تیار کین ہین یہ خبر سنتے ہی یہ مصر سے پھرا اور دریاے فرات کو پار کرکے الجزیرہ
مین جو کہ درمیان ٹگرس اور فرات کے واقع ہی آیا اسی وقت مین دارا بھی اپنی فوجین لیکر
آرملا سے چالیس میل آگے بڑھ کے بڑے بڑے میدانون مین آن پڑا اور سکندر
بھی الجزیرہ سے پانچ کی راہ طے کرکے مقابلہ اپنے دشمن کے آگیا اور ایک مورخ بیان
کرتا ہی کہ دارا کی فوج قریب دس لاکھ کے تھی اور سکندر کی قریب ۴۷ ہزار سکندر
نے باوجود اس قلیل فوج کے نہایت دلیری اور مردانہ عزم سے قلب مین فوج
دارا کی جہان کہ جھنڈا بادشاہی لہرا رہا تھا گھسکر حملہ کیا اور لڑائی طرفین سے شروع
ہوگئی اور سکندر بوقت لڑائی کے اس فکر مین تھا کہ کسیطرح سے خاص دارا کو قید کرون ا
مین یہ تو اس فکر مین تھا کہ قریب تھا کہ فوج سکندر کی شکست کھاوے لیکن جھپٹ خود اپنے ساتھ

بہت عمدہ اور بیکار آزمودہ سوار لیکر لڑائی میں گھس گیا اور جب تک یہ لڑائی بڑی دیر تک جاری تھی
اور لاکھوں آدمی مقتول اور مجروح ہوئے حقیقت یہ ہے کہ یہ لڑائی نہایت بڑی اور
بھاری لڑائی تھی لیکن آخر نوبت سکندر نے دارا کو شکست دی اور دارا لڑائی میں
سے بھاگ گیا اور بہت سی فوج اوسکی ماری گئی اور قید ہوئی اور بوقت بھاگنے دارا
کے سکندر نے اوسکا تعاقب کیا اور شہر بابل وغیرہ میں ہوتا ہوا طرف اصفہان کے
جہان کہ دارا بھاگ گیا تھا چلا اور جبکہ سکندر تھابیں میں پہونچا تو اوسے خبر پائی کہ دارا کو
اوسکے دو بڑے افسرون نے رستہ ہی میں دارا کو مار ڈالا جبکہ سکندر نے
راستے میں دارا کو مردہ پایا تو اوسے بڑا رنج ہوا اور اوسنے دارا کو بموجب بادشاہی شان
کے دفن کیا اس طور پر ایسی طاقت مند اور بڑی سلطنت ایران کی اسکے ہاتھ آئی اب سکندر
خراسان قندھار بلخ ماوراء النہر میں ہوتا ہوا اور انکو فرمان بردار کرتا ہوا اوسنے ارادہ فتح کرنے
ہندوستان کے کابل میں آیا مورخ بیان کرتے ہین کہ شہر کابل بسایا ہوا اور بنیاد ڈالا ہوا
سکندر کا ہے سکندر نے کابل میں سب راجاؤن ہندوستان کو واسطے تابعداری کے
بلوایا اور راجہ تکشلا نے جسکی عملداری ہر دو طرف کنارہ دریاے سندھ کے تھی تابعداری
سکندر کی قبول کی اور سکندر نے کشتیان واسطے پار کرنے دریاے سندھ کے تیار کروائین
اور دریاے مذکور کو پار کرکے ہندوستان میں آگیا اور سکندر یہان دریاے جہلم پر بھی راجہ فور
سے جو ایک راجایان ہند میں سے تھا لڑا اور بعد بڑی خونی لڑائی کے فور نے شکست کھائی
اور سکندر نے اوسے تابعدار کیا اور بعد ازان سکندر نے دریاے چناب اور راوی کو

پار کیا اور رستہ مین سب اہل ہنود نے تابعداری سکندر کی اختیار کی اب سکندر دریاے بیاس تک پہونچا تھا اور اوسکا ارادہ پٹنہ کو جانے کا تھا اور ان دنون مین راجہ پٹنہ کا چندر گپت تھا لیکن چونکہ فوج سکندر کی عرصہ نو برس سے ملکون دور دراز مین لڑتی پھرتی تھی تو اونسنے اب مراجعت کرنا چاہا اور اپنے ملک مین جا کر عیال و اطفال اپنے کو دیکھنا چاہا ہرچند سکندر نے سمجھایا لیکن اونہنے نہ مانا ناچار سکندر نے طرف اپنے وطن سے کوچ کیا اور بوقت بازگشت کے ہندوستان سے رستہ مین سکندر اور اہل ملتان سے لڑائی ہوئی اور بوقت لڑائی کے سکندر بڑی بہادری اور مردانگی کو کام مین لا کر خود اکیلا دیوار شہر کو پھلانگ کر شہر مین گھس گیا اور دشمن سے خوب لڑ کر شکست دی لیکن اس لڑائی مین اسنے اتنے زخم کھاے تھے کہ توقع زندگی کی نرہی تھی لیکن بعد چندروز کے اسنے شفا پائی اور پھر کوچ طرف اپنے وطن کے جاری کیا اور ایران مین ہو کر طرف شہر بابل کے بارادہ زیر کرنے اہل عرب کے چلا گیا اور جبکہ وہ شہر بابل مین پہونچا تو وہان اسکو پیغام اجل آپہونچا اور عارضہ بخار کا لاحق ہوا اور اسی مرض مہلک مین جبکہ اوسکی عمر ۳۲ بتیس برس کی تھی بارہ ۱۲ سال سلطنت کرکے اس عالم فانی سے طرف عالم جاودانی کے رحلت کر گیا ✠ حقیقت یہ ہے کہ جیسا یہ شاہنشاہ یونانی گذرا ہے اور اسنے نام پیدا کیا ہے آج تک کوئی ثانی اسکا صفحہ زمین پر نہیں پایا گیا ہے قلم اور زبان کو اتنی طاقت نہین کہ اوس کی بہادری اور مردانگی کے اوصاف بیان کرے فقط تصویر سکندر کی بھی درج کتاب ہوتی ہے

✠ ✠ ✠ ✠ ✠ ✠ ✠ ✠ ✠ ✠ ✠

شبیہ شاہنشاہ سکندر



حال سلطنت دمطریس کا

دمطریس بعد کتنی مدت شہنشاہ سکندر کے بادشاہ مقدونیا کا ہوا اور مورخ اسکو بھی بہت
مشہور اور شجاع بادشاہ لکھتے ہین اور شجاعت اور دلیری مین سکندر ثانی کہتے ہین اگرچہ
سکندر کا سا نصیب اور اقبال نہین رکہتا تھا یہ بادشاہ بیٹا انتغونس کا تھا جب کہ
دمطریس عمر بیس برس کا ہوا تو اوسنے بمقابلہ بطلیموس شاہ مصر کے لڑائی کی اور بعد
بڑی شجاعت کے اوسنے مقام غازہ مین شکست کہائی لیکن بعد اسکے اوسنے اپنی فوج کو
دوبارہ آراستہ کیا اور دو سو جہاز تیار کروا کر طرف شہر اثینیہ کے جو کہ دار الخلافہ
یونان تھا گیا اور وہان اوسنے فلیرس کو شکست دے کر وہان سے نکالدیا اور بعد
اسکے اور بہت جا بجا یونان کین اوسنے شاہ مقدونیا کو شکست دی اور پیروشاہ
سکندر کے یہ دیکھکر کہ اوسنے یونان مین شاہانہ نام پیدا کیا رشک لے گئے اور ایک
فوج بڑا جمع کی اور سنہ ۳۰۱ قبل حضرت عیسیٰ کے درمیان اونکے اور شاہ دمطریس کے
جنگ عظیم واقع ہوئی اور شدت کے ساتھ یہ جنگ جاری رہی اور مقام رزمگاہ مین باپ
دمطریس کا مارا گیا اور بعد اسکے دمطریس نے شکست کہائی اور میدان کارزار سے بہاگا
اور بعد اسکے چونکہ دمطریس بڑا شجاع تھا پہر اوسنے فوج جمع کی اور دوبارہ شہر اثینیہ کا قبضہ کرلیا اور شاہ مقدونیا
کو قتل کرکے وہان کی بادشاہی لے لی اور بعد سات برس کے بادشاہت کے وہ ملک
شام مین سنہ ۲۸۳ برس پیشتر عیسیٰ علیہ السلام کے مرگیا یہ حال اسکا نہایت مختصر لکھا گیا ۔ تصویر بھی اوسکی درج ہے

شبیہ دمطرسیس



حال بادشاہ پیرس کا

واضح ہو کہ پرانے زمانہ مین اہل روم اور یونان بہت مشہور قومین گذری ہین ہر طرح کے آدمی ان قومون مین پائے جاتے تھے مثلاً حکما اور شاعر اور فصیح اور مصور اور سپاہی اور مدبر مورخ سب ان قومون مین پائے جاتے تھے اسواسطے ان قومون مین سے جو مشہور آدمی ہوئے ہین اونکا حال عاقلان اور علم دوست کے نزدیک خالی از فائدہ نہین ہے ٭ واضح ہو کہ ملک ایپرس ایک ضلع ملک یونان مین تھا اور اس ملک کا بادشاہ پیرس تھا اور چند روز کے بعد قوم مولوسی نے اسکے باپ کو اور بہت سے رشتہ دارون اور رفیقون کو قتل کیا لیکن پیرس جو بہت صغر سن تھا بچ گیا اور اوسکو اوسکے رفیق پاس گلاکس بادشاہ الالیریکم کے لیگئے اور اوسکی پناہ مانگی اور اس نیک مزاج بادشاہ نے پیرس کو بہت اچھی طرح سے تربیت کیا اور جب اوسکی عمر ۱۲ برس کی ہوئی اوسنے اوسی ملک کو جو اوسکے بزرگونکا تھا اپنے قوت بازو سے دوبارہ لیا پانچ برس بعد ملک ایپرس کے لوگون نے سرکشی کی اور پیرس کو اپنے تخت اور سلطنت کو چھوڑکر بھاگنا پڑا اور اپنے سالے دیمیٹریس کے پاس پناہ لی اور وہان وہ اپنے سالے کی طرف سے مشہور لڑائی مقام اپسس پر لڑا اور وہان اوسکی شجاعت اور استقلال بہت ظاہر ہوا جب دیمیٹریس اور بطلیموس شاہ مصر مین عہدنامہ صلح کا ہوا اوسوقت پیرس بطور اول کے مصر کو بھیجا گیا وہان جاکر اسنے وہ لیاقتین اپنی دکھلائین کہ انٹی گون بیٹی برنیس کی اسنے بجائے شادی کرنے بطلیموس شاہ مصر سے جس سے

نسبت قرار پائی تھی نیبس نے پرس سے شادی کر دی اور اس باعث سے پرس کو
یہ بات حاصل ہوئی کہ اوسکو نیبس کی سلطنت مین بھی دعوی پہونچا جو اوسنے حصہ غاصب
نیوٹولمس سے حاصل کیا تھا لیکن نیوٹولمس نے بہ بہانہ دعوت کے نیبس کو زہر دیا پرس
اب شریک سی ہیکس کے ۲۹۶ برس پہلے حضرت عیسی کے بادشاہ میسیڈن کا ہو گیا لیکن
اوس ملک کے لوگون نے پرس کو نکال دیا اور اظہار کیا کہ ہم اور کسی بادشاہ کو سوائے
سی ہیکس کے اپنا بادشاہ نہین مانتے بعد از ان ٹارنٹیس نے پرس کو بلوایا اور
کہا کہ برخلاف رومیون کے میری طرف سے مہم کر چنانچہ وہ مع مضبوط فوج کے اٹلی سے
گذرا اور رومی کونسل کے پاس پیغام بھیجا کہ ہم تمھارے اور ٹارنٹیس کی صلح کرواد ینگے
رومیون نے اس بات کو نہ قبول کیا اور کہا کہ ہم کچھ کسیطرح سے نہین ڈرتے ہین
چنانچہ پھر آپس مین ایک بڑی لڑائی واقع ہوئی جسمین کہ پرس رومیون پر بسبب ہاتھیونکے
فتح یاب ہوا اور آگے کو بڑھا یہان تک کہ شہر روم دار الخلافہ کے نزدیک
جا پہونچا اور وہان جا کر سنکاس شاگرد ڈمستھنیز فصیح کو روم کو بھیجا کہ ہم تم سے
دوستی کیا چاہتے ہین رومیون نے جواب دیا کہ اگر پرس ہم سے صلح کیا چاہتا ہے
تو ہمارے ملک مین سے اپنی فوج لیکر چلا جاوے لیکن پھر دوبارہ جنگ آپسمین
ہوئی اور پھر پرس فتح مند ہوا لیکن اوسکی فوج کا بہت نقصان ہوا پرس یہان
لڑ رہا تھا کہ شاہ سسلی نے اوسکو بلوایا کہ ہمکو کارتھیج والون سے آزاد کرے
چنانچہ پرس نے کارتھیج والون سے لڑکر اونکو شکست دی اور ارکیس اور اوس

تعلیمن کا تیج دالون کا قبضہ کرلیا اس وقت پرس کو تارنٹس نے دوبارہ طالب
کیا واسطے لڑنے رومیون کے بلوایا اور ایک لڑائی [illegible] مین واقع ہوئی لیکن آخر کو پیرس
نے شکست پائی اس سبب سے پیرس اپنے ضلع ایپرس کو چلا گیا اور وہان سے اور
تازہ فوج جمع کرکے چلا اور گوناٹس بادشاہ میسیڈن کو شکست دی اور تھوڑے عرصے مین آپ
ملک اوسکا لے لیا اور وہان سے طرف ارگوس کے چلا وہان ارسٹان ارسی مشیش
اور آرسٹیپس کے جھگڑا ہو رہا تھا اگرچہ پیرس آرسٹیش کی طرف ہوکر شہر مین چلا گیا
لیکن ... کار ارسٹیپس کی فوج سے لڑنا پڑا اور اس لڑائی مین ایک عورت
کے ہاتھ سے جسنے ایک کھپریل کا ٹکڑا اوسکے سر مین مارا مرگیا اور اس عورت نے
اسکو اسواسطے مارا کہ وہ اوسکی بیٹی کو مارنے چلا تھا یہ واردات ۲۷۲ برس
پیشتر پیدایش حضرت عیسیٰ سے واقع ہوئی تھی بہت سے مصنف لکھتے ہین کہ اسی
بادشاہ نے شطرنج کا کھیل ایجاد کیا تھا اور یہ بھی کہتے ہین کہ اوسنے ایک شخص
کی بیماری تلی کو اپنا داہنا پیر چھواکر اچھا کردیا تھا اسیواسطے لوگ اوسکے اوس
انگوٹھے کو بڑا کراماتی بتلاتے ہین تصویر پیرس کی بھی دوسرے صفحہ
مین درج کرتے ہین فقط

حالات دلیر شجاع سرداران عالی وقار ملک روم قدیم کا

اب مین ان بہادران اور جنگ آوران روم کبری کا جو سابق مین گذرے ہین ذکر ۱۰

شبیہ بادشاہ پورس



لکھتا ہون میرے قلم کو طاقت نہین کہ حالات مفصل لکھے اور ایک ایک کتاب مین ایک ایک سردار کا حال لکھون تو بھی اکتفا نکرے لاچار بطور اختصار صرف واسطے آگاہی یہان کے لوگون کے لکھتا ہون اگر ہندوستانی اونکے حالات سے واقف ہوتے تو رستم اور زال کا ہرگز نام نہ لیتے فقط

حال سلّاح کا

سلّاح ایک بڑا سردار رومیون مین گذرا ہے وہ ایک عالی خاندان اور علاقہ جلیلہ کونسل کا (اس لفظ کے معنی ہم سابق مین لکھ چکے ہین) روم مین رکھتا تھا یہ سردار سنہ ۱۳۸ پہلے حضرت عیسی کے روم مین ایک غریب گھر پیدا ہوا تھا لیکن ایک شخص امیر عورت نے اوسکو اپنی پرورش مین رکھا اور بعد اوسکے سلّاح اوسکی دولت کا مالک ہوگیا اوسنے ملک حبش اور مصر وغیرہ مین زیر حکم سردار ماریص کے بہت شجاعت کے کام کیے اور بعد ازان ماریص کو زیر کرکے ملک شام اور ارمان اور بغداد وغیرہ مین حکمرانی کرنے لگا یہ دیکھکر حکام رومیہ کبریٰ نے برخلاف اوسکی سازش کی اور سلّاح یہ سنکر بہت خفا ہوا اور دارالخلافہ کی طرف کوچ کرکے اور وہان داخل ہوکر اوسکا قبضہ کرلیا اور اوسکے سامنے کوئی اور حاکم کان نہ ہلا سکا اور بعد ازان اوسنے متھرادطیس شاہ یونان کو زیر کرکے اوس سے صلح کرلی لیکن اس غیر حاضری مین جو لوگ رومیہ کبریٰ مین دخل پاگئے تھے اونکو اوسنے آنکھ زیر کیا اور رومیہ کبریٰ کا مالک ہوکر کاربرجمیون سے کرنے لگا لیکن یہ آدمی باعلم اور

شبیہ سلّاح



اور شیر افگن تھا اوسنے ارسطو کی کتابون کا رواج دیا آخر کو ۷۸ سنہ پیشتر عیسیٰ کے اوسکے بدن مین کیڑے پڑگئے تھے اور وہ مرگیا ۞ تصویر اوسکی بھی درج کتاب ہے

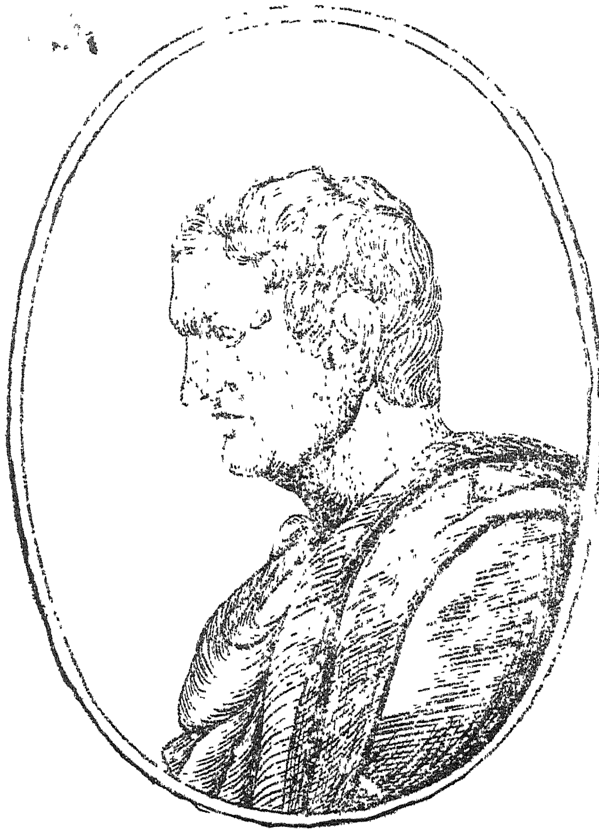
حال مارقوس انتطنی کا

مشہور سردار حکام ثلث روم مین سے ایک حاکم تھا ۸۳ سنہ پیشتر حضرت عیسیٰ کے روم مین پیدا ہوا اور بعد وفات اپنے والد کے تمام جایداد اور اسباب موروثی کو بیچ کر کھا گیا اور بعد اسکے وہ ملک شام کو چلا گیا اور شاہ بطلیموس کو تخت مصر پر بیٹھانے مین اپنی شجاعت سے بڑی مدد کی اور پھر داروغہ طویلہ شہنشاہی کا ہوا اور بعد ازان وہ شہنشاہ قیصر کے ساتھ حکمرانی رومیون پر کرنے لگا اور شہنشاہ قیصر کا بڑا دوست ہوگیا اور بعد قتل قیصر کے اوسنے چاہا کہ اوسکو حکومت مقدونیہ اور شام کی ملجائے لیکن اس ارادہ مین کامیاب نہوا برخلاف بروٹس اور کیشیس قاتلان قیصر کے لڑا اور انکو فلپیا شکست دی اور برخلاف بروٹس کے سامنے رومیون کے دربار مین شہنشاہ قیصر کے فصیح کلام کیے ۞ اور بعد ازان انتطنی مصر کو چلا گیا اور شہر سکندریہ مین ۳۰ سنہ پیشتر حضرت عیسیٰ کے جان مستعار کو حوالہ قادر مطلق کے کردی

تصویر اوسکی بھی دوسرے صفحہ مین درج ہوتی ہے

ذکر پومپی اعظم کا

شبیہ فارتوس اتھنی



یہ نہایت مشہور آدمی روم مین گذرا ہے حکام ثلث روم مین سے قیصر کے ساتھہ ایک
حاکم یہ بھی تھا یہ بہادر ایک عالی خاندان تھا اور سنہ ۱۰۶ پیشتر حضرت عیسی کے
پیدا ہوا اور فن سپاہ گری کا اپنے باپ سے حاصل کیا اور بیچ عمر تیس برس کے
حکومت پندرہ ہزار سوارون کی حاصل کرکے سردار سلاح کے ساتھہ ہوا اور اسکے
دشمنون کو بیچ افریقیہ اور جزیرہ سقلیہ کے شکست فاحش دی اور بعد ازان رومیہ کبریٰ
مین آنکر علاقجات جلیلہ اور حکومت کے حاصل کیے اور سلطنت روم کو ایشیا خرد سے
پرے تک فتح کرکے بڑھایا اور بعد ازان وہ قیصر کے ساتھہ حکمرانی کرتا رہا اور
اور قیصر کی لڑکی سے شادی کر لی لیکن آخر کو بسبب رشک اور حسد شہنشاہ قیصر
اور پومپی مین عداوت قلبی ہوگئی اور پومپی نے بیچ لڑائی فارسیلیا کے قیصر سے
شکست فاحش کھائی اور مصر کو بھاگ گیا اور وہان وزرا شاہ مصر کے
حکم سے سنہ ۴۸ پیشتر حضرت عیسی کے قتل کیا گیا * تصویر اوسکی صفحہ دوسرے
مین درج ہوئی ہے

ذکر بروطس کا

بروطس نہایت نامور سردار رومیون مین سنہ ۸۵ پیشتر حضرت عیسی کے پیدا ہوا تھا
جبکہ پومپی قیصر کے ساتھہ لڑتا تھا اوسوقت بروطس پومپی کے طرفدارون مین تھا
لیکن بعد غارت ہونے پومپی کے قیصر کے ہاتھہ سے بروطس قیصر کا نہایت دلی دوست ہوگیا

شبیہ پومپی اعظم



اور شہنشاہ اوس سے نہایت محبت رکہنے لگا اور مدارج اعلی پر ممتاز ہوا لیکن وہ آزادی روم مین مثل اوسکے جد امجد کے چاہتا تھا اور آرزومند تھا کہ قیصر سلطنت رومیون مین اختیار کلی نہ پاوے اور رومی اوسکے بالکل تابعدار اور غلام نہو جاوین اسیواسطے اوس نے ایک سردار کیشص اور اور امیران عظام سے سازش کی اور شہنشاہ قیصر کو معرض قتل مین پہونچایا ❊ انطنی یہ سنکر خفا ہوا اور قاتلان شہنشاہ قیصر کو شکست دی اور بروطس ایک غار مین چھپ گیا اور جب دیکھا کہ رومی اوس سے نہایت خفا ہین اوسنے سامنے اونکے ایک تقریر بہت فصاحت سے کی لیکن کچھ فائدہ نہوا ❊ اور اپنے اوپر یہ آفت دیکھکر اوسنے اپنے ایک دوست سے کہا کہ تو مجکو قتل کر جو مین بے عزتی سے مارا نجاؤن چنانچہ ایک اوسکے دوست نے بموجب اپنے امیر اعظم کی خواہش کی اوسکو خنجر سے ۴۲ سنہ پیشتر حضرت عیسی کے ہلاک کیا ❊ تصویر اوسکی صفحہ دوسرے مین مندرج ہوئی ہے ❊ ❊

ذکر قیس ماریص کا

ماریص بڑا مشہور بہادر اور شجاع و نامور اور صاحب نصیب روم مین گذرا ہے

بیت

ہنر تھے لڑائی کے اوس مین تمام ہزبران و دیوان و پیل و پلنگ	ہزبر افگنی تھا سدا اوسکا کام مقابل نہون اوسکے ہنگام جنگ

شبیه بروطس



سنہ ۱۷۲ پیشتر حضرت عیسیٰ سے کے وجود مین آیا تھا اس دلیر نے سات دفعہ علاقہ جلیلہ کو نسل کو حاصل کیا اول دفعہ ملک افریقہ مین برخلاف وہان کی خاقان کی چڑہائی کی اور فتح نمایان ہوئی کہتے ہین کہ ایک ضلع سلطنت روم مین اوسنے ایک لڑائی مین دو لاکھ آدمی قتل کیے اور اسی ہزار کو قید کیا اور جبکہ وہ اہل سمیر یا سے لڑا تو اوس لڑائی مین ایک لاکھ آدمی مارا گیا اور ساٹھہ ہزار اوسکے ہاتھہ قیدی ہوے بعد ازان سلاح جو اوسکے زیر حکم تھا اوس سے خلاف ہو گیا اور ماریس اوس سے لڑتا رہا اور آخر کو پیچ سنہ ۸۶ پیشتر عیسیٰ سے کے مر گیا فقط تصویر اوسکی بھی صفحہ دوسرے مین مندرج کتاب ہے

ذکر مارسلس کا

یہ دلیر سردار پانچ دفعہ علاقہ عالیہ کونسل پر ممتاز ہوا اسکی بہادری سے کے آگے رستم کو عشر عشیر بھی نسبت نہین مطالعین اوسکے حال سنکر عشعش کرتے ہین بسبب نہایت دلیری اور شجاعت سے کے اوسکا لقب ملک روم مین ❊ فتح مند شمشیر روم ❊ تھا وہ ملک گال پر فتح مند ہوا اور وہان سے کے بادشاہ برطونیس کو اپنے ہاتھہ سے قتل کیا اور شہر سرکیوز کو جو جزیرہ سسلیہ مین واقع ہے بعد تین برس سے کے محاصرہ سے کے فتح کیا اور بروقت اسبات سے کے سننے کے فاضل ارشمیدس اوس سے کے ایک سپاہی کے ہاتھہ سے مارا گیا نہایت رنج کہایا اور بعد اوسکے وہ ہنی بل سے جو کہ ایک شجاع سردار کارتہیج کا تھا

شبیهٔ فیس ماریس



لڑا اور اوس لڑائی مین بیچ سنہ ۲۰۸ پیشتر حضرت عیسی کے مارا گیا اور دشمن نے اوسکو بڑی شان و شوکت سے دفن کیا ✣ تصویر مارسلس کی بھی ذیل مین مندرج کی گئی ہے ✣

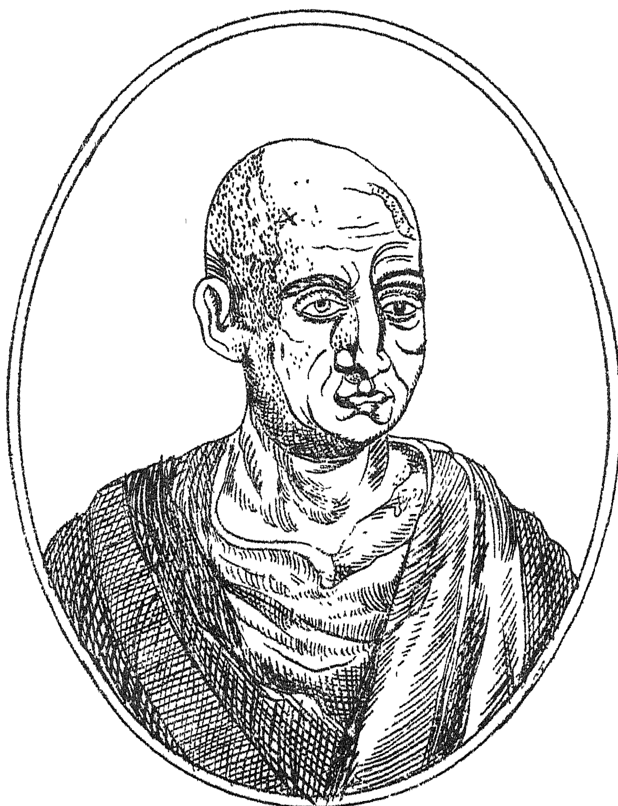


ذکر سیپین کا

سیپیو ایک نہایت بہادر اور لائق سپہ سالار روم میں گذرا ہے ۲۳۴ برس پیشتر حضرت عیسیٰ
کے پیدا ہوا اور جب کہ اٹھارہ برس کی عمر کا تھا اوسنے ملک ہسپانیہ کو فتح کیا
یہ آدمی پرہیزگار اور نیک بہت تھا اکثر جاسوس اسکی پرہیزگاری کا حال
لکھتے ہیں ملک ہسپانیہ میں اوسنے پچاس ہزار پیادوں اور چالیس ہزار
سواروں کو شکست کامل دی اور بعد ازاں اوسنے ملک افریقہ میں فوج کشی کی اور فتوحات
نمایاں کر کے ملک فتح کیے بعد ازاں مشہور نامور ہنی بال کو مقام زاما میں
شکست دی اور اوسکو تابع [illegible] رومیوں کا کیا اور بعد ازاں وہ نزدیک یا [illegible]
[illegible] اور [illegible] اور جب شہر روم میں پہنچا تو وہ
نا احسان مندی رومیوں سے بہت خفا ہوا اور [illegible] چلا گیا اور وہاں
اپنی زندگی بیچ مطالعہ کتب فلاسفوں کے بسر کی اور صحبت [illegible] ادیبوں اور
[illegible] میں رہا اور وہ [illegible] ۱۸۳ برس پیشتر حضرت عیسیٰ کے [illegible]
[illegible] زندگی [illegible] طرف [illegible] ہوکے [illegible]
اوسکی [illegible] تاریخ کتاب ہوئی

ذکر فلیمنس کا

شمیہ سیفن



یہ سردار نہایت مشہور اور نبرد آور ملک روم مین گذرا ہی یہ شخص ۲۲۶ سنہ بیشتر حضرت عیسی کے پیدا ہوا تھا اوسنے ملک روم مین بڑے بڑے علاقجات حکومت کے حاصل کیے اوسنے اقلیم الامان کو جو کہ ہمیشہ سے سرکش ہوتی رہی زیر کیا وہ افسریقیہ مین لڑا اور ملک ارمان مین جو کہ سرکشی ہوتی تھی وہان بھی وہ گیا اور اپنی شجاعت کو ظاہر کرکے بلوہ مذکور کو فرو کیا غرض کہ مین تفصیلا کہان تک لکھون وہ جہان گیا اوسنے بڑی مردانگی اور دلیری ظاہر کی اور اوسکو فتح حاصل ہوئی

ابیات

ہمیشہ فتح تھی نمایان وہان	جدھر کو گیا لیکے تیغ و سنان
یہ کہتا ہی تاریخ دان روزگار	وہ یک تن تھا مانند یکصد ہزار
درشت و توان تھا عجب پہلوان	دلیر و جہان گیر کشورستان
قوی بازو و سخت تھا زورمند	تنومند مانند نخل بلند

باوجود اس دلیری اور شجاعت کے وہ خوبصورت اور حسین اور فصیح اور خوش تقریر اور وضع و لقب سے رکھتا تھا ناظرین کتاب پر اوسکی خوبصورتی اوسکی تصویر سے معلوم ہوجاے گی وہ بلاد تاتار مین بھی گیا تھا بیچ ۱۸۳ سنہ ابیشتر حضرت عیسی کے وہ مرگیا اور نام بہادرانہ مورخون کی زبان پر چھوڑ گیا فقط تصویر اوسکی درج کتاب ہوتی ہی

شبیه فیلیپس



حال السبیدس کا

یہ گردبیل تن اور صاحب نصیب آدمی ملک یونان مین بیچ سنہ ۴۵۱ پیشتر حضرت عیسی کے
پیدا ہوا تھا تاریخ نویس ولایت یونان کے اپنی کتابونمین بیچ ذکر اوسکے لکھتے ہین کہ ایسا شخص جہان مین
پیدا ہوا تھا کہ اوسکو سب باتین حاصل تھین شجاعت مین یکتا روزگار تھا کہ اگر رستم اور روئین تن
اسفندیار اوسکے عہد مین ہوتے تو اوسکا دنیا مین افتخار نہ پاتے اصل حقیقت یہ ہے
کہ بیان رستم کا افسانہ ہے لیکن یہ شخص حقیقت مین رستم عہد گذرا ہے خوبصورتی اور حسن اور
چال ڈھال اور خط وخال چہرہ کی ایسی تھی کہ لوگ اوسکی صرف شکل کو دیکھکر واہ واہ کرتے
تھے سرو فصیح نے اسکا حال مفصل بڑی فصاحت وبلاغت کے ساتھ لکھا ہے کاش
اگر مین بھی فصیح ہوتا تو بیشک اوسکے حالات خوب لکھتا السبیدس شاگرد حکیم سقراط کا تھا
اور اس فاضل سے اوسنے تربیت پائی اور ہر طرح کی نیکی اور اخلاق سیکھا اور میدان
کارزار مین بھی اوس فاضل شہیر کے ہمراہ رہا اور بہت سی لڑائیونمین اپنا فن سپہ گری ظاہر کیا
یہ اسی جوانمرد کا کام تھا کہ اوسنے لسندر شاہ یونان کو شکست دی لیکن اوسکے ہموطنون نے
اوسکو کافر سمجھکر اوسپر ظلم کیا اور اسیواسطے وہ شاہ ایران کے پاس بھاگ گیا اور اوسکے
وسیلہ سے اوسنے اپنی خطا ہموطنون سے معاف کرائی اور یونان مین چلا آیا لیکن سنہ ۴۰۴ پیشتر حضرت
عیسی کے اوسکے دشمنون نے اوسکے گھر مین آگ لگا دی اور جب وہ جان بچانے کیواسطے
بھاگا تو اوسکو نیزون سے مار ڈالا فقط + تصویر اوسکی بھی درج ہوتی ہے + + +

شبیہ ابیدس



ذکر ملطدی کا

یہ ایک مشہور افسر جنگ آزمودہ وشیر افگن شہر اسنیہ دار الخلافہ ولایت یونان میں پیدا ہوا تھا اسنے ملک بلغاریہ کو فتح کیا اور جب داراب اول شاہ ایران نے ولایت یونان پہ لشکر کشی کی تو بیچ ایک مشہور لڑائی کی جو کہ ۴۹۰ برس پیشتر حضرت عیسی کے ہوئی ملطدی نے کل بارہ ہزار فوج سے تین لاکھ فوج شاہ ایران کو شکست دی اور بعد ازان جب وہ بہر کشی جزایر کو زیر کرنے گیا تو بسبب زخم شدید کے وہ وہان زیادہ فتوحات نمایان نکر سکا اسیواسطے وہ اسنیہ کو چلا آیا اور بسبب اس قصور کے نا احسان مند یونانیون نے اوسے قید کیا اور وہ قید خانہ مین بعد حصول مصائب اور آفات شدید کے ۴۸۹ پیشتر حضرت عیسی کے مر گیا اگرچہ اوسنے اور بہت جا بجا کارمردانگی کے ظاہر کئے لیکن مختصراً ہمنے اسی پر قناعت کی فقط تصویر اوسکی بھی بسبب قلت جا کے صفحہ دوسرے مین طبع ہوئی ہے ✣

حال تھمسطوکلی کا

یہ شخص بھی بہادران عالی وقار ولایت یونان مین سے تھا اور یہ امیر عظام خاندانی ۵۲۸ پہلے حضرت عیسی کے شہر اسنیہ مین پیدا ہوا تھا جبکہ یہ شخص صغر سن تھا عیاشی مین مشغول ہوا اور بسبب اس فعل شنیع کے اوس سے اوسکی جایداد اور اسباب موروثی چھین گیا جبکہ تھمسطوکلی جوان ہوا اور بہوش پکڑا تو اسکو اس بدنامی سے بڑی ندامت اور خجالت حاصل

شبیه ملطهی



ہوئی اور اوسنے خیال کیا کہ اگر وہ ایسے کار نمایان کرے جنمین شان ہو اور ملک کی بہترائی
ہو تو البتہ اس بدنامی سے نجات ہو سکتی ہے چنانچہ اوسنے اول اس امر مین نہایت
کوشش کی کہ لوگ اوسکے دوست ہوجاوین اور نیکنامی حاصل ہو درجہ بدرجہ
اوسکو حکومت لڑائی کے برخلاف باشندون کورنیو کی ملی یہ مہم بہت اچھی طرح
انجام ہوئی اور اوسنے سمندری چورونکو سزا دی اور تجارت کو ترقی دی جبکہ اردشیر
شاہ ایران نے لاکھون فوج سے ایران پر حملہ کیا اور شہر اسنیہ کو مسمار کر دیا اور
اسنے اچھے پرگنون یونان کو تہ و بالا کر دیا اور نہایت مشہور لڑائی مقام تھرموپلی مین شاہ
ایران نے فتح پائی اور اس نازک وقت مین تمام ریاستین یونان کی فارسیون
کے نام سے لرزان تھین لیکن خدا کی عنایت سے تھمسٹوکلی اس زمانہ مین ایسا بہادر
اپنے ملک کا خیرخواہ تھا کہ اوسنے ایک سمندری لڑائی مین فوج قلیل سے شاہ
ایران کو شکست فاش دی اور شاہ مذکور ایران کو بھاگ گیا + لیکن بعد ازان وسبب
ناحسان مند یونانیون نے الزام لگائے اور وہ یونان سے طرف ایران کے
چلا گیا اور وہان کے بادشاہون نے بسبب اوسکی لیاقتون اور عقلمندی کے اوسپر
بہت مہربانی کی اور تین گانونکا خراج اوسکے گذارہ کے موافق مقرر کیا آخر کو ۴۶۴ برس
پیشتر حضرت عیسیٰ کے اوسنے خود اپنے تئین ہلاک کیا فقط + تصویر اوسکی بھی درج کتاب ہی

حال حکیم سقراط یونانی کا

شبیہ تمسطوکلی



سب پر روشن ہے کہ زمانہ سابق مین خطہ یونان کا ہر طرح کی علم اور دانائی کی کان تھا زمانہ سابق
مین درمیان فاضلان اور دانایان یونان کے ایک نہایت بڑا فاضل اور عالم حکیم سقراط گذرا ہے
جسکے اوصاف سے ہر ایک بچہ ہندوستان کا واقف ہے یہ بزرگ شخص ۴۶۹ سنہ پہلے پیدا ہونے
حضرت عیسی کے شہر اسنیہ مین جو کہ یونان مین واقع ہے پیدا ہوا تھا جبکہ صغر سن تھا اوسنے
اپنے باپ کے پیشہ تجارت کو بہت چالاکی سے حاصل کیا اور بعد ازان طرف تحصیل علوم
اور فنون ہر طرح کے مشغول ہوا اور صحبت بڑے بڑے فاضلان یونان کی اختیار کی
اور تھوڑے عرصہ مین اپنی محنت اور ذہن کی خوبی اور پروردگار کی مدد سے ہر طرح کے علم
مین رسائی پیدا کی اور یونان مین اوسکی دھوم مچ گئی سقراط کا باپ اوسکو چار ہزار لور جو
ایک قسم کا سکہ ہے دیگیا تھا لیکن اس حکیم نے اوس روپیہ کو ایک دوست کو ضرورت
مین دیدیا اور پھر اوس سے وصول نہوا لیکن اس دانا نے اوسکا خیال بھی نکیا ارکلاس شاہ
مقدونیہ نے ہر چند چاہا کہ یہ حکیم کچھ مانگے اور مین اوسکو کچھ دون لیکن اوسنے لینے سے انکار محض
کیا پرانے مورخ بیان کرتے ہین کہ سوای علم اور فضیلت کے اوسمین بڑی خوبی یہ تھی کہ استقلال
بدرجہ کمال رکھتا تھا جو کوئی حادثہ یا نقصان یا رنج یا برے مدارات سے اوسکو رنج نہین
ہوتا تھا فاضل سینکا بیان کرتا ہے کہ اوایل عمر مین اوسکو یہ مرتبہ استقلال کا حاصل نہ تھا
لیکن بعد ازان اوسنے اپنی نفس کشی سے تمام خیالات خفیفہ دنیوی کو ترک کیا ایک دفعہ
کا ذکر کرتے ہین کہ ایک شخص نے اس فاضل کے تھپڑ مارا اور وہ مسکرا کر کچھ نہ بولا
زنطیپی اس حکیم کی جورو کا نام تھا جو کہ اس سے بہت سختی سے پیش آتی تھی

اس عاقل کے سبب سے بڑی توجہ یہ تھی کہ کسی طور سے ملک کو بھلائی پہونچے اور لوگ
توہمات اور گمراہی سے نکلکر راہ پر آوین اور اخلاق درست ہووین اس حکیم نے کوئی
مدرسہ یا جاے درس نہین بنوائی لیکن ہر جگہ اور ہر موقع پر مثلا بوقت اجتماع حاکمان عدالت
کے یا بوقت مجتمع ہونے خلقت کے حتی کہ جب ظلم ظالمون سے قید ہوا اور زہر نوش کیا
اوسوقت تک اوسنے نصیحت اپنے شہر کے لوگون کو کی اور کوشش واسطے رفاہ عام کے کرتا رہا
اور ایسی خدمت اپنے ملک کے تربیت دینے مین کی جو کسی حکیم نے ایسی نکی تھی حکیم افلاطون
اس فاضل کا بہت بڑا اور ہزار شاگردون کے برابر ایک شاگرد تھا حکیم افلاطون کہ جسکی شہرت
ایسی ہے کہ ہر ایک مرد و زن ہر ملک کے اوسکی دانائی کے ثنا خوان ہین حکیم سقراط کا شاگرد
رشیدون مین سے تھا ۞ افلاطون بوقت مرنے کے تین چیزون کے واسطے بہت شکر
سپاس قادر مطلق کا بجالایا اور اللہ تعالی کی درگاہ مین دست بستہ عرض کیا کہ اے
رب العالمین مین تیرا بڑا شکرگزار ہون کہ تو نے مجھے عقل سخن سمجھنے کی دی ۞ اور مجھکو یونان
مین پیدا کیا اور کسی وحشی قوم مین پیدا ہوتا تو کیونکر یہ علم حاصل کرتا ۞ اور سوم یہ کہ مین
اسبات کا بہت احسان مانتا ہون کہ تو نے مجھے وقت سقراط مین پیدا کیا اور مینے اوس
عالم اور ہمہ دان کی قدمبوسی سے فیضیاب ہوکر اوسکے گنجینہ فیض سے کچھ حاصل کیا ۞
ایک روز کا ذکر ہے کہ السبیدیس سردار اتھیکا یہ شیخی کررہا تھا کہ مین بڑی دولت اور ملک
اپنے قبضہ مین رکھتا ہون جب سقراط نے یہ کلام سنا فرمایا کہ اے السبیدیس ذرا ادہر آؤ اور نقشہ
روے زمین کا ملاحظہ کرو اور بتا کہ تیرا ملک اتھیکا اس نقشہ زمین مین کہان ہے جب اوسنے نقشہ زمین مین کھ

دیکھا اونکھین کھل گئین اور کہا کہ اس نقشہ مین بہ نسبت تمام ملکون کے میرا ملک ایک نہایت
چھوٹا سا ضلع ہی سقراط نے جواب دیا کہ پھر کسواسطے تو شیخی کرتا ہی اور ای عزیز دیکھ کیسے کیسے
بڑے بڑے ملک روی زمین پر واقع ہین ملک یونان کے سامنے تیرا ضلع اٹیکا کی کیا
حقیقت ہی اور یونان کی حقیقت سامنے فرنگستان کے کیا ہی اور علی ہذا القیاس فرنگستان
سامنے تمام دنیا کے کیا اصل رکھتا ہی اسیواسطے ای عزیز شیخی کرنی کسی بات کی نہایت
بری ہی اللہ تعالی کی ایسی ذات پاک ہی کہ اوسنے مدام سیر کو سوا سیر پیدا کیا ہی تھوڑے
عرصہ کے بعد ظالمان یونان نے حکیم سقراط کو اونہتر برس کی عمر مین الزام اسبات کا لگایا
کہ یہ جوانان شہر اسنیہ کے اخلاق اور رائین کو بگاڑتا ہی اور اول اوسکے دشمنون نے اوسکی
نقلین تماشہ گاہ مین کرنی شروع کین جبکہ لسندر شہر اسنیہ پر قابض تھا اوس وقت
ملطس نے الزام حکیم سقراط پر لگائے اور فتوی موت کا اوسپر جاری ہونا چاہا اول تو
یہ سقراط پر الزام یہ تھا کہ وہ دیوتاون یونان کو قبول نہین کرتا اور یہ جوانان اور باشندگان
اسنیہ کی رائین خراب کرتا ہی جب کہ یہ سازش برخلاف حکیم سقراط کی اوس کے
دوستون نے اوسوقت وہ بھی واسطے بچاو حکیم مذکور کے تیار ہوے اور التنبیس نے
جو کہ دوست سقراط کا بڑا فصیح اپنے زمانہ کا تھا اوسکے بچاو مین بہت کچھ لکھا اور جب کہ
سقراط خود منصفان عدالت کے روبرو گیا اوسوقت اوسنے بڑی مردانگی اور صفائی سے
اپنے حق مین کلام کیے اور جو سچ سچ اصل حقیقت تھی بے کم و کاست بیان کی اوسنے روبرو
منصفان عدالت کے کوئی عاجزی نکی اور اپنے بال بچے اور تمام کنبہ کو سامنے منصفون کے

نہین لایا تاکہ وہ اوسکے بچون کو دیکھکر اوسپر ترحم فرماوین افلاطون نے سقراط کے اظہارات
کو جو کہ اوسنے اپنے حق مین سامنے عدالت کے کیے تھے جمع کر کے لیے اور یہ کتاب اوسکی
نہایت مشہور اور عمدہ ہے اور جسکا نام عذرات سقراط ہے ⁂ اوسمین سے تھوڑے فقرے ہم
سقراط کی ہم بھی لکھتے ہین ⁂ اظہار سقراط کا سامنے منصفان عدالت کے ⁂ ⁂ ⁂
(قوله) میرے تئین الزام واسطے بگاڑنے اور تبدیل کرنے رائیون باشندون اور
جوانون اس شہر کے لگایا گیا ہے اے باشندگان اسفینہ مینے کب پیشہ معلم گری کا اختیار کیا تھا
اور مینے کب تمسے کچھ لیکر علم کو پڑھایا تھا مین اسکے واسطے گواہ اپنی مفلسی کو کرتا ہون ⁂
جو میری رائے مین آتا ہے وہ مین سب غریب اور امیر سے کہتا ہون اور جو چاہے مجھسے
تکرار کرے اور میری بات کا جواب دے مین واسطے نصیحت کرنے ہر ایک شخص کے جو نیک
ہونا چاہتا ہے مستعد رہا میری ہمیشہ اس امر پر توجہ رہی ہے کہ سب پیر و جوان حد سے زیادہ اس دنیوی خوشیون
اور تن آسائی کو چھوڑ دین اور جزوی دولت اس جہان پر بہت خیال نکرین اور یہ ظاہر ہے
کہ دولت سے نیکی نہین حاصل ہوتی ہے بلکہ نیکی سے دولت دستیاب ہو سکتی ہے ⁂ اگر
ایسی نصیحت کرنے مین کچھ میری خطا ہے تو اے عزیزون اور اے باشندون اسفینہ کے
بیشک مین گنہگار ہون ⁂ اے باشندگان اسفینہ جو تمہارے جی مین اوسے سو ہی میرے
اوپر گذارو لیکن مین اپنی طبیعت کو نہین بدلونگا اور اپنے مقولون پر قائم رہونگا اور مین
اس امر نیک کو جسکو خدا نے بخشا ہے اور اجازت دی ہے کہ مین اپنے ہم وطنون کو تربیت کرون کبھی
نہین چھوڑونگا اور تمہارے خوف سے اوس حکم خدائی سے کہ مین ہمیشہ تحصیل اور مطالعہ علوم اور

تربیت اپنی اور تمام لوگون مین مشغول رہون کبھی اجتناب نکرونگا مین خدا تعالیٰ کے حکم کی
بہ نسبت تمھارے حکم کی زیادہ تابعداری اور فرمانبرداری کرونگا اور بموجب میری رسم قدیم کے
جب تم میرے سامنے آوگے مین تمکو نصیحت کرونگا کہ اے میرے دوستون اور باشندون شہر اتھنیہ کے
جو کہ نہایت مشہور شہر یونان اور برگزیدہ زمین ہے کیا تم سوا ے حاصل کرنے دولت اور شان اور
درجہ واسباب خوشیون اس ناپایدار دنیا کی ہوشیاری اور دانائی اور سچ کی پیروی نکروگے
جو میرے تئین واسطے میری کمینی عزم اور خوف کے بہت لعنت ہوئی ہے لیکن میری دانست
مین اپنی دلیری تم پر بہت جگہ اور بھی بیچ میدان جنگ کے زیر حکم تمھارے بخوبی روشن
کر دی ہے ۔ مین بہت غریبی سے عاجزی کرتا ہون کہ یہ کلام میرے جو مین بہت صفائی اور
سچائی سے بیان کر رہا ہون تمکو گران خاطر نگذرین ۔ القصہ اے لوگون اب مین نہایت
تکلیف مین واقع ہون لیکن مین اس حالت بیکسی مین اون لوگونکی پیروی نکرونگا جو کہ اپنے بچون
اور دوستون اور رشتہ دارون کو واسطے رحم دلوانے کے سامنے منصفان عدالت کے
لاتے ہین اور خود ملزم اونکے سامنے روتے ہین اور عاجزی کرتے ہین اور اسمین کچھ میری شیخی
یا مغروریت نہین پائی جاتی ہے بلکہ میرے ایسے ہونے سے تمھاری اور تمھارے ملک کی شان
ہی ہے ۔ علاوہ بیان کرنے اس بات کے کہ ایسے چلن کرنے سے میری شہرت ہوگی ہمکو
اجازت نہین ہے کہ منصف کی عاجزی کرین اور بخشوا لین کسواسطے کہ منصف واسطے منصفی کے
اجلاس کرتا ہے نہ کہ واسطے توڑنے قانون کے منصف لوگ بوقت مقرری عہدہ کے
اسبات کی قسم نہین کھاتے ہین کہ ہم گنہگار یا جسکو ہم چاہین گے بے سزا

چھوڑ دینگے بلکہ ازروے انصاف کے کام کرینگے اب چونکہ تمنے مجکو اپنی راے مین گنہگار
ثابت کیا ہی تمکو اختیار ہی کہ مجکو سزا دینے مین تامل نکرو ۔ اے صاحبو مجہ سے اسبات
کی توقع مت رکھو کہ مین بخوف ملزم ہونے کے جو مین نیک بات مین یقین کرون اوسکو
رد کر دون اور تمسے اونکے برے ہونے کی رجوع لاؤن اب جو مین تمھاری عاجزی کرون ورنہ
کہون کہ مجھے سزا دینے سے درگذرو تو اسمین گویا تمھاری قسم منصفی کو توڑوانا ہی اور اس سے
یہ ثابت ہو جائیگا کہ مین بے ایمان ہون اور خدا پر یقین نہین رکھتا ہون ۔ مجکو تقدیر
خدا کے وجود کا ہی اور اوسپر اعتبار اور بہروسا تحقیقی منصفی کا رکھتا ہون ۔ پس
اب جو تمھارے مزاج مین بہتر آوے سو میرے واسطے تجویز کرو ۔ فقط ۔ اس طرح
حکیم سقراط نے نڈرپن سے کہ وہ صاف اور بیگناہ تھا گفتگو سامنے منصفون کے کی
اور اوسکے عمدہ عزم نے اونکو خفا کیا کسواسطے کہ اکثر لوگ کمبخت اپنی چاپلوسی اور خوشامد
چاہا کرتے ہین اگر سقراط بہی اوس کمینی چلن کو یعنی خوشامد اور عاجزی کو اختیار کرتا
تو شاید ہی کہ رہائی ہو جاتی بروقت اظہار اس نیک شخص کے پانسو منصفان عدالت
موجود تھے اول اونھون نے فتوی قید کا سقراط پر گذارا لیکن سقراط نے اوسکو قبول
نکیا کسواسطے کہ اوسنے کہا کہ اگر مین قید ہونگا تو لوگ مجکو حقیقت مین گنہگار خیال کرینگے
اس انکار نے اونکو بہت خفا کیا اور اونھون نے یہ حکم دیا کہ سقراط زہر نوش کرکر مر جاوے
اس حکم پر سقراط نے یہ کہا ۔
(قوله) بہت بہتر ہی مین جاتا ہون اور تمھارے حکم کی تعمیل کرونگا کسواسطے کہ یہی میری

قسمت مین روز ازل سے مقرر تھا اسکو کون دور کرسکتا ہی اور مجھسے تو قیمت کرو کہ مین
کبھی بھی طریقہ چاپلوسی اختیار کرون کسواسطے کہ بوقت آزمایش گنہگار کے گنہگار کو
اور بوقت لڑائی کے بہادر کو کمینے وسیلہ واسطے بچاؤ اپنے زندگی کے کرنی چاہیے فقط
جب کہ اپولو ڈورس اور اسکے شاگردون نے اس امر سے بہت رنج کیا تو سقراط نے کہا
کہ ای عزیز تو کسواسطے رنج کرتا ہی کہ کیا مین گنہگار مرتا ہون جو تو میرے واسطے اتنا
ماتم کرتا ہی اور سقراط نے یہ بھی کہا کہ میرے دشمن میری زندگی اور اسباب اور
تندرستی مجھسے لے سکتے ہین لیکن میرا وہ خزانہ نیکی اور نیکنامی اور استقلال اور بزرگی
دل کا جسکا عوض میرا پروردگار مجکو ضرور دیگا کون مجھسے چھین لے سکتا ہی * جبکہ
اس حکیم کو یہ فتوی مرجانے کا گذرا اور قیدخانہ مین قید کیا گیا تو ایک مہینہ تک
وہ قید رہا اور اوسنے کچھ خیال اور رنج اپنی موت کا نکیا اور درمیان اپنے دوستون
اور شاگردون کے اس ایام تکلیف مین نجوبی کلام نصیحت آمیز اور خدا کی تعریف مین
کرتا رہا چنانچہ کریطو لکھتا ہی کہ اوس رات کو جسکی صبح کو وہ مارا گیا نہایت امن اور استقلال کے
سویا اور کوئی علامت رنج کی اوس خدا پرست کے چہرہ پر نظاہر ہوتی تھی کہ اوس دن
جبکہ اوسکی جان تجھ سے نپی وار دوغہ جیلخانہ نے اور کریطو نے فرمایش اس حکیم کو کی
کہ آپ یہان سے نکل کر بھاگ چلیے اوس وقت حکیم ہنسا اور کہا کہ ای بیوقوف
کوئی ایسی بھی جگہ ہی کہ جہان مین موت سے بالکل بچا رہونگا اگر کوئی ایسی جگہ ہو تو مجھے
چھپا کرکے چلو مرشد اوسکو اوسکے شفیقون نے کہا کہ تم یہان سے بھاگو لیکن اوسنے

ہرگز قبول نکیا اور زبان مبارک سے یہ ارشاد کیا ؛

(قولہ) ای میرے نہایت عزیز کریطو تو سمجھتا ہی کہ خدا ہر جا ہے موجود ہی اور افعال انسان کو دیکھتا ہی میرے تئین حکم خدا کا ایسی موت کا تھا پھر مین کیونکر اوس سے بھاگ سکتا ہون ایسے خیالات بھی جسمین برخلافی رب العالمین کی موجود ہو دلمین نہ لانی چاہیین ؛ تو خوب جانتا ہی کہ قہر انسان سے ہر کوئی بھاگ سکتا ہی لیکن جس کمبخت پر کہ اوسکی نظر قہر ہوگی وہ کیونکر اور کہان جا سکتا ہی اب بتا کوئی گوشہ کہ جہان اوس سے بچکر پوشیدہ رہون یہ سنکر کریطو خاموش ہو رہا اور وہان سے چلا آیا اور اوسی صبح کو جب کہ وہ مارا گیا تمام شاگرد اور دوست سقراط کے سوای حکیم افلاطون کے کہ بہت بیمار تھا جیلخانہ مین واسطے ملاقات کے آئے اور دیکھتے کیا ہین کہ بیڑی سقراط کے پیرونمین سے اوتار لیگئی ہی اور یا سر اوسکے اوسکی جورو زنطیپی اپنے فرزند کو گود مین لیے بیٹھی ہی اور زنطیپی اوسکی جورو بوقت دیکھنے اون لوگون کے جو واسطے ملاقات سقراط کے آئے تھے نہایت پیچ و تاب اور رنج کھاکر آبدیدہ ہوئی اور اپنے خاوند کیطرف مخاطب ہوکر چلائی ؛

(قولہ) ای میری جان اور میرے نہایت عزیز سقراط تیرے دوست اس دن جو کہ اخیر وقت ہی تجکو دیکھنے اور تیری قدم بوسی حاصل کرنے کو آئے ہین ؛ سقراط نے اپنے دوستون سے نہایت امن سے کلام او نصیحت کی اوسنے درباب نہ فنا ہونے روح انسانہ کے نہایت عمدہ دلیلین پیش کین کہ اچھے اچھے فاضل متقدمین اور متاخرین اونکی نہایت تعریف کرتے ہین اوسنے اپنے دوستون کو نصیحت کی کہ روح انسان کی بعد موت کے فنا نہوگی

اور بڑا منصف یعنی اللہ تعالی شریرون کو سزا اور نیکون کو انعام دیگا ای میرے دوستو
اگر روح انسان کی فنا ہوگی تو گنہگارونکو جو کہ ہر طرح کی برائی کرتے ہین اور قانون
خدا کو توڑ ڈالتے ہین کون سزا دیگا اور ای عزیزو اون لوگون کو جنھون نے اپنی
تمام زندگی اوسکی بندگی اور فرمانبرداری مین گذاری ہی اور اپنے نفس کو مار کر
نفوخوشیون دنیوی پر خیال نہین کیا ہی اور اوسکے احکام بجالانے مین ایک قدم باہر
نہ رکھا ہی اونکو اون کی محنتون کیواسطے کون انعام دیگا اگر روح انسان فنا ہی تو کون
نیکی کیطرف رجوع لاویگا اب ای میرے پیارو تم اس بات پر یقین لاؤ کہ روح انسان
فنا نہوگی اور بد آدمی اپنے کار بد کی سزا پاوینگے اور جو گنہگار قابل بخشنے کے ہین ہمارا
خدا بخشیگا اور جو نیک خدا پرست ہین اور امیدوار انعام کے ہین اونکی امیدین بر آوینگی
اب تمکو یہ لازم ہی کہ نیکی کرو اور امیدوار انعام کے رہو دیکھو اور خیال کرو کہ جو نیک ہین
وہ کیسے خوش ہین اور بسبب نیکی کے کیسی اونکی امیدین آیندہ کو ہین اور وہ لوگ تمام
حوادث دنیوی سے محفوظ ہین اور اونکا دل تر ہی * بعد ازان کریطو نے پوچھا کہ آپ
بتائیے کہ آپکے بال بچونکی ہم کیونکر پرورش کرین اونسنے جواب دیا کہ ای کریطو اونکا
خدا نگہبان ہی وہ جیسے چاہے گا جسطرح مدارات کریگا بعد ازان پھر کریطو نے پوچھا کہ
آپ کو ہم لوگ دفن کیونکر کرین * جواب دیا کہ ای عزیزو میری روح دیار دیگر مین
درجہ خدمتی کا پاویگی یہ جسم چونکہ اصل مین خاک ہی جاہو جسطرح خاک مین ملا دیتا
بعد ازان اوسکے تینون لڑکے اوسکے سامنے لائے گئے جنہین سے دو بہت

چھوٹے تھے اونسے چند کلام کرکر رخصت کیا تھوڑی دیر بعد خدمتگار حاضر ہوئے اور کہا
کہ وقت زہر نوش کرنیکا بموجب حکم حاکمان اس جگہ کے آپہونچا فرمایا کہ پیالہ زہر مذکور کا
لے آؤ اور بہت دلجمعی سے اوس زہر کو پی لیا یہ حال دیکھکر داروغہ جیلخانہ نے رونا
اور سب اوسنے سب زہر نوش کرلیا اوسوقت اوسکے دوست رشتہ دار جو کہ اسنے
پیچھے بہت دیر سے ضبط کیے بیٹھے ہوئے تھے اپنے دل پر قابض نہو سکے اور بے
تحاشہ آہ و زاری و نالہ و فریاد کرنے لگے اسپر دکرس نے اتنا شور و فغان کیا کہ جتنے حاضرین
تھے اونکے دل پر نہایت اثر ہوا لیکن خدا پرست حکیم سقراط بالکل دلجمعی سے کلام نصیحت آمیز
کیے گیا اور اوسوقت یہ کلام کیے ✣

(قولہ) اے عزیزون تمکو کیا ہوگیا اور تمہاری نیکی کہاں گئی مینے عورتون کو صرف اسواسطے
یہاں سے رخصت کیا کہ وہ ایسی ایسی باتون سے باز رہین مین تمہاری عاجزی کرتا ہون کہ
تم ذرا صبر کرو اور مضبوطی کو اپنے دلمین جگہ دو ✣ اس کلام نے اونکو چپکا کردیا اور سقراط اس عرصہ
مین ادھر اودھر چہل قدمی کرتا رہا آخر کو جب کہ کمبخت زہر اپنا اثر اوسکے دل پر کرنے لگا
اور اوسکی ٹانگین رہگئین تو وہ بچھونے پر لیٹ گیا اور زہر اپنا اثر بخوبی کرنے لگا اور
اخیر کو بیخبر ہوگیا اور طایر روح نے قفس عنصری سے واسطے گلگشت روضہ رضوان کے
پرواز کیا اور بر وقت جان نکلنے کے کریطو نے اوسکی آنکھین اور منہ جو کھلے تھے بند کردین
اسطرح پر یہ نہایت مودب اور فاضل اور حکیم اور خداپرست آدمی نے ستر برس کی عمر مین وفات
پائی افلاطون نے جو اوسکی وفات کا حال لکھا ہے جو کوئی اوسکو پڑھتا ہے بے رونے کے نہین

رہا جاتا ہی ☆ افلاطون اور شاگرد سقراط کے مقام میگارہ مین اقلیدس کے گھر دشمنون سقراط
سے خوف کہاکر چلے گئے ☆ یوریپیدیس نے باشندگان شہر اسنیہ کو نہایت لعنت ملامت
واسطے مار ڈالنی ایسی نہایت اچھے آدمی کے کی اور نہایت ماتم اوسکی موت کا کیا بعد تھوڑے
دنون سقراط کے جبکہ اہل اسنیہ کے دل پر سے واہیات توہمات جاتے رہے تو اونھون نے
اوسکی موت کا نہایت رنج کیا چندروز تک سوای ذکر خیر سقراط کے شہر اسنیہ مین اور کچھ نہ سُنا گیا
تمام مدرسون اور کوچون اور بازارون مین ذکر محبت انگیز سقراط بہت سُنا گیا اور باشندے
کہنے لگے کہ سقراط نے ہمارے بچونکو خوب تربیت کی اور اخلاق اور محبت ملک سے سکھائے تھے
دی افسوس صد افسوس کہ ہمنے اوسکی نیک خدمتون کا کیا عوض دیا اب اہل شہر اسنیہ نہایت
ماتم کرتے تھے اور الزام لگانے والے سقراط کے واسطے جواب دہی اپنے بیگناہ خون کے
طلب ہوئے اور مدرسہ بند ہوگئے اور تمام کار دنیوی چندروز کیواسطے معطل رہا ہی اور ملیطس
جسنے سقراط کو ملزم ٹھہرایا تھا قتل ہوا اور تمام مستغیثان عدالت جنھون نے اوسے ملزم
ثابت کیا تھا جلا وطن کیے گئے اور پلوطارک بیان کرتا ہی کہ اگر کوئی اونمین سے باقی بھی رہے
تو اونسے لوگ کلام بھی نہین کرتے تھے اور اونکو ناپاک شمار کرنے لگے اور جس حمام مین وہ
نہاتے تو وہان دوسرا شخص جبتک کہ وہ حمام صاف نہولیتا نہانے نجاتا حتی کہ یہان تک کہ
اون لوگون نے اپنے تئین خود مار ڈالا اب باشندے اہل اسنیہ کے صرف اسی بات سے
کہ سقراط کے الزام لگانے والون سے عوض لیکر راضی نہوئے بلکہ ایک پیتل کا بت اوسکا بنوایا
اور ایک شوالہ بھی اوسکی یادگاری کیواسطے تعمیر کیا گیا فقط تصویر اسکی بھی درج ہوتی ہی

شبیہ حکیم سقراط



حال افلاطون کا

افلاطون ایک بہت مشہور حکیم متقدمین سے تھا اور اوسکا باپ رہنے والا شہر اسینیہ کا تھا کہ دار الخلافہ ملک یونان کا ہے اگرچہ افلاطون خود کسی اور جزیرہ مین چار سو تینتس برس پہلے پیدائش حضرت عیسی کے پیدا ہوا تھا کہتے ہین کہ افلاطون بادشاہ کودرس کے کہ آخیر بادشاہ اسینیہ کا تھا اولاد مین سے تھا شروع مین افلاطون نے بطور امیرزادون کے تربیت پائی وہ ورزش کیا کرتا اور فن شاعری اور تصویر کھینچنے کا اوسنے چند روز مین سیکھہ لیا جب افلاطون کی بیس برس کی عمر ہوئی اوسنے سب اپنے اوستادون کو ترک کیا اور فقط سقراط سے علوم حکمیہ تحصیل کرنے شروع کیے اور اوسکی نصیحتون کو غور سے سنتا اور اوسپر عمل کرتا سقراط افلاطون سے بڑی محبت رکھتا تھا اور یہ بھی اوسکے ساتھہ ہر وقت رہتا تھا چنانچہ جسوقت مخالفون سقراط کے نے اوسپر زبردستی الزام لگایا اور اوسکے مارنے کی تجویز کی اوسوقت افلاطون نے اپنے اوستاد کے بچاد مین کچھہ گفتگو سامنے حاکمون کے جو سقراط کا اظہار لیتے تھے کرنیکا ارادہ کیا تھا لیکن حکام مذکور نے اوسکو بولنے نہ دیا ۔ واضح ہو کہ واسطے تحصیل علوم حکمیہ کے افلاطون نے مختلف سفر اوٹھائے اور مختلف ملکون مین جا کر وہانکے حکیمون اور عالمون سے ملاقات کی اور اون سے علوم مذکور سیکھے چنانچہ وہ ملک مصر اور اطلیہ وغیرہ مین گیا اور شاگردون حکیم فیثاغورس سے ملاقات حاصل کی اور اوسنے مسئلے اس بڑے حکیم کے معلوم کیے اور ملک مصر مین افلاطون نے بہت کچھہ علم ہندسہ اور علم ہیئت مین حاصل کیا ۔ بعد ازان

ملک فارس یعنی ایران مین گیا اور وہان جو دین آفتاب اور آتش پرستونکا تھا اوسکو معلوم
کیا اور اوسکا ارادہ ہندوستان مین بھی آنیکا تھا تاکہ اوسے حال دین برہمنونکا معلوم ہوجاے
لیکن ازبسکہ اون دنون مین ملکون شرقیہ مین لڑائی بھڑائی ہورہی تھی تووہ اس ارادہ کو
عمل مین نہین لاسکا بعد ازان افلاطون نے مراجعت اپنے وطن کیطرف کی اور شہر اثینیہ
مین ایک مدرسہ بنایا اور وہان اپنے مسئلہ اور علوم حکمیہ کو سکھانا شروع کیا یہ حکیم علم
ہندسہ سے اتنا شوق رکہتا تھا کہ کہتے ہین کہ اپنے مدرسہ کے دروازہ پر لکھہ کر لگا دیا تھا
کہ جبکوئی علم ہندسہ کو نہ جانتا ہو وہ اس گھر مین نہ آوے افلاطون کے مدرسہ مین اکثر
امیرون اور بڑے آدمیون کے لڑکے واسطے تعلیم کے آیا کرتے تھے اور اس حکیم کا مل سے
تعلیم پایا کرتے تھے اور نیکنامی اور شہرت افلاطون کی اسقدر ملکون مین پھیل گئی تھی کہ
دور دور سے طالب علم واسطے تحصیل علم کے مدرسہ افلاطون مین آیا کرتے تھے
بہت سے شاگرد اوس حکیم کے بڑے فاضل ہوئے لیکن ان سب مین سے ارسطو بہت
مشہور ہی کہ اپنے اوستاد سے بھی علوم حکمیہ مین شرف لے گیا لیکن افسوس ہی کہ ہزار نیک
اور خوب گو ہی شخص ہو وے پھر بھی اوسکا حسد بعض آدمی کیا ہی کرتے ہین چنانچہ
اکثر حکیم اوسکا حسد کرتے تھے لیکن افلاطون اونکے حسد پر کچھہ خیال نکرتا اور اگر کوئی
شخص اوس سے کلام بھی کرتا تو وہ اوسے جواب معقول دیتا اور چپ ہورہتا
بڑا مسئلہ افلاطون کی حکمت کا یہ تھا کہ سارے عالم مین دو چیزین ایسی ہین کہ وے ایک
دوسرے پر موقوف نہین اور اون شی عالم مین بنی ہوئی ہی ایک تو ان مین سے

وہ ہی جس سے ہر شی بنی ہوتی ہی اور اوسکا نام مادہ ہی اور دوسری وہ ہی جسنے ہر شی
عالم مین بنائی ہی اور وہ خدا ہی افلاطون یہ کہتا تھا کہ خدا تعالیٰ نے عالم کو اوس مادہ
سے کیا ہی جو پہلے سے بے قاعدہ اور بے ترتیب موجود تھا اور مادہ کے وہ یہ
تعریف کرتا ہی کہ مادہ وہ شی ہی کہ اوس مین کوئی شکل یا صفت بالفعل موجود نہین ہی
لیکن کوئی شکل یا صفت کی حاصل کرنے کی استعداد اوس مین پائی جاتی ہی پس موافق
اس حکیم کے عالم کو تو ایک عمارت عظیم الشان سے تشبیہ دینا چاہیے اور مادہ کو
مصالح سے کہ جس سے یہ عمارت تعمیر کی گئی ہی اور خدا کو کاریگر سے جس نے یہ عمارت
کھڑی کی ہی اور یہ بھی واضح ہو کہ قول اس حکیم کا یہ تھا کہ مادہ ہمیشہ سے ہی جیسے کہ
خدا تعالیٰ ہمیشہ سے ہی اور خدا نے اوسے نہین پیدا کیا ہی ✣ افلاطون ذات
خدا تعالیٰ کی تعریف یون کرتا ہی کہ وہ عقل اعظم ہی اور غیر مادی ہی اور نہ اوس کا
شروع ہی اور نہ انجام اور کوئی تبدیلی اور تغیرات اوسکی ذات مین نہین آسکتے ہین
اور اوسکا دھیان فقط عقل ہی سے آسکتا ہی ✣ ایسے ایسے قول ہین اس حکیم یونانی کے
کہ وہ اتنا مشہور ہی کہ اوسکا نام جیسا کہ گلیون شہر دہلی مین بچہ بچہ جانتا ہی ویسا ہی شہر
لندن مین اور بخارا مین وہ جانا گیا ہی بسبب اسکے کہ یہ حکیم ورزش اور کثرت اکثر
کرتا رہتا تھا وہ بوڑھاپے تک صحیح و سالم رہا اور اوسکے اعضا درست رہے اور
اوس نے سیوان حاصل کیا ✣ اور بعد ازان اوسنے وفات پائی ✣
تصویر اوسکی بھی درج کتاب ہوتی ہی

✣ ✣ ✣ ✣ ✣ ✣ ✣ ✣ ✣ ✣ ✣ ✣ ✣

شبیه حکیم افلاطون



حال ارسطو کا

سب حکماء یونانی کا بادشاہ حکیم ارسطو تھا اور وہ پیدا ہوا تھا ایک گانو مین ضلع مقدونیہ
مین قریب تین سو چوراسی برس پہلے پیدائش حضرت عیسیٰ کے باپ اس حکیم کا طبابت
کرتا تھا ارسطو کے ماباپ اوسکو طفولیت مین چھوڑ کر مر گئے اور اس سبب سے عمر اوائل کو
لہو و لعب مین صرف کیا اور جبکہ جو کچھ مال و اسباب اوسکا باپ چھوڑ مرا تھا ہو چکا اوسنے فوج
مین نوکری کی لیکن وہان اوس سے کام اچھی طرح سے نہین ہو سکا پس اس علاقہ کو چھوڑ کر
شہر اسٹنیہ مین کہ دار الخلافہ یونان کا ہے آیا اور حکمت کی تحصیل مین مصروف ہوا جبکہ اوسنے
شاگردی افلاطون کی اختیار کی اوسکی عمر اٹھارہ برس کی تھی اور اس حکیم مشہور سے
اوسنے ۳۷ برس کی عمر تک تحصیل علوم کی کی یہانتک کہ جتنے شاگرد افلاطون کے
تھے اون سب سے وہ شرف لے گیا بعد کچھ عرصہ کے فیلقوس باپ سکندر رومی
کے نے شہرت ارسطو کی سنکر اسکو طلب کیا اور بیٹے اپنے کا اوسے اتالیق بنایا آٹھ برس کے
عرصہ مین ارسطو نے سکندر کو اتنے علوم سکھا دیے اول بلاغت دوم علم طبعی سوم علم اخلاق
اور اور فروع علم کے اس سبب سے کہ ارسطو نے سکندر کو اتنے علم سکھا دیے تھے
فیلقوس اوسکی بہت خاطر کرتا تھا اور اوسکے بت طیار کروا کر اونھین مکانون مین لگا دیا
اور اوس گانو کو جہان وہ پیدا ہوا تھا جو اب اوجڑ ہو گیا تھا دوبارہ تعمیر کروا دیا تھا
چودہ برس تک ارسطو شہر اسٹنیہ مین رہا اور جو جو کتابین اور اشیا واسطے تحقیقات علوم

حکمیہ کے ضرور تھیں اونھیں بہم پہونچاکر دریافت کرتے مسائل حکمیہ کے بیچ مصروف رہا
بسبب اسکے کہ سکندر ایک بڑا بادشاہ تھا اور ایک خلقت اوسکی شان اور شوکت کی
تعریف کرنے والی تھی تو ارسطو کا بھی بڑا نام ہوا کیونکہ سکندر اس حکیم کو بطور دوست کے مدارات
کرتا تھا جب سکندر مرگیا تو ارسطو بھی بسبب خوف حاسدون اور مکارونکے شہر اسنیہ کو چھوڑ کر بھاگ
گیا اور عذر اپنے بھاگنے کا یہ کیا کہ مین نہین چاہتا کہ باشندے شہر اسنیہ کے پھر وہ گناہ کرین
جو اونھون نے سقراط کے مار ڈالنے مین کیا تھا بعد چند روز کے ارسطو نے وفات پائی
علاوہ رسالون کے حکمت مین ارسطو نے قریب .. رسالون کے شاعری مین اور فصاحت
و بلاغت مین اور قوانین مین اور اور فروع علم مین لکھے تھے مرتے وقت ارسطو نے ساری
اپنی تصنیفات کو ایک اپنے دوست کو حوالہ کیا اور یہ حکم دیا کہ اونھین کبھی مشہور نکر دو
اور رواج نہ دیجو اس شخص نے ایک اور شخص کو یہ کتابین دیدین اور اس شخص
نے اونھین ایک جا پر زمین مین دفن کیا بخوف بادشاہ ملک پرگمس کے کہ جو انکی
تلاش مین بہت تھا اور ارسطو کے یہ کتابین ۱۶۰ برس تک زمین مین گڑی رہین
بعد چند مدت کے ایک امیر اسنیہ کے نے ان سب کتابون کو خرید لیا اور جب سلا جو ایک
بڑا سردار رومیہ کبری کا تھا اس شہر مین آیا اوسنے ان کتابونکو لیا اور اسوقت
سے رواج حکمت یونانی کا ملک رومیہ کبری مین ہونے لگا ارسطو کی تصنیفات پر
بہت سی فاضلون نے شرح لکھی ہین مثلاً ابو علی سینا اور اور حکیمون فرنگستان کے
نے اور جو مسئلے غلط ہین اونھین بھی باتین حکماء متاخرین یعنی فرنگیون نے نکالی ہین ؛

حال فیثاغورس

حال عمدة الحکما دیمقراطیس کا

یہ حکیم شہر آبدارا مین جو کہ ملک تھریس مین واقع ہے پیدا ہوا تھا اور تھریس شمال مین یونان کے ہے یہ حکیم دنیا سے علحدہ ہوکر ایک باغ مین تنہائی مین واسطے تحصیل علوم کے جا بیٹھا تھا اور بعد تھوڑے دنون کے اوسنے اپنی دونون آنکھین پھوڑ ڈالین تا کہ کسی اور طرف خیال نہ بیٹھے اور صرف یہ خیالات اور تحقیقات علم فلاسفی کے کیا کرے یونان کے لوگون نے اوسکی اس حرکت سے اوسکو دیوانہ سمجھا اور مشہور کیا کہ اس حکیم کو جنون ہوگیا ہے اور اسیواسطے افضل الاطبا طبیب اول حکیم بقراط سے کہا کہ وہ اوسکی بیماری کو دیکھے بقراط نے اوسکو دیکھ کر کہا کہ اوسکے دشمنون کو بھی بیماری مجنونی کی نہین ہے اور دیمقراطیس بہت اچھا ہے دیمقراطیس سواے عالم اور فاضل ہونے کے نیک اور عاقل بہت تھا ایک روز کا ذکر ہے کہ دارا بادشاہ ایران بسبب مرجانے اوسکی بیگم کے نہایت پریشان حال اور غمگین تھا دیمقراطیس نے بادشاہ سے کہا کہ مین شاہزادی کو زندہ کردونگا اگر تو تین شخص کو جہان مین سے تلاش کرکر ایسے بتلادے کہ اونپر کبھی مصیبت اور کمبختی نہ آئی ہو چنانچہ دارا نے چند ایسے شخص تلاش کیے لیکن کہین پتا نہ ملا پھر دیمقراطیس نے کہا کہ اے بادشاہ تجھہ تجھپر یہی مصیبت نئی نہین آئی ہے بلکہ تمام جہان پر کوئی نہ کوئی مصیبت آتی رہتی ہے اسیواسطے تو اتنا رنج کیون کرتا ہے دیمقراطیس اپنے شاگردون کو سکھایا کرتا تھا کہ رد ح

انسان کی انسان کے ساتھ مرجاتی ہی اسیواسطے وہ بھوت پلید پر یقین نہین لاتا تھا ہرچند کہ شب کو اکثر لوگ بڑی خوفناک شکل بناکر اوسکے سامنے آتے لیکن اوسکے دل کو ذرا بھی اثر نہ پیدا ہوا یہ حکیم ایک سو نو (۱۰۹) برس کی عمر کا ہوکر سنہ ۳۷۱ پیشتر سنہ عیسوی کے مرگیا اوسکی تصنیفات سے کوئی کتاب اب باقی نہین رہی سب بباعث گذرنے زمانہ قدیم کے صفحہ ہستی پرسے جاتی رہین فقط

حال بقراط کا

واضح ہو کہ بقراط ایک بڑا حکیم رہنے والا جزیرہ کوس کا کہ قریب ملک یونان کے ہے تھا اور وہ قریب چار سو برس پہلے پیدایش حضرت عیسی کے پیدا ہوا تھا مورخ کہتے ہین علم طبابت کا اوس سے ہی نکلا ہی اور اس مین شک نہین کسواسطے کہ گو یہ بات سچ ہی کہ کچھہ نہ کچھہ احوال علم کے اوسکے زمانہ سے پہلے دریافت کیے گئے ہین لیکن یہ حالات علم مذکور کے ایسے ہین کہ اونمین کچھہ قاعدہ یا ترتیب نہین پائی جاتی ہی لیکن بقراط نے بہت سی باتین علم طبابت کی نکالین اور اسکی تحقیقات مین نہایت ہی کوشش کی پس اس لحاظ سے اوسکو موجد اس علم بزرگ کا تصور کرنا چاہیے عہد اس حکیم کے سے طبابت ایک علیحدہ علم ہوگیا اور مطلق حکمت سے جدا ہوگیا لیکن ازبسکہ یہ حکیم علم طبابت مین بہت ہی مشہور تھا تو بہت سے شخصون نے کتابین علم حکمت مین لکھکر یہ مشہور کردہ کہ اونھین بقراط نے تصنیف کیا ہی تاکہ اوسکے نام سے لوگ اون کتابون کی قدردانی

کرین اور اونھین مطالعہ مین لائین اور اونھین خریدین اس باعث سے بہت شک
شبہ ہے کہ آیا فلانی کتاب جو اوسکے نام سے مشہور ہے حقیقت مین اوسکی لکھی ہوئی ہی یا نہین
اوسکی شہرت ملک یونان مین اور اور ملکون مین بہت ہی پھیل گئی اور اکثر بادشاہون نے
جنکے ملکون مین اوس زمانہ مین وبا آگئی تھی اوسے طلب کیا لیکن وہ وہان نہین گیا اور
سمت ہوا کی معلوم کرکے اوسنے دریافت کیا کہ وباے مذکور شہر اتھنیہ مین بھی آئے گی اسواسطے
شروع اس وبا کے اوسنے بہت کوشش کی یہ حکیم شاگرد تھا اقلیدس کا کہ اوس زمانہ مین ایک بڑا
حکیم تھا سواے اس حکیم کے اوسنے اور فاضلون اور عالمون سے مختلف فروع علوم
مین تعلیم پائی واضح ہو کہ اسی زمانہ مین ایک بڑا حکیم جسکا نام دیمقراطیس تھا ملک یونان مین
موجود تھا اور اسنے بہت کچھ دربارہ مسئلہ خلا اور اجزاے مادی کے لکھا ہی دیمقراطیس
اسقدر مطالعہ اور تحقیقات علوم حکمیہ مین رہتا تھا کہ جس شہر مین وہ رہتا تھا وہان کے لوگ
یہ تصور کرنے لگے کہ وہ دیوانہ ہوگیا چنانچہ اونھون نے حکیم بقراط کو کہ اوس زمانہ مین
بادشاہ طبیبونکا تھا اس بات سے مطلع کیا اور واسطے علاج دیمقراطیس کے اوسے
طلب کیا پس یہ وہان گیا اور جب اوسکی ملاقات دیمقراطیس سے ہوئی وہ اوسکے علم اور
حکمت سے نہایت خوش ہوا یہانتک کہ اوسکی شاگردی اختیار کی چنانچہ اسیواسطے بعض
مورخ یہ کہتے ہین کہ بقراط شاگرد دیمقراطیس کا تھا بقراط نے اوس شہر کے آدمیون سے جہان
دیمقراطیس رہتا تھا کہا کہ دیمقراطیس تو دیوانہ نہین لیکن سواے اوسکے جتنے باشندے اس
شہر کے ہین وہ سب دیوانہ ہین کہتے ہین کہ عہد بقراط کے مین پردیکاس جو شاہزادہ مقدونیہ

سکا تھا بیمار ہوا اور اکثر حکیمون نے یہ کہا کہ اوسے تپ دق ہے اور چونکہ ان دنون بقراط
کے علم کی بڑی دھوم مچ رہی تھی تو شاہزادہ مذکور نے اوسے طلب کیا اور بموجب
اس طلب کے حکیم مذکور مقدونیہ کو گیا اور شاہزادہ کو دیکھکر یہ کہا کہ اوسے تپ دق نہیں ہے
بلکہ عشق کی بیماری ہے اور یہ بات اوسکی پہنچ نکلی کیونکہ جب باپ اس شاہزادہ کا
یعنی اسکندر رومی مرگیا اس شاہزادہ نے اپنا عشق ایک عورت سے جو آشنا اسکندر
رومی کی تھی ظاہر کیا اور بعد اس وقت کے وہ اچھا ہوگیا بقراط نے بیماریون کی
بہت ہی تحقیقات کی ہے اوسکی رائے مین وے بڑے باعث بیماریون کے ہوا اور کھانا تھے
چنانچہ اوسنے کئی کتابین درباب مختلف قسم کے کھانے کے لکھین ہین اور اونمین اسکے مطالعہ اور
تشخیصون کے بیان کرنے مین خوب ہی اوستاد تھا اوسنے اتنی صفائی اور شرح سے حال علامات
بیماریونکا لکھا کہ جو کوئی اس حال کو پڑھے اوسے وہ بہت ہی دلچسپ معلوم ہوگا اس حکیم
کی رائے یہ تھی کہ حیوان مین ایک شی طبع ہے کہ وہ خود بخود بغیر مدد طبیب کے یا کسی علاج کے
بیماریون کی تدارک مین کوشش بلیغ کرتی ہے اور یہ حکیم یہ بھی کہتا ہے کہ بہت سے ایسے
قواے ہین کہ جو تابع اس طبع حیوانی کے ہین یعنی گویا اوسکے نوکر ہین اور جو طبع حیوانی چاہتی
ہے وہ کام بجالاتے ہین مثلاً تقسیم کرنا خون اور حرارت وغیرہ کا سب اجزاے جسم مین
اسکا بقراط کہتا ہے کہ طبع وہ شی ہے کہ جسکے ذریعے سے حیوان پرورش پاتا ہے اور
بڑھتا ہے اور طبع اپنا اثر اسطرح سے کرتی ہے کہ جو اشیا کھانے وغیرہ مین برے ہین
اونکے اچھے جزون سے علیحدہ کرتی ہے اور ہر برے جز کو جسم مین سے خارج کرتی ہے

اور اپنے اچھے کو رہنے دیتی ہے اب ہم حال اس حکیم کا تمام کرتے ہین بعضے مورخ تو یہہ کہتے ہین کہ یہہ حکیم اپنے عمر کے پچاسی سال مین مر گیا اور بعضے کہتے ہین کہ وہ ایکسو چار سال اور اور بعضے ایکسو نو سال کی عمر مین مرا لیکن جو کسی عمر مین مرا ہو غرض یہہ کہ علم طبابت کا موجد تھا اور اوسکا آج تک حکماے سب ملکون کے ادب کرتے ہین اور جو بڑا حکیم ہوتا ہے اوسے بقراط سے مشابہ کرتے ہین

۞ ۞ ۞ ۞ ۞ ۞ ۞ ۞ ۞ ۞ ۞ ۞

حال بوعلی سینا کا

یہہ بات سب عاقل اور دانا خوب جانتے ہین کہ واقف ہونے حالات حکما اور فاضلون کے سے آدمیونکو تحریک واسطے حصول علم اور عقل کے ہوتی ہے جب ہم کسی بڑے فاضل کی تعریف سنتے ہین تو ہمارا بھی دل یہہ چاہتا ہے کہ ہم بھی مانند اوسکے کسیطرح سے ہو جاوین اور اس بات مین حتی الامکان کوشش کرتے ہین پس یہان سے مفید ہونا واقفیت حالات حکما کا ظاہر ہوا اور اسیواسطے ہم اس کتاب مین ایسے حکیم کا حال لکھین گے کہ وہ سبکو بہت عزیز ہوگا ۞ یہہ حکیم بوعلی سینا ہے کہ حکماے عرب کا بادشاہ تھا واضح ہو کہ یہہ عجیب شخص ایک گانو مین کہ قریب شہر بخارا کے واقع ہے پیدا ہوا تھا اور اسکا باپ شہر بلخ سے بخارا مین آ بسا تھا اور یہان شادی اپنی کر لی تھی شروع مین اس حکیم اعظم نے تحصیل قرآن شریف کو کیا اور اس باب مین اسقدر کوشش کی کہ دس برس کی عمر مین وہ نہایت مشکل اور پوشیدہ مطلب کلام اللہ کے سمجھنے سے واقف ہو گیا اس عہد مین ایک شخص نامی

ابو عبداللہ رہنے والا اشام کا بخارا مین علوم حکمیہ سکھایا کرتا تھا اور اس شخص کی بڑی شہرت تھی بو علی سینا نے اس فاضل کی شاگردی اختیار کی اور اوس سے علم منطق سیکھنا شروع کیا لیکن بعد مدت کے اوسنے دریافت کیا کہ پڑھنا اچھی طرح سے اور جلد کمر سواے مین نہین ہوسکتا ہے اور اسیواسطے اوسنے آپ ہی آپ بغیر مدد کسی اوستاد کے سیکھنا شروع اور چند روز مین تمام کتابون علوم حکمیہ کو اوسنے بذریعہ اونکی شرحون کے تحصیل کرلیا وہ علم ہندسہ سے بھی بڑا شوق رکہتا تھا اور کہتے ہین کہ چہ اول شکلین اقلیدس کی پڑھکے اوسنے اخیر شکل تک معلوم کرلی اور سارے اقلیدس کو اپنے حافظہ مین رکھ لیا بعد ازان اوسنے فن طبابت سیکھنا شروع کیا اور چونکہ اس بات سے خوب آگاہ تھا کہ بغیر عمل کے فن کچھ فایدہ نہین دیتا تو وہ بیمار وں کی ہمیشہ تلاش مین رہتا اور جو بیمار ملتا اوسکا خوب علاج کرتا سولہ برس کی عمر تک اوسنے ساری کتابین اس فن مین تحصیل کرلین اور پھر علوم حکمیہ کی طرف توجہ کی اور بعد ڈیڑہ برس کے اوسنے ساری کتابین ان علوم کی بھی حاصل کرلین تحصیل علوم مین وہ اتنی کوشش کرتا تھا کہ وہ راتو نکو جاگا کرتا تھا اور جس وقت اوسپر نیند غلبہ کرتی تو ایک گلاس شراب کا نوش کرتا اور اس سے وہ پھر ہوشیار ہوکر اپنے مطالعہ مین مصروف ہوتا جب اس حکیم کی اکیس برس کی عمر ہوئی اوس وقت اوسنے ارادہ واسطے بنانے ایک ایسی کتاب کے کہ جسمین سب علوم مشرح مدون کیا اور بعد چند روز کے اوسنے ایک کتاب بیس جلد و نمین کہڈالی چونکہ شہرت اس حکیم کامل کی سارے ملکون شرقیہ مین پھیلی ہوئی تھی تو سب بادشاہ اور حاکم یہ چاہتے تھے کہ اوس وقت بیمار ہونیکے اوسکے ہاتھ سے

علاج اونکا کیا جاے چنانچہ محمود غزنوی نے ایک نہایت غرور کا نامہ بنام والی خوارزم کے لکھا اس مضمون سے کہ حکیم بوعلی سینا کو ہمارے پاس بھیجدو لیکن جو شخص فاضل اور عالم ہوتے ہین اونکو کسی طرح کی پروا نہین ہوتی اور وہ اکثر آزاد منش ہوا کرتے ہین اور اونکو ذرا سا بھی غرور کے سہارنے کی برداشت نہین ہوتی ہو پس والی خوارزم نے بوعلی سینا کو کہا کہ تم محمود غزنوی کے پاس جاؤ لیکن یہ بات وہ عمل مین نلایا اور والی جارجیا کے پاس روانہ ہوا اس بادشاہ کا بیٹا بہت بیمار تھا اور باوجودیکہ بہتیرے طبیبون نے اسکا علاج کیا لاکن فائدہ نہوا جب بوعلی سینا نے اس شاہزادہ کی نبض دیکھی تو اوسنے فوراً معلوم کر لیا کہ وہ بسبب زیادتی عشق کے بیمار ہو مگر وہ اسکو ظاہر نہین کرسکتا تھا جب بات معلوم ہوئی تو والی جارجیا نے ناظر حرم کو حکم دیا کہ تمام مکانون محل کا نام شاہزادہ کے آگے بیان کرے اور جب یہ بات عمل مین آئی تو اس اثنا مین اس بیمار کی نبض یکایک ذرا تیز معلوم ہوئی اور یہانسے یہ معلوم ہوا کہ معشوق شاہزادہ کا فلانے مکان مین رہتا ہو اور بعد ازان نام تمام عورتون کا جو اس مکان مین رہتی تھین شاہزادہ کے آگے بیان کیا گیا تو ایک خاص نام کے لیتے ہی شاہزادہ نہایت خوش معلوم ہوا اور اوسکی نبض بہت تیز چلنے لگی اور یہانسے یہ معلوم ہوا کہ وہ ایک لونڈی پر عاشق تھا اور اسیواسطے بوعلی سینا نے کہا کہ سوا اس لونڈی کے اور کوئی آدمی شاہزادہ کو اچھا نہین کرسکتا ہو یہی بات عمل مین آئی اور شاہزادہ چند روز مین بالکل اچھا ہوگیا اور والی جارجیا نے اس کمالیت پر حکیم کو بہت انعام اکرام بخشا یہان سے بوعلی سینا ایک اور بادشاہ جو خاندان بویہ مین سے تھا

گیا اور یہ بادشاہ اوس سے یہان تک خوش ہوا کہ اوسنے اپنا وزیر بنایا لیکن اس مرتبہ عالی کو اوسنے چند روز ہی رکھا کیونکہ اسقدر عیش و عشرت اور شراب خواری اور عشق مین مشغول ہوا کہ اوسکا علاقہ اوس سے جاتا رہا اور اوسکا آقا اوس سے خفا ہو گیا

ایک شاعر جو اسی عہد مین تھا طنز سے یہ کہتا ہے کہ گو بوعلی سینا نے سارے علوم حکمیہ تحصیل کیے لیکن اخلاق اوسکے درست نہوے تحصیل طبابت نے اوسے اتنا شعور بھی نہین دیا کہ بد پرہیزی بُری ہوتی ہے فی الحقیقت علم اور عمل دو بالکل مختلف شی ہین اور جسوقت کہ عالم مین نامناسب باتین پائی جاتی ہین تو ایک طرح کا غصہ اور افسوس آتا ہے غصہ تو اسواسطے کہ گو یہ شخص بُرائی ایک شی کی سے آگاہ ہے پھر بھی وہ اوس سے باز نہین آتا ہے اور افسوس اسواسطے کہ ایسے فاضل شخص مین جسکی فضیلت اور علم پر خیال کرنے سے اوسکی تعریف کرنیکو دل چاہے ایسی بُری باتین بھی پائی جاتی مین جو جاہلونمین بھی کم ہوتی ہین

القصہ بسبب بہت سی بد پرہیزیون کے بوعلی سینا کو ایک بیماری سخت عاید ہوئی اور اس بیماری سے وہ سنہ ۱۰۳۷ عیسوی مین بیچ عمر اٹھاون برس کے مقام ہمدان مین مر گیا

بوعلی سینا نے اتنی کتابین علوم مختلفہ مین لکھی ہین کہ اگر انکی فقط فہرست بھی اس جاے لکھین تو اس مین اونکے واسطے اتنی جا ہی ضرور ہوگی کہ اور مطالب کے لکھنے کیواسطے جا باقی نرہیگی اور اسیواسطے اس جاے ہم فقط یہ بیان کرتے ہین کہ علم منطق اور طبابت اور ما بعد الطبیعیات اور الہیات اور ہندسہ و ہیئت وغیرہ مین لکھی ہین اور لکھنے مین اس شخص کو اتنی مشق تھی کہ وہ ایک دن مین پچاس صفحہ لکھہ لیا کرتا تھا اور باوجود اسکے اوسکو کچھ تھکاوٹ نہین معلوم ہوتی تھی

حال لقمان الحکیم

یہ حکیم ولایت مشرقی مین نہایت مشہور ہی بہت سی باتین عجیب و غریب درباب حالات اس حکیم کے مشہور ہین لیکن عاقل لوگ اونکو افسانہ سمجھتے ہین بعض مورخ تو لکھتے ہین کہ یہ حکیم عباسینا مین پیدا ہوا تھا اور بعض لوگ کہتے ہین کہ یہ شخص ملک عرب مین گذرا ہی کہتے ہین کہ حکیم موصوف حضرت پیغمبر داود کے عہد مین تھا اور مذہب موسائی یعنی یہودی رکھتا تھا لیکن حقیقت یہ ہی کہ اکثر کتب انگریزی کو جو مطالعہ کیا اوسمین یہی پایا کہ تاریخ پیدائش وفات اور جای مقام اس حکیم فاضل کی بالکل تحقیق معلوم نہین اور بعض کتب فارسی مین جو دیکھا تو اس حکیم کے حالات مین مبالغہ بہت پایا جسپر راقم کو اچھی طرح اعتبار نہین آیا اور پھر بھی لطف یہ ہی کہ کوئی تاریخ کسی باب مین درباب اس فاضل کے نہین لکھی

حال حکیم جالینوس کا

جالینوس الحکیم یونانی شہر فرغامیس کا جو بلاد ایشیا شرقی قسطنطنیہ سے ہی پیشوا الطبیبون کا ہی اپنے زمانہ مین تصنیف کرنیوالا کتابون جلیلہ کا فن طب وغیرہ مین علم طبیعی سے ہی اور جالینوس نے ایک فہرست اسماء اپنی تالیفات کی بیان کی وہ زیادہ سو تالیف سے ہی اوسنے بہت شہرون کو سفر کیا ایک اونمین سے مصر قبرص کیلیوس ہی جہان کہ واسطے دیکھنے گل مختوم کے گیا تھا اور مدینہ روم کو

دو بار گیا اور انطونیس وغیرہ قیصروں کے زمانہ مین طب اور فلسفہ اور تمام علوم ریاضی مین سترہ برس کی عمر مین فایق ہوا اور اوس پر کسی نے علم تشریح مین سبقت نہین کی اور اس فن مین سترہ مقالہ کی اوسنے کتاب تالیف کی ہے اور اوسکا باپ مساحت دان تھا اوسکے عہد مین اوس سے دانا تر کوئی نہین تھا اور جالینوس ستاسی برس کی عمر مین مرگیا * نام جالینوس کے کتب اور اونکی نقلون اور شرحون کا یہ ہے * کتاب الفرق نقل کیا حنین نے ایک مقالہ * کتاب الصناعت یعنی کاریگری کی نقل کیا حنین نے ایک مقالہ * کتاب نبض کے حال مین نقل کیا حنین نے ایک مقالہ * کتاب اغلوقن الثانی واسطے شفاء مرضون کے نقل کیے حنین نے دو مقالہ * کتاب المقالات الخمس نقل کیا حنین نے تشریح مین * کتاب اسطقسات یعنی اصول کی نقل کیا حنین نے ایک مقالہ * کتاب المزاج نقل کیے حنین نے تین مقالہ * کتاب طبیعت کے قوتون کی نقل کیے حنین نے تین مقالے * کتاب العلل والاعراض نقل کیے حنین نے چھہ مقالے پہچان باطنی علتون کی نقل کیے حنین نے چھہ مقالے * کتاب بڑی نبض کی نقل کیے حنین نے سولہ مقالے * اور وہ چار قسم کی ہے اور نقل کیا حنین نے ایک مقالہ عربی مین * کتاب تپ کی نقل کیے حنین نے دو مقالے * کتاب بحران کی دونون کی نقل کیے حنین نے تین مقالے * کتاب حیلۃ البرء وہ مقالے نقل کیا اونکو جیش نے عربی مین اور درست کیے حنین نے چھہ مقالے اول کے اور آٹھہ مقالے آخر کے محمد بن موسی نے * کتاب تدبیر الاصحاء واسطے حفاظت صحت کے نقل کیے جیش نے چھہ مقالے * کتاب التشریح الکبیر کے سچاس مقالے نقل کیے جیش نے * کتاب اختلاف التشریح کی نقل کیے جیش نے دو مقالے * کتاب تشریح مردہ حیوان کی نقل کیا جیش نے

ایک مقالہ کتاب تشریح زندہ حیوان کی نقل کیے حبیش نے دو مقالے ✣ کتاب بقراط کی
علم تشریح مین نقل کیے حبیش نے پانچ مقالے ✣ کتاب ارسطو کے علم کی تشریح مین نقل
کیے حبیش نے تین مقالہ ✣ کتاب تشریح رحم کی نقل کیا حبیش نے ایک مقالہ عربی مین ✣
کتاب سینہ اور پھیپڑہ کے حرکات مین نقل کیا اصطفن ابن باسل نے عربی مین اور اصلاح
حنین کی تین مقالون پر ہے ✣ کتاب النفس اسکو بھی اصطفن نے نقل کیا اور اصلاح حنین
کی دو مقالون پر ہے ✣ کتاب عضلہ یعنی مچھلی کی حرکت مین نقل کیا اصطفن نے اور اصلاح
حنین کی ایک مقالہ پر ہے ✣ کتاب آواز کی نقل کیے حنین نے عربی مین چار مقالے ✣
کتاب حاجت کی نبض کیطرف نقل کیا حبیش نے ایک مقالہ ✣ کتاب حرکت مجہولہ کی
نقل کیا حبیش نے عربی مین ایک مقالہ ✣ کتاب احتیاج کی نفس کیطرف نقل کیا اصطفن نے ایک
طور پر اور حنین نے ایک اور طور پر ایک مقالہ ✣ کتاب بقراط اور افلاطون کی رایون کی نقل
کیے حبیش نے دس مقالہ ✣ کتاب اعضاء کی فواید کی نقل کیے حبیش نے عربی مین اور درست کیے حنین
نے سترہ مقالے ✣ کتاب بدن کی تازگی کی نقل کیا حنین نے ایک مقالہ ✣ کتاب افضل الہیات
نقل کیا حنین نے سریانی اور عربی مین ایک مقالہ ✣ کتاب سوء مزاج مختلف کی نقل کیا حنین نے
ایک مقالہ ✣ کتاب بڑی شکم کی اصطفن نے اسکا ایک مقالہ ترجمہ کیا ✣ کتاب مفرد
دواؤن کی نقل کیے حنین نے گیارہ مقالے ✣ کتاب ورمونکی ابراہیم ابن الصلت نے اسکے
ایک مقالے کا ترجمہ کیا ✣ کتاب المنی نقل کیے حنین نے دو مقالے ✣ کتاب ستوانسے بچہ پیدا ہونیکی
حنین نے ایک مقالہ کا ترجمہ کیا ✣ کتاب خلط سوداء کی اصطفن نے اسکا ایک مقالہ نقل کیا

کتاب رد النفس نقل کیے حنین نے تین مقالے + کتاب تقدمۃ المعرفت نقل کیا عیسی ابن یحیی نے ایک مقالہ کتاب لاغری یعنی دبلے ہونے کے بیان مین نقل کیا حنین نے ایک مقالہ + کتاب فصد کی حال مین نقل کیا عیسی ابن یحیی نے ایک مقالہ اور اوسکا ترجمہ کتب اصطفن نے + کتاب بچہ کی صفات مین جسکو مرگی آتی ہو نقل کیا ابن الصلت نے سریانی اور عربی مین ایک مقالہ + کتاب مطلق تدبیر کی نقل کیا حنین نے ایک مقالہ کتاب اعضا کے قوتون کی نقل کیے حنین نے تین مقالے + کتاب بقراط کی تدبیر کیواسطے تیز سخت مرضونکی نقل کیا حنین نے ایک مقالہ + کتاب ادویات کے جو مقابل ہین امراض کے نقل کیے عیسی ابن یحیی نے دو مقالے + کتاب ہاضمہ جگر کی بیان مین نقل کیا ثابت اور شملی اور حبیش نے عربی مین ایک مقالہ + کتاب ترکیب ادویات کی نقل کیے حبیش الاعسم نے سترہ مقالے + کتاب التریاق الے قیصر نقل کیا یحیی بن بطریق نے ایک مقالہ + کتاب اس باب مین کہ طبیب فاضل فیلسوف ہوتا ہے نقل کیا حنین نے + کتاب محنت کشتی کے ساتھ کرہ صغیر یعنی گیند کی نقل کیا حبیش نے ایک مقالہ کتاب بقراط کی کتب صحیحہ کے بیان مین نقل کیا حنین نے ایک مقالہ + کتاب محنت طبیب کی نقل کیا حنین نے ایک مقالہ + کتاب رایا کی عقاید کی نقل کیا ثابت نے ایک مقالہ کتاب البرہان بندرہ مقالہ حسین سے کچھ موجود ہی + کتاب تعریف المرء عیوبتہ ترجمہ توما کا اور اصلاح حنین کی ایک مقالہ ہے + کتاب اخلاق یعنی عادات کی نقل کیے حبیش نے چار مقالے + کتاب اوسکی جو ذکر کیا ہے افلاطون نے طیماوس مین اوسمین سے بعض مقالے موجود ہین نقل کیے ہوے حنین کے اور باقی تین کا ترجمہ اسحق کا ہے + کتاب

اس حالت مین کہ محرک اول نہین حرکت کیا کرتا نقل کیا حنین نے ایک مقالہ ✣ کتاب
اس حال مین کہ قوتین نفس کی تابع ہوتی ہین بدن کے مزاج کی نقل کیا جیش نے
ایک مقالہ اوسیتے دیکھا ہی جالینوس کی کتاب المقصد مین اور وہ چھوٹا رسالہ غیر مشہور
ہی اور یہ کتاب بڑی ہی رسالہ سے اوسکو بڑا حنین بن اسحق نے یونانی سے عربی مین
اور اوسکو درست کیا اور اوسمین ایک ایسا مقدمہ زیادہ کیا جسکا اعتماد کرنا
صنعت اور علاج مین طبیب پر واجب ہی فقط ✣ ✣ ✣ ✣ ✣ ✣ ✣ ✣ ✣ ✣

حال حکیم کن فیوشس کا

یہ حکیم ایک عقلمند زمانہ قدیم مین بیچ ملک چین کے ۵۵۰ برس پہلے حضرت عیسی کے ہوا ہی اور
مانند زردشت اور حضرت موسی کے لوگونکو نصیحت کیا کرتا تھا اور لوگ چین کے اوسکا بڑا
ادب کرتے تھے بلکہ یہان تک کہ وہان کے لوگ اوسکے نام کی اب تک تعظیم دیتے ہین لیکن
چونکہ اوسوقت مین خاقان چین نے اوسکی نصیحت نہ قبول کی اسواسطے وہ اپنا درجہ جو بادشاہ
کے یہان سے تھا چھوڑکر بادشاہت سم کو چلا گیا اور وہان لوگون کو علم اخلاق کی نصیحتین
دینی شروع کین یہ شخص ایک خاندان بادشاہی مین سے تھا یہ شخص بسبب اپنی نیکی اور
اخلاق اور استقلال اور اعتدال اور دانائی کے بہت مشہور ہی اکثر فرقہ مذہب کے
موافق اس حکیم کے ابتک ملک چین مین پائے جاتے ہین اور یہان تک کہ ملک کوچین
مین بھی موجود ہین اوسکے عقاید مذہب کے یہ ہین کہ روح ہر انسان کی کبھی فانی نہوگی

اور قسمت اور نجوم پر یقین رکھنا چاہیے اور چند خاص جو اچھی روح ہین اونکی عبادت کرنی چاہیے جو کہ تمام چیز دن کو دیکھتی ہین اور تمام پر مروت کرنی لازم ہے اور بڑون کا ادب کرنا چاہیے اور یہ بھی کہتا تھا کہ دوستی عجب شئی ہے اور ہر ایک خطا پر چشم پوشی کرنا اور معاف کرنا انسان پر فرض ہے اوسنے ایسی ایسی کتابین تصنیف کین کہ اوسکے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے اور شک پڑتا ہے کہ یہ اوسنے خود تصنیف کین ہین آیا کسیکی اون مین مدد ہوئی ہے

حال دستھنیز فصیح یونان کا

یہ شخص ایک یونان مین بڑا فصیح گذرا ہے اور اسکا حال خالی از لطف اور فائدہ کے نہین ہے حقیقت مین یونان مین یہ شخص بڑا عجیب ہوا ہے اور اسکے استقلال اور محنت سے ہمکو نصیحت حاصل ہوتی ہے یہ شخص رہنے والا شہر اسینیہ کا کہ دار الخلافہ ملک یونان کا ہے تھا اور اسکی چھوٹی عمر مین اوسکا باپ مرگیا اور بہت سی دولت چھوڑ مرا اور چند آدمی اوسکی حفاظت کیلیے اوسکی بچاین مین مقرر ہوئے اور اون آدمیون نے بہت سی اوسکی باپ کی دولت چھین لی اسکی مزاج مین شرم وحیا بدرجہ کمال تھی اور اوسکے جیمین اس امر کی خواہش بہت تھی وسنا سند اور فاضلون کے فصاحت تقریر اور کلام کی حاصل کرلی چنانچہ وہ ایک روز مجلس فاضلون مین کچہ تقریر کرنے لگا لیکن وہ کلام مدلل نکر سکا اور فاضلونکے روبرو خوف کیا اسواسطے اوسکی حقارت ہوئی اور محجوب وہان سے چلا آیا رستہ مین اسکو ایک پیر سال

شخص یونانی ملا اور اوس سے کہا کہ ای عزیز تو غمگین کیون ہی مینے بھی تیری تقریر سُنی تھی وہ
بہت خوب تھی لیکن تجھ مین صرف یہ عیب ہی کہ تو سامنے مجلس کے گھبراجاتا ہی اور ڈر جاتا ہی
یہ سنکر دستھنیز کو پھر ذرا دلاسا ہوا اور اوسنے مجلس مین پھر جاکر تقریر کی لیکن پھر بھی اوسکا
کلام لوگون کو ناپسند آیا اور پھر وہ رنجیدہ ہوکر چلا اور راہ مین ایک اور شخص جو اوسکا
دوست تھا ملا اسنے اوسکی بڑی تشفی کی اور دستھنیز سے کہا کہ تو چند مقامات فلانی کتاب
کے اسیوقت مجھے پڑھکر سنادے چنانچہ اوسنے ایسا ہی کیا اور بعد ازان اوسکے دوست
نے بھی وہی مقامات اس خوبی اور تیزی اور گرم جوشی سے ادا کیے کہ دستھنیز پر اوسکے
سننے سے بہت اثر ہوا اور اوسکو اس بات کا یقین کلی ہوگیا کہ سواے دلایل اور خوبی
عبارت کے اداکرنا یعنی بولنا کسی عبارت کا درستی اور خوبی سے ایک امر بہت ضرور اور
مشکل ہی پس اسوقت سے اوسنے واسطے حاصل کرنے خوش آوازی اور درست کلام اور معقول
حرکات کرنے جسمی کے بوقت پڑھنے کے کوشش کی یعنی اوسمین یہ ایک عیب تھا کہ بوقت گفتگو
کے وہ حرکات جسمی یعنی ہات پاونکی حرکت جیسا کہ بعضون کا دستور ہی کیا کرتا تھا اوسنے ایک
تہ خانہ زیر زمین بنوایا اور وہان اوسنے اکیلا رہنا اختیار کیا اور مشق تحصیل فصاحت
کلام مین نہایت گرم جوشی اور استقلال کے ساتھ کرنے لگا اور تمام دنیوی باتونکو چھوڑ دیا
آخر کو اوسکی محنت کا اوسکو ثمرہ ملا اور وہ نہایت فصیح زمانہ کا ہوگیا اور بقول اسکے کہ
فصاحت ایک طرح کا جادو ہی وہ جسکے سامنے گفتگو کرتا تھا اوسکے دل پر نہایت اثر
ہوتا تھا جب فیلقوس باپ سکندر کا بادشاہ مقدونیا کا ہوا اوسنے تمام یونان کا

فتح کرنا چاہا لیکن دستھنیز نے تمام خلقت یونان کے سامنے نہایت فصاحت سے برخلاف فیلقوس کے کلام کیے اور چنانچہ خلقت فیلقوس سے برہم ہو گئی اور اوسکی اطاعت سے انحراف کیا اور فیلقوس نے بھی گو وہ اوسکا دشمن تھا اوسکی مضبوطی کلام کی نہایت تعریف کی دیکھا چاہیے کہ وہ کسقدر فصیح تھا کہ اپنی فصاحت سے اوسنے ایک خلقت کو اپنی طرف کر لیا لوگ اوس سے ڈرتی تھی کہ ایسا نہو دستھنیز ہمارے خلاف کچھ تقریر کرے لیکن آخر کو فیلقوس نے رفتہ رفتہ تمام یونان کو فتح کر لیا مورخ بیان کرتے ہین کہ اگرچہ اوسمین فصاحت تھی ویسی ہی اوسمین شجاعت بھی ہوتی تو ملک یونان پر کبھی کوئی قابض نہ ہوتا جیسے کہ اہل یونان نے اوسکی قبر پر یہ عبارت کندہ کرا دی تھی اور مین بھی اوسکو اپنی کتاب مین نقل کرتا ہون اور یہ عبارت حروف اور زبان یونانی مین ہے

* Εἴπερ ἴσην γνώμῃ ῥώμην Δημόσθενες εἶχες
οὔποτ' ἂν Ἑλλήνων ἦρξεν Ἄρης Μακεδών.

اور اسکے معنی یہ ہین کہ اے دستھنیز اگر تیری طاقت اور شجاعت برابر تیری عقلمندی اور لیاقتوں کی ہوتی تو کبھی بھی مقدونیا کے بادشاہ یونان پر قابض اور حکمران نہوتے بعد فیلقوس کے سکندر بادشاہ ہوا اوسوقت دستھنیز نے پھر بسبب طاقت کلام کے یونانیون کو پھر تابعداری شاہ مقدونیہ سے برگشتہ کیا لیکن سکندر کا اقبال نہایت بڑا تھا اسواسطے سکندر کے روبرو کسی فصیح کی پیش نچلی لیکن سکندر اہل یونان پر نہایت مہربان ہوا اور یونانیون نے اوسے بصلاح دستھنیز کے ایک تاج موتیوں کا دیا اور بعد وفات سکندر کے شاہ انٹیپاطر اوسکا جانشین ہوا اوسوقت بسبب فصاحت کلام کے دستھنیز نے پھر یونانیون کو اغوا کیا اور شاہ کی تابعداری

سے منحرف کیا لیکن انیطی پاطرنی بزور شمشیر یونان کو فتح کیا اور دستھہ نیز کو قید کرنے کیواسطے
آدمی روانہ کیے لیکن دستھہ نیز نے یہ دیکھکر اپنے تئین زبردستی سے ہلاک کیا ❊ اگر
کوئی اس بات کی مثال دریافت کیا چاہے کہ صرف محنت اور مشقت سی باوجود کمی ذہن
اور تیزی عقل کے انسان کیا کیا بڑی مشکل باتین کر سکتا ہی اوسکو چاہیے کہ دستھہ نیز کا
حال ملاحظہ کرے اس شخص مین سوائے کمی ذہن وغیرہ کے کیسے عیب اور تھے وہ بعض
الفاظ اپنی زبان سے نہین بول سکتا تھا اور مجلس مین آنکر وہ نہایت ڈر جاتا تھا اور جبر
اوسنے استقلال سے محنت کر کر یہ عیب اپنے دور کیے اور ایسی شہرت حاصل کی کہ اظہر
من الشمس سے ہے مہ تصویر اسکی بھی بسبب قلت جا ہ کے صفحہ دوسرے مین طبع ہوتی ہی

حال سسر وفصیح کا

کیا خدا کی خدائی ہی کہ زمانہ قدیم مین ایسے ایسے لوگ گذرے ہین کہ اونکے حال کے دیکھنے سے
بڑی حیرانی ہوتی ہی کہ دنیا مین بڑے بڑے بزرگ خدا کے بندے دنیا سے گذرے ہین
واضح ہو کہ سسر وفصیح رومیہ کبری کا تھا اور مورخ اسکو سب فصیحون کا بادشاہ لکھتے ہین
وہ ایک شخص عالی خاندان تھا اور ابتداء عمر مین اوسکی پیشانی سے اوسکا اقبال مند
ہونا نمایان تھا اوسنے بصلاح اپنے رفیقون کے کچہری مین جانا چاہا اور اس مطلب کیواسطے
اوسنے بڑے قانون دانون مسمی مولو اور فلو سی قانون سیکھا اور استعمال تکرار کرنے کا
بڑی فصاحت اور بلاغت سے شروع کیا اور فصاحت کی یہان تک نوبت پہونچی اوسنے

شبیه دمسنهه تیز



ایک ملازم شخص کو جو کہ غلام سلاج کا تھا اور یہ شخص اندنوں شہر رومیہ کبری مین بڑا اختیار والا
تھا صرف اپنے کلام کی مضبوطی اور فصاحت سے چھوڑا دیا لیکن اس باعث سے سلاج
اوسکا دشمن ہو گیا اور اس باعث سے سسرو خوف کھاکر اپنے وطن کو چھوڑ کر یونان کو
چلا گیا اور وہان اوسکو اس جلاوطنی سے بہت فائدہ ہوا کسواسطے کہ اوس وقت مین
جو کہ بڑے بڑے فاضل آدمی یونان میں تھے اون سے اوسنے کمال محنت اور مشقت سے
علم حاصل کیا اور بعد ازان وہ پھر رومیہ کبری کو آیا اور وہان اوسنے اپنی لیاقت سے
علاقہ جلیلہ کو استرشپ کا یعنی خزینہ صقلیہ کے حاصل کیا اور وہان ایسے ایسے کام کیے
کہ رعایا کے نزدیک ہر دل عزیز ہو گیا اور بعد ازان اوسکو علاقہ کونسل شپ کا مل گیا *
(واضح ہو کہ یہ نہایت بڑا علاقہ ہے) لیکن بسبب پیدا ہونے ایک دشمن مسمی کیطلی لاطن کے
اوسکو اپنا علاقہ چھوڑنا پڑا اور بسبب اپنی فصاحت کلام کے اوسنے اپنے حق مین کوشش بلیغ
کی لیکن بباعث اوسکے دور ہو جانیکے اس عہدہ سے رعایا نے محبت کرنا چھوڑ دیا اور
بلیس کلادیس جو کہ اب مالک رومیہ کبری مین تھا اوسکا دشمن ہو گیا اور اوسکو ایک
دفعہ پھر اپنا وطن چھوڑنا پڑا اور اپنے دوست طبیس کے ساتھ تھسلونیکا کو چلا گیا لیکن
بعد اوسکے چلے جانے کے رومی نادم ہوے اور دوبارہ اوسکو بلوایا اور جتنی کہ اوسکو
بے عزتی ہوئی تھی اوسکا اونھون نے عوض دیا اندنوں مین قیصر اول رومیہ کبری
اور پومپی اوسکے رقیب مین بڑا جھگڑا ہوا تھا سسرو نے پومپی کی طرفداری کی لیکن
جب کہ بمقام فارسیلیا مین قیصر نے پومپی کو شکست دی اوسوقت سسرو نے قیصر سے

شامل ہوگیا اور تا وقت مرنے قیصر کے وہ اسکے ساتھ رہا اور جبتک قیصر روم کبری مین حکمران رہا اوسنے اوسکا ساتھ دیا اور بعد ازان اوسنے آغوسطس شہنشاہ کا ساتھ دیا اور اپنی فصاحت سے کلام انطنی کے برخلاف کرنے شروع کیے اور انطنی نے اس خوف سے شہنشاہ اغوسطس سے موت سسرو کی چاہی اور اس کمبخت نے بھی اوسکی موت قبول کیا جب کہ اوسکو تسکلم مین یہ خبر پہونچی تو اوسنے ارادہ بھاگنے کا کیا لیکن اثنے مین اوسکے دشمن کی فوج نے بسرداری پوپی لس لینٹر کے جا گھیرا اور اوسکو مار ڈالا اور صحیح ہو کہ یہ شخص اس فوج کی سرداری مین وہی غلام تھا کہ جسکو اس لئیق فصیح نے اپنی فصاحت سے چھوڑایا تھا سسرو مقام اپی نم مین ۱۰۶ سال پہلے پیدایش عیسی سے پیدا ہوا تھا اور چونسٹھ برس پہلے پیدا ہونے حضرت عیسی کے مرگیا اسبات پر سب لوگ متفق ہین کہ یہ شخص ایک پورا نمونہ فصاحت کا تھا اور ایسا عالی ذہن شخص تھا کہ ہر ایک گفتگو بہت عمدہ طرح سے انجام دیتا تھا اوسکا یہ حال تھا کہ اپنے کلام سے جسکو چاہتا رلا دیتا اور جسکو چاہتا ہنسا دیتا تھا حقیقت یہ ہی کہ فصاحت بھی ایک قسم کا جادو ہی اغوسطس شہنشاہ روم کبری کا یہ بھی سچ کہتا ہی کہ وہ اپنے ہم وطنون سے اور اپنے تمام ملک سے محبت رکھتا تھا اور اوسکی کتابین تصنیف کی ہوئی بہت ہین اور ایسے لوگون کو پسند ہین اور بڑے بڑے فاضل اوسکی تعظیم کرتے ہین کہ کتنی دفعہ وہ چھپی ہین اور اسکے خاص کلامون کے سننے سے انسان کے دل پر بہت اثر ہوتا ہے فقط

تصویر سسرو کی درج ہوتی ہے



حال پرقلس فصیح یونان کا

پرقلس ایک بڑا عالی خاندان اور امیر الامرا یونان مین گذرا ہی ۴۹۴ برس پیشتر حضرت عیسی کے شہر اسنیہ مین پیدا ہوا تھا یہ شخص بہت بڑا فصیح اور کمال خوش تقریر تھا بسبب فصاحت وبلاغت کلام کے اوسنے تمام یونان پر حکومت حاصل کر لی تھی اوائل عمر مین حکمایان و فضلان یونان مسمی انکزغورس اور افلاطون اور زینو وغیرہ کی خدمت مین رہا اور اونسے تربیت پائی اور علم اخلاق و منطق وغیرہ مین اون فاضلون کی صحبت مین رہکر کمال حاصل کیا بعد از ان اوسنے سوچا کہ فصاحت ایک بڑا جادو ہی اوسکو کسیطرح حاصل کرنا ضرور ہی کیونکہ اوسکے باعث سے انسان جاہے جو کچھ حاصل کر سکتا ہی اسیواسطے اوسنے اپنی تمام توجہ طرف حاصل کرنے مضبوطی اور فصاحت کلام کے مشغول کی اور بڑے صبر اور استقلال سے اوسکو وہ مرتبہ فصاحت کا حاصل ہوا ہزار ون برس سے اب تک نام اوسکا روشن ہی اور صاحب علم اوسکے کلام اور حالات سن سن کر اوسکی تعریف اور آفرین کرتے ہین چنانچہ جب اوسکو فصاحت کلام حاصل ہوئی اور وہ بڑا عالی خاندان بھی تھا تب وہ درجہ بدرجہ اختیار ریاست مین پاتا چلا اور خوش تقریری اور شیرین بانی کو رعایا اوس سے نہایت محبت رکھنے لگی چنانچہ وہ رعایا پر بالکل قابض و متصرف ہوگیا گویا کہ قریب قریب بادشاہ یونان کا ہوگیا تھا علاوہ چرب زبانی اور فصاحت کے وہ شجاع بھی بڑا تھا اپنے ملک کیواسطے سیکڑون جا بڑی دلیری سے لڑا اور فتوحات نمایان کین آخر کو ۴۲۹ برس پیشتر عیسی کے تماشہ گاہ دنیا سے غائب ہوگیا۔ تصویر اوسکی مندرج کی جاتی ہے فقط

شبیہ پتقلص



بیان حکیم طیلس کا

طیلس بھی ایک فاضل حکیم یونانی گذرا ہی اس حکیم کو اول فاضل ور حکیم یونان کا لکھتے ہین اور
زمانہ سابق مین جو سات دانایان یونان مشہور گذرے ہین انمین سے طیلس بھی تھا اوائل عمر
وہ واسطے تحصیل علم کے مصر مین گیا اور وہانکے فضلا کی خدمت مین رہا اور بہ تیزی عقل سے ہر علم مین
شہرۂ آفاق ہو گیا اول شخص یہی تھا کہ جسنے حساب کر کر کسوف اور خسوف کا ہونا پہلے سے بتلایا یعنی پہلے
اسنے بتلایا تھا کہ فلانے دن کسوف یا خسوف ہوگا اوسنے علم ہیئت مین بہت باتین ایجاد کین اونسے نسبت قطر آفتاب
اور اوس دایرہ مین جو کہ آفتاب گرد زمین کے بناتا ہی دریافت کی ایک امیر نے حکیم مذکور سے یہ کہا کہ آپ کچھ مجھ سے انعام
بعوض اس عمدہ تحقیقات کے مانگیے اوسنے جواب دیا کہ مجھکو کچھ نہین چاہیے لیکن یہ آرزو ہے کہ میرے
نام سے یہ بات مشہور ہوجاے کہ اس امر کی تحقیقات طیلس نے کی ہی اس حکیم نے بیان کیا کہ
پانی وہ جز ہی جو کہ تمام چیزون دنیا مین شامل ہی اوسنے کہا کہ خدا نے عالم کو بنایا اور تمام پوشیدہ راز انسان
کے جانتا ہی وہ اپنی کتاب مین بیان کرتا ہی کہ یہ بات بڑی مشکل ہی کہ انسان اپنے تئین جان لے کہ مین
کیا ہون اور نصیحت کرنا اورونکا بہت سہل ہی لیکن اون پر عمل کرنا مشکل جو کہ پر ضرور ہی اور اپنی خواہش اور
کو پورا کرنا بہت شیرین معلوم ہوتا ہی انسان کو لازم ہی کہ اورونکی جو خطا دیکھے اور وہ اپنے مین پاوے اوسے
دور کرے غرض کہ اوسنے بہت سا کچھ لوگونکو تعلیم کیا یونان مین سوای اس حکیم کے اور کوئی ایسا نگذرا جسنے
کہ اتنی توجہ طرف علم ہیئت کی کی ہو ایکدفعہ وہ ستارونکا حساب کرتا ہوا چلا جاتا تھا وہ خندق مین گر پڑا
لیکن کچھ اوسکو نقصان شدید نہ پہونچا بعد ازان ۵۴۵ برس پیشتر عیسی کے مرگیا * تصویر اسکی درج ہوتی ہے

شبیہ حکیم طالیس



ذکر حکیم طھیوفراسطس کا

یہ بھی ایک مشہور یونانی حکیم گذرا ہے یہ شاگرد افلاطون اور ارسطو کا تھا اور قاعدون اور باتون ارسطو پر عمل کرتا تھا اوسکا مقولہ یہ تھا کہ ٭ کوئی قیمتی چیز تمام جہان مین برابر وقت کی نہین ہے اور جو اپنے وقت کو ضایع کرتا ہے وہ بڑا بے وقوف فضول خرچ ہے یہ نناوبرس سے زیادہ عمر کا ہوکر سنہ ۲۹۶ پیشتر عیسی کے مرگیا کتب اوسکی تصانیف مین سے بہت ہین چنانچہ چند اونمین اب تک موجود ہین بیچ عمر ۹۹ سال کے اوسنے ایک رسالہ علم اخلاق مین تصنیف کیا تھا اور شرح بھی اسکی اوسنے کی تھی اور ایک بہت عمدہ تواریخ حیوانات کی جسمین حالات اور خاصیت اور ماہیئت درخت اور پتھر وغیرہ کی ہین بنائی اور باقی کتابین اوسکی ہات نہین لگین ٭ تصویر اوسکی بھی دوسرے صفحہ مین درج ہوئی ہے

ذکر حکیم فیثاغورس کا

بیچ لکھنے حالات حکمایان یونان کے حال فیثاغورس سے بھی اپنی کتاب کو زیب و زینت دیتا ہون اس حکیم کے ہونے سے یونان کو بڑی شان ہوئی یہ فاضل بیچ جزیرہ سموس کی جو کہ یونان مین ہے بیچ سنہ ۵۹۰ پیشتر حضرت عیسی کے پیدا ہوا تھا اوایل عمر سے وہ بیچ ملکون مصر و یونان و ایران وغیرہ کی گیا اور وہان کے بڑے بڑے فاضل اور حکمای شہر سے تحصیل علم مین مشغول رہا اور ہر طرح کا علم سیکھا اور خصوصا علم اخلاق اور علم ہندسہ اور ریاضی

شبیہ تھیوفراسطس



اور علم ہئیت مین کمال پیدا کیا تھا اور بعد ازان وہ اپنے وطن کو چلا گیا اوسکے آنے سے
لوگون کو بڑی خوشی ہوئی حکیم موصوف نے باشندون اپنے ملک کو شوق علم کا بڑھوایا چند دنون
بعد اوسکی دانائی اور علم کی اتنی شہرت ہوئی کہ جوق جوق تمام اطراف اور ہر اقلیم و دیار کے لوگ
دور دور از کا سفر کر کر واسطے ملاقات یا شاگردی فیثاغورس کے آنے لگے اکثر شاہان
اوس طرف کی اقلیمون نے اوسکو لکھا کہ وہ ہمارے دربار مین آوے اور ہم اوسکی ملازمت سے
کچھ حاصل کرین چند بادشاہون نے درباب انتظام ملک کے صلاحین لین اوسنے جو مدرسہ واسطے
تربیت لڑکون کے بنایا تھا نہایت مشہور و معروف ہر اقلیم مین ہو گیا کہتے ہین کہ اوسکے مدرسہ
مین چار سو شاگرد تھے اور ہر طرح کا علم وہان حاصل کرتے تھے تمام شاگرد اوسکے
اوسکا بڑا ادب کرتے تھے اور جو وہ اپنی زبان سے فرماتا تھا اوسکو پتھر کی لکیر سمجھتے تھے
فیثاغورس کے مدرسہ مین جو لوگ تربیت پاتے تھے اونمین سے بہتیرے بڑے عاقل اور
فاضل اور مدبر اور واضع قوانین گذرے ہین اور اکثر اوسکے شاگرد وزراے شاہان
نامدار اوس دیار کے ہوئے ہین رومی فیثاغورس پر بہت اعتقاد رکھتے تھے فیثاغورس
ایک کلام نصیحت کا مدام کہا کرتا تھا قول ۲ اے عزیزو دنیا چند روزہ ہے کسیکو
یہان مقام کرنا نہین ملیگا جو آیا ہے وہ ضرور چلا جاویگا جب بے ثباتی دنیا کی ثابت ہے
تو کسی سے لڑنا اور عناد رکھنا لازم نہین ہے لیکن پانچ چیزون کے خلاف انسان کو ضرور
لڑنا چاہیے اور اونسے عناد قلبی رکھنا چاہیے کہ وہ انسان کی دلمین جگہ نہ پکڑین اول رہبری
بیماری بدن شاگرد دو پانچ چیز یہ ہین فقط ....

(۱) اول علم سے جاہل رہنا اور دلکو جو ہر علم و عقل سے معرا رکھنا محض نادانی ہے اسکی
خلاف انسان مدام رہے *
(۲) دوم انسان کوئی ایسی بات بے اعتدالی کی نکرے جسمین جو خلل انداز تندرستی ہو
(۳) سوم اپنے وطن مین آپس مین لڑنا جھگڑنا اور فساد برپا کرنا لازم نہین *
(۴) چہارم ایک گھر یا خاندان مین خانہ جنگی رہنی نہایت نازیبا اور زبون تر ہے *
(۵) پنجم ہر طرح کی خواہشات انسانی یعنی غصہ بیرحمی و زناکاری و دغابازی و بدکاری
وغیرہ سے انسان کو احتراز اور اجتناب کرنا لازم ہے *
اس حکیم نے بہت کچھ درباب نصایح اور اپنی رائے کی لکھا ہے لیکن میری کتاب کو اتنی وسعت
اور جائے کہان جو اونکو شرحاً اور مفصلاً لکھکر باعث افتخار کا حاصل کرے اوسنے بہت کتابین
نہایت عمدہ نظم و نثر مین تصنیف کین ایک کتاب نظم مین جسکو فیثاغورس کی طلائی نظم
کہتے ہین نہایت عمدہ کتاب ہو نہین سے ہے اور لوگ اوسکی بہت قدر کرتے ہین مورخ بیان
کرتے ہین کہ حکیم فیثاغورس ہندوستان مین آیا تھا اور یہان کے ہنود و فاضلون سے جنکو
سادہو سنت وغیرہ کہتے ہین بہت سی تکرار و بحث درباب علم اور نصیحت کی باتون کی رہی
فاضل اسّی برس کی عمر مین مرگیا اور واسطے اوسکی یادگاری کے لوگون نے یہ کام کیا کہ
جب وہ مرگیا تو جہان اوسکا گھر تھا وہان ایک اوسکا شوالہ بنوا دیا اور فیثاغورس کو ایک دیوتا تصور کیا

بیان اون تین فرقون فاضلان او رحکماء یونان

لاثانی کا جو ولایت یونان مین گذرے ہین

یہ بات تو سب پر واضح اور روشن ہے کہ زمانہ سلف مین وہ ملک مخزن حکما کا تھا یعنی ملک مذکور مین سب طرح کے حکما پائے جاتے تھے اور اونھین کے باعث سے آج تک نام یونان کا مشہور ہے فی الحقیقت اس ملک کے لوگون نے ہر مقدمہ حکمیہ کی تحقیقات کی ہر اور ہر بات کی طرف رجوع ہوئے ہین اور ہر ہر بات کو اونھون نے دریافت کیا ہے اور مختلف فرقے حکیمون کے ہوئے جنمین تین نہایت مشہور ہین اول وہ فرقہ حکما کا ہے جسکو متنفر العیش کہتے ہین اور دوم فرقہ فضلا کو متنفر الرنج کہتے ہین اور فرقہ سوم بنام مستغنی موسوم ہے ان تینون جتنون یعنی فرقون حکما کا آگے علیحدہ علیحدہ بیان کرتا ہون

فرقہ حکمای یونانی موسوم بہ متنفر العیش

معنی متنفر العیش کے یہ ہین کہ جو عیش و عشرت اور خوشی دل سکے سے نفرت کرے چنانچہ ایک فرقہ دانشمندون کا یونان مین ایسا گذرا ہے کہ اونکا یہ مقولہ تھا کہ سب عیش و عشرت دنیوی سے پرہیز کیا چاہیے یہان تک کہ اچھا کھانا اور اچھی پوشاک پہننی ممنوع ہے ایک رات ناچ دیکھنا یا ایک پیالہ شراب پینا ان حکما کے نزدیک ایک حادثہ عظیم تھا اس فرقے کے حکیم زمین پر اکثر سوتے تھے اور پلنگ پر نہین آرام کرتے تھے اس عجیب فرقہ کا بانی مبانی حکیم دیوجانس کلبی تھا اور اوسکے حال کو دیکھنے سے تمام حال اس فرقہ کا معلوم ہوجائیگا

یہ حکیم قریب ۳۳۳ برس پہلے پیدائش حضرت عیسی کے یونان مین موجود تھا وہ نہایت سختی اپنے نفس پر کیا کرتا تھا اسکے خیال مین یہ سمائی ہوئی تھی کہ عیش دشمن خوشی کامل کا ہے یعنی جو شخص عیش کرتا ہے اوسکو خوشی دایما حاصل نہین ہوسکتی ہے ایک دفعہ یہ حکیم راستہ مین چلا جاتا تھا کہ ایک لڑکا اوسے ملا اور اوسنے یہ کہا کہ مین ایک دعوت مین جاتا ہون یہ بات سنکر حکیم دیوجانس نے اوس لڑکے کو گود مین اوٹھا لیا اور اوسکے ماباپ کے پاس لے گیا اور اونکو سپرد کیا اور یہ کہا کہ مین اس طفل نادان کو ایک بڑی آفت سے بچا کے لایا ہون اسکی نگہبانی کرو اب غور کرنا چاہیے کہ اس حکیم کی رای خلقت کی رای سے کسقدر خلاف ہے دعوت مین جانا ایک بہت اچھی بات اکثر آدمیون کے نزدیک ہے خلاف اسکے اس حکیم کی دانست مین دعوت مین جانا اور چاہ مین ڈوبنا مساوی تھا ایک اور ذکر اس حکیم کے بیدل کا مشہور ہے جب شہرت اس حکیم کی دور دور پھیلی تو سکندر بادشاہ مقدونیہ کو جو اون ایام مین بادشاہ یونان کا تھا اشتیاق ہوا کہ اوسکو دیکھنا چاہیے چنانچہ سکندر جسکو اہل ایران سکندر رومی کہتے ہین دیوجانس کے مکان پر گیا اور وہان دیکھا کہ یہ حکیم دھوپ مین بیٹھا ہوا ہے اتفاقا سکندر اسطرح اسکے پاس کھڑا ہوا کہ دیوجانس پر سایہ ہو گیا بڑی دیر تک سکندر کھڑا رہا دیوجانس کچھ نہ بولا آخر کو سکندر نے حکیم مذکور کی بہت تعریف کر کے یہ کہا کہ اے حکیم تو مجھ سے کچھ درخواست کر اور مجھ سے کچھ مانگ حکیم نے جواب دیا کہ مین فقط یہ چاہتا ہون کہ آپ میرے اور آفتاب کے بیچ مین سے ہٹ جائے تاکہ دھوپ میرے اوپر پڑے اب غور کرنا چاہیے کہ سکندر سا بادشاہ گھر پر آکر درخواست کرے کہ تو مجھ سے کچھ طلب کر اور اوسے صرف جواب یہ

کہ میری دھوپ چھوڑ دو تو باعث اسکا یہ تھا کہ یہ حکیم عیش اور عشرت کو نہایت ناپسند کرتا تھا اور اسلئے کہ دنیا کے لوگ کم و بیش سب عیش اور عشرت کو پسند کرتے ہین تو وہ تمام خلقت کو ناپسند کرتا تھا وہ کسیکی مجلس نہین پسند کرتا تھا اور جتنے طریقہ انسان کے ہین اون سب سے وہ خلاف چلتا تھا ترش روئی اور بدمزاجی اور نا ملنساری اور علیحدگی اور کنارہ کشی دنیا سے اسکے نزدیک نیکیان تھین ٭ اس فرقہ کے حکما اور اونکے معتقدون کو زبان یونانی مین سنک یعنی کلبی کہتے ہین اور یہ ایک لفظ یونانی ہے اور اوسکی معنی سگ کی خاصیت والا یعنی بھونکنے والا ہے کسواسطے کہ اس قسم کے حکما کسی سے نہین ملتے ہین اور ہمیشہ ترش رو رہتے ہین اسی فرقہ مین سے ایک حکیم بہت مشہور گذرا ہے جسکا نام سینکا ہے یہ نیرو شہنشاہ روم کا اوستاد تھا اوسکی شکل سے معلوم ہو جاے گا کہ اس فرقے کے لوگ کیسے غمگین اور رنج مین رہتے ہین ٭ چنانچہ اوسکی تصویر صفحہ دوسرے مین درج ہوتی ہے فقط

فرقہ دوم حکماے یونانی کا موسوم بہ متنفرالرنج

متنفرالرنج اسکو کہتے ہین جو رنج سے نفرت کرے اور عیش و عشرت دنیوی کو پسند اس فرقہ کو زبان یونانی مین ٭ اپیکیورین کہتے ہین اور اس فرقہ مین بہت شخص شامل تھے کسواسطے کہ قاعدہ جہان کا ہے کہ عیش و عشرت کو ہر کوئی پسند کرتا ہے اس فرقہ کے حکما کا مقولہ تھا کہ سرور کامل اور دایم عیش و عشرت سے حاصل ہوتا ہے اونکے قول کے موافق آدمی کو

شبیہ حکیم سینیکا



دور اندیشی اور فکر کرنا واہیات ہے جو لحظہ گذرتا ہے اوسے عیش و عشرت مین گذارے ناچ دیکھے اور اچھے اچھے کھانے کھاوے اور فکر اور رنج کو پاس نہ آنے دے اس فرقہ کا بانی مبانی اور سرگروہ حکیم ایپکیورس گذرا ہے جب اس حکیم نے اپنے مقولے جاری کیے تو اور حکیمون نے اونکا بہت مقابلہ کیا ✤ یہ حکیم خود ریتھم مین پیدا ہوا تھا اس شخص کی تیزی عقل اور ذہن کی مشہور ہے اور واسطے استقلال کے بھی لوگ اوسکی بہت تعریف کرتے ہین اوسنے تین سو کتابین تصنیف کی تھین ۲۷۰ سنہ پیشتر عیسوی کے مرگیا ✤ ✤ ✤ ✤ ✤ ✤ ✤ ✤ ✤ ✤

فرقہ سوم موسوم بہ مستغنی

مستغنی اوسکو کہتے ہین جو بے پروا ہو یعنی ایک قسم کا فرقہ حکیمون کا یونان مین گذرا ہے کہ وہ رنج و راحت دولتمندی اور مفلسی کو کچھ نہین سمجھتے تھے اونکا یہ قول تھا کہ خوشی کامل اور دائمی نہ تو عیش و عشرت سے حاصل ہوتی ہے اور نہ اوسکے بالکل ترک کرنے سے بلکہ خوشی کامل اوسمین ہے کہ انسان عیش کو عیش نہ سمجھے اور نہ رنج کو رنج ✤ اگر انسان دولتمند ہو تو کچھ خوشی کی بات نہین اور اگر مفلس ہے تو بھی مساوی ہے علی ہذا القیاس اونکے نزدیک رنج و راحت کوئی شی نہ تھی حقیقت یہ ہے کہ ایسا ہوجانا کہ رنج کو رنج نہ سمجھے اور راحت کو نہ راحت نہایت ایک امر مشکل ہے لیکن یہ تو کچھ اللہ تعالی نے یونان ہی کے آدمیون کو اوس زمانہ مین طاقت بخشی تھی کہ وہ اپنے نفس پر بہت غالب تھے اس فرقہ کا سرگروہ حکیم زینو تھا یہ شخص جزیرہ سائی پرس مین پیدا ہوا تھا اور پیشہ سوداگری کرتا تھا اور چند روز بعد اوسکا

جہاز تجارت کا کنارہ اٹیکا پر جو کہ یونان مین ہی تباہ ہوگیا اور زینو ایک کتاب فروش کے گھر چلا آیا اور وہان تواریخ زنوفن کو ملاحظہ فرما کر بہت خوش ہوا اور اوسکی دل مین کمال شوق پیدا ہوا کہ کسطرح علوم و فنون حاصل کرنے چاہیین اوسنے مدت تک پیچ تحصیل مختلف علوم کے اپنی عمر گذاری اور آخر کو بڑا نامی حکیم ہوگیا اور اوسنے ایک مدرسہ شہر اسینہ مین بنایا اور لوگونکو سبق نیکی اور اپنی حکمت کی دینے لگا اور لوگونکو سکھایا کہ اپنے نفس کو مغلوب کرنا چاہیے اور دوستون پر حالت کمبختی مین مدد کرنا پر ضرور ہی اور لڑکا ین کی عیش و عشرت دنیوی مین انکی اوشاغل ہونا نازیبا اور واہیات ہے اور انسان کو ہر طرح کی نیکی حاصل کرنی چاہیے اور اوسے ہر شے کی نیکی حاصل کرنی ضرور ہے کہ کوئی کمبختی اگر عاید حال ہو تو کچہ رنج نہو اور بالکل صاف اور صابر ہے اور اصلا رنج و کدورت دل پر اثر نکرے اور کوئی خوشی کی بات ہو تو بھی کچہ پیدا انہین ہونا چاہیے کہ ذرا سی دنیوی خوشی حاصل ہوئی تو اوسکے خیال مین مصروف ہوگئے زینو کا قول تھا کہ اللہ جل شانہ نے دو کان اور ایک منہ عنایت کیا ہے انسان کو دیا ہے کہ سنے بہت اور بولے تھوڑا یعنی سب کی باتین بخوبی سن لے اور خود بہت سا سوچ سمجھ کر بولے زینو ایک خدا کا یقین کرتا تھا اور سوا اسکے اوسکے اوسکو اپنا معبود نہین سمجھتا تھا اوسکی تصنیفات سے بہت کتابین ہین غرض کہ اس احقر مصنف اس کتاب کی راے تو یہ ہے کہ یہ نہایت اچھا فرقہ حکیمون اور دانشمندون کا گذرا ہے کہ ہر ایک صفت جو بشر کو لازم ہے انکی حکمت میں موجود تھی مگر ہمکو وہ رتبہ کہان حاصل ہے فقط ✣ ✣ ✣ ✣ ✣ ✣ ✣ ✣ ✣

بیان حکیم ارشمیدس کا

یہ فاضل کامل اسی زمان باشندہ شہر سرکیوز کا ہے کہ جزیرہ صقلیہ مین واقع ہے تھا اور جزیرہ مذکور جنوب مغرب ملک یونان مین ہے ** ارشمیدس بڑا مشہور فاضل علم ریاضی مین گذرا ہے و علم ہیئت اور علم ہندسہ اور علم ادوات اور جر ثقیل اور علم آب اور علم مناظر مین کمال مہارت اور دستگاہ رکھتا تھا اوسکی تیزی عقل اور رسائی ذہن اور طبع رسا کی ان علوم مین ایسی تھی کہ آج تک یونان مین کوئی حکیم ایسا نہین گذرا ہے اوسنے علم جر ثقیل کے وسیلے سے مصر مین جا کر ایسی کلین ایجاد کین کہ اونکے وسیلہ سے اوسنے پانی رود نیل مین سے بلند زمینون مصر مین پہنچایا اوسنے ایسی ایسی کلین ایجاد کین جنسے کہ تھوڑی طاقت سے ہزارون من بوجھ اوٹھا سکین ارشمیدس کو بادشاہ جزیرہ صقلیہ کا جسکا نام ہیرو تھا بہت عزیز رکھتا تھا اور ہر وقت اوسکی ملاقات اور صحبت سے استفادہ حاصل کرتا تھا ایک روز کا ذکر ہے کہ ارشمیدس نے حضور سے عرض کی کہ مین بوسیلہ علم جر ثقیل کے اتنی طاقت رکھتا ہون کہ ذرا سی طاقت سے ہزارون من بوجھ اوٹھا سکتا ہون بلکہ اگر مجھکو زمین سے باہر ٹھہرنے کو جگہہ ملے تو تمام تختہ زمین کو اوٹھا سکتا ہون بادشاہ یہ سنکر بہت متعجب ہوا اور حکم دیا کہ کوئی بات اس علم مین سے ہمکو دکھاؤ اوسنے یہ بات قبول کی اور ایک کل طیار کی اور کنارہ دریا پر ایک جہاز کلان کھڑا ہوا تھا اوسکو اوسنے اوس کل کے وسیلے سے جہاز کو بآسانی تمام دریا مین سے خشکی پر کھینچ لیا اور کہا کہ یہ ایک ادنی نمونہ علم جر ثقیل کا ہے بادشاہ یہ دیکھکر بہت حیران ہوا اور اوسکی فضیلت اور دانائی کی بہت تحسین

وآفرین کی اس قسم کی کلون کو فاضلان فرنگ نے بہت رواج دیا ہے اور اس علم مین بڑی
ترقی کی ہے اور اب یہ علم صاحبان انگریز کی وسیلہ سے ہندوستان کی مدارس مین سکھایا جاتا ہے
ایک دفعہ کا مشہور ذکر ہے کہ ہیرو بادشاہ سرکیوز نے ایک تاج بادشاہی سونیکا طیار کروایا تھا
جب وہ طیار ہوکر بادشاہ کے سامنے لایا گیا بادشاہ نے اوسکو تلوایا معلوم ہوا کہ سونے مین
کچھ نقص نہین ہوا ہے یعنی وہ تاج پورا اوترا مگر بادشاہ کے دلمین یہ شک گذرا کہ شاید زرگر
نے سونے مین کچھ کھوٹ ملایا ہوا سواسطے حضور نے چاہا کہ کسیطرح بغیر گلانے اور ٹکڑے کرنے
تاج کے حال کھوٹے کھرے ہونے سونیکا دریافت کرون اس مطلب کیواسطے بادشاہ نے
حکیم ارشمیدس کو طلب کیا ارشمیدس واسطے دریافت کرنے ایسی ترکیب کی مدت تک تفکر مین رہا
آخر کو ایک روز حکیم مذکور حمام مین غسل کر رہا تھا اور غسل کے وقت اوسکو ایک قاعدہ یکایک
سوجھا اوسنے تب بادشاہ کے حضور مین حاضر ہوکر تاج کو منگوایا اور اوسکے برابر خالص سونا
منگوایا پھر اوسنے تاج اور سونے کو علحدہ علحدہ پانی مین تولا تب دریافت ہوا کہ تاج بہ نسبت
سونے خالص کے پانی مین ہلکا ہے یعنی جسقدر سونا پانی مین ڈالکر تولنے سے گھٹتا ہے اوس سے زیادہ
تاج گھٹ جاتا ہے اور اسی سبب سے اوسکے دل مین شک قوی ہوا کہ ضرور تاج مین کچھ کھوٹ ملا ہوا ہے
اور درحقیقت جب بادشاہ نے اوس تاج کو پگلوا کے دیکھا تو اوسمین کھوٹ نکلا اور اس سبب سے
حکیم موصوف کی بہت تحسین اور آفرین ہوئی اور موجب ایجاد اس حکیم کے کتب علوم فلسفی مین
واسطے دریافت حال کھوٹ وغیرہ ہر دہات کے یہ مسئلہ بھی درج ہوا۔ ارشمیدس کے شہر سرکیوز
کو رومیون نے گھیر لیا اور اوسکا محاصرہ کر لیا تو بادشاہ اوس جگہہ سے بہت دق ہو کر

ارشمیدس سے کہا اوسنے ایسی ایسی کلین ایجاد کین کہ رومیونکو فتح کرنا شہر کا نہایت مشکل
بلکہ ناممکن ہوگیا ارشمیدس نے ایک آتشی شیشہ جسکے وسیلہ سے کرنین معکوس ہوکر جاتی ہین
طیار کیا اور اوسکے وسیلہ سے اوسنے تمام جہاز دن رومیونکو جلا دیا غرض کہ رومیون کو
شہر مذکور کو فتح کرنا ایک امر نہایت مشکل ہوگیا تھا لیکن آخرکار رومیون نے شہر مذکور
کو حملہ کرکے لیا اور دیکھا تو ارشمیدس بھی مقتولون مین پایا گیا یہ حادثہ دو سے بارہ برس
پیشتر سنہ عیسوی کے واقع ہوا تھا ....

حال اقلیدس مشہور مہندس یونانی کا

اقلیدس بیٹا نوقطرس کا پوتا زنقیس کا اور صاحب جو بیطر یا مشہور ہے یہ حکیم قدیم زمانہ کا
یونانی ملک شام مین رہنے والا شہر صور کا ہے اوسکو علم ہندسہ مین وستگاہ کامل تھی
اور اوسکی کتاب جو ارکان یعنی قواعد مشہور ہے وہ کتاب بزرگ قدر اور بہت مفید اور اصل علم ریاضی
کی ہے یونان مین پہلے اوس سے اس وضع کی کوئی کتاب جامع نہین تھی اور نہ بعد اوسکے کوئی
ایسا ہوا اور اوسکا جماعات ریاضی دان یونان اور روم اور اسلام کے نے اعتبار
کیا ہے بعضے اوسکے شرح کرنیوالے ہین اور بعضون نے نئی شکلین اوسکی کتاب
مین بڑھائی ہین اور بعضے فایدے نکالنے والے ہوئے ہین حکما یونان کی اپنے اپنے مدرسونکے
دروازون پر لکھ دیتے تھے کہ ہرگز مدرسہ مین جو شخص کہ محنت کش نہووے نہ داخل ہو
اور مراد اونکی اس سے یہ تھی کہ وہ آدمی مدرسہ مین داخل نہووے جسنے کتاب اقلیدس نہ پڑھی ہووے

اور اور تصنیفات اقلیدس مین سے اس نوع مین کتاب المفروضات ہی کتاب المناظر ہی کتاب
ترکیب آوازون کی اور سوای انکے اور کتابین ہین یعقوب بن اسحق الکندی نے کہا ہی کہ
اقلیدس علم ہندسہ مین اپنے زمانہ کا سب سے دانا تر تھا اقلیدس ابولونیوس کی کتابونکو جو چودہ مقالات
مین ہین تفصیل سے لکھا پھر ایک صدر بنایا جس سے معرفت ان پانچون مجسمات کی حاصل ہو سکے
اور اوسکو تیرہ مقالونمین جو اقلیدس کی طرف منسوب ہین داخل ہو گیا اور کتاب اوسکی
جو قواعد ہندسی مین ہی اوسکو حجاج بن یوسف بن مطر کوفی نے دو نقلین کین اونمین سے ایک
ہارونی مشہور ہی اور دوسری نقل کا نام مامونی ہی اور اوسی پر اعتماد کیا جاتا ہی اور اوسکو
اسحق بن حنین نے نقل کیا اور ثابت بن قرہ حرانی نے اوسکو اصلاح دی اور ابو عثمان
دمشقی نے اوس مین سے کئی مقالے نقل کیے ابن الندیم نے کہا ہی کہ مینے اونمین سے
دسوان مقالہ موصل مین علی بن احمد العمرانی کے خزانہ مین دیکھا تھا سنہ تین سو ستر مین
اور شکوک اس کتاب کے ابن [illegible] نے دفع کیے اور اوسکی شرح نیریزی اور کرابیسی نے کی اور
لطیف المطیف نے یہ ذکر کیا ہی کہ اوسنے اقلیدس کا دسوان مقالہ رومی زبان مین دیکھا
اوسمین چالیس شکلین زیادہ تھین بہ نسبت اوس مقالہ کے جو لوگونکے پاس ہے اوس مین
ایکسو نو شکلین ہین (تو اوسمین ۱۴۹ ہو تین) اور اوسنے اوسکو عربی مین ترجمہ کرنیکا
ارادہ کیا اور یحیی القس نے ذکر کیا ہی کہ وہ شکل جسکا ثابت نے مقالہ اولی مین
دعوی کیا ہی اور اپنی [illegible] مین سے نے وہ یونانی مین دیکھی ہے اور لطیف نے ذکر کیا ہی
کہ مینے اوسکو دیکھا نہی ہے اور شرح کی کتاب اقلیدس کی ابوحفص خراسانی

اور ابوالوفا بوجانی نے کی مگر تمام نہین کی اور ابوالقاسم انطاقی تمام کتاب کی تفسیر کی
اور سند بن علی نے جو اوسکی تفسیر کی تو نو مقالہ اور کچھ دسوین سے کی ہی اور دسوین کو
ابو یوسف رازی نے تقسیم کیا اور بہت خوب درست ابن عمید کیواسطے کیا ہی کندی نے کتاب
اقلیدس کے اغراض مین ذکر کیا ہی کہ اس کتاب کو ایک شخص ابلیس نامی نے تالیف کیا تھا
اور اوس نے پندرہ مقالہ لکھی تھی جب بہت زمانہ گذر گیا تو وہ کتاب متروک ہو گئی پھر کسی بادشاہ نے
اسکندرانیون مین سے علم ہندسہ کیطرف توجہ کی اور اوسکی زمانہ مین اقلیدس موجود تھا اوس بادشاہ نے
اس کتاب کی اصلاح اور تفسیر کرلیے اقلیدس سے کہا اوسنے اوسمین سے تیرہ مقالہ کی تفسیر کی پس وہ
اوسکی طرف منسوب ہو گئے پھر بعد اوسکے اسقلادس اقلیدس کے شاگرد نے دو مقالے پانچ چودھوان
اور پندرھوان وہ بطور تحفہ کے بادشاہ کو دیے پس وہ دونو بھی اوسنے کتاب مین ملا دی اور یہ تمام
واقعہ سکندریہ مین ہوا اور ابوعلی الحسن بن الہیثم بصری نے جو خوش باش مصر کا ہی اس کتاب کے
مصادرات کی شرح کی ہی اور اوسکی اعتراضات بھی اسی کتاب مین مع اونکی جواب کے ہین
پھر ابوالحسن قشیری اندلسی نے ذکر کیا کہ اس کتاب پر شرح ہی کسی اندلسی کی اور اوسکا نام و اسمیہ ہی
اور اوسکا یہ قول تھا کہ یہ میری شرح بیت المقدس سنہ پانسو چھانوین ۵۹۶ مین تمام ہوئی اور اقلیدس
کی تصنیف کی اور چند کتابین ہین منجملہ اونکی سوا اس کتاب کی کتاب الظاہرات ہی کتاب
اختلاف المناظر کتاب المعطیات کتاب النغم سکیانی اسکے نام پر کتاب القسمۃ ثابت کی اصلاح
ہی ہی کتاب الفواید سکیانی اوسکی نام پر کتاب القانون کتاب الثقل والخفت کی کتاب الترکیب
سکیانی اوسکے نام پر کتاب التحلیل سکیانی اوسکے نام پر فقط ....

حال حکیم بطلمیوس ریاضی دان

زمانہ سابق مین یہ نہایت بڑا فاضل ریاضی اور ہیئت دان مصر مین ہوا ہے اور علم ریاضی مین مشہور تھا شہر پلاشم مین ۱۴۳ء پیشتر حضرت عیسی کے پیدا ہوا تھا وہ شہر سکندریہ مین جس زمانہ مین کہ شہنشاہ روم کا عیدریان تھا رہا کرتا تھا زمانہ قدیم مین یہ شخص علوم ریاضی اور ہیئت مین پہلے درجہ کا عقیل اور ذہین تھا اوسنے ان علوم مین بہت کتابین تصنیف کین اور سب سے مشکل اور عمدہ کتاب مجسطی ہے جو کہ تمام عالم مین مشہور ہے و مجسطی کا ترجمہ زبان عربی مین بھی ہے اور ہر ایک فاضل مولوی اوسکے نام سے واقف ہے اور بطور تبرک اونکے کتب خانون مین یہ کتاب بھی دھری رہتی ہے لیکن اچھے اچھے فاضل عربی دان اوسکو نہین جانتے اور نہین پڑھا سکتے ۔ اس کتاب کا ترجمہ زبان اردو مین فقیر حقیر خاکسار غلام نیاز مندر احمید مصنف ان چند اوراق کا کرتا ہے اور وہ اوس کتاب دقیق کو انشاء اللہ تعالی بہت صاف اور عبارت سہل مین کر دیگا تا کہ ہر ایک اوسسے مطالعہ کر کر استفادہ حاصل کر سکے اور اس نحیف کا ارادہ یہ بھی ہے کہ کتاب موصوف کو زبان انگریزی مین بھی طیار کرے اگر زندگی نے وفا دی اور میرا خدا اس امر مین میرا متکفل اور مددگار رہا تو یہ کام جو مینے اپنے اوپر اختیار کیا ہے انجام ہوگا ۔ واضح ہو کہ زمانہ سابق مین تمام فضلاء ہر ولایت کے اور فرنگستان کے علم ہیئت مین حکیم بطلمیوس کے موافق نظام عالم کو مانتے تھے یعنی زمین کا ساکن ہونا اور آسمان کو حرکت ہونا وغیرہ موافق نوشتہ حکیم موصوف کے سب قبول کرتے تھے لیکن

بعدازان جب فرنگستان مین عقل اور علم کی زیادتی ہوتی گئی اور وہان لوگونکو ان علومنمین نہایت سعی اور کوشش مدام رہی اور ایک شخص فرنگستان مین فاضل کوپرنیکس دنیامین پیدا ہوا اور اوسنے زمین کو متحرک اور آسمان کو ساکن ثابت کیا اور پیچھے اوسکے اور اور حکمایان اور فاضلان فرنگ نے اس امرکو پایۂ ثبوت کو پہونچایا اور اوس زمانہ سے مقولہ مذکور حکیم بطلیموس کا رد ہوا فقط

حال لیکرغوس واضع قوانین ریاست سپارطا

واضح ہوکہ یونان مین علاوہ اور ریاستون کی دو ریاستین بڑی عظیم الشان اور مشہور تھین ایک ریاست اسنیہ کی اور دوسری ریاست سپارطا کی چنانچہ زمانہ قدیم مین لیکرغوس ایک بڑا نامی گرامی شخص ملک یونان مین گذرا ہے جسنے کہ قوانین سلطنت ریاست سپارطا کی بنائی تھی وہ قوانین مدت تک دستور مین جاری رہے * یہ شخص خاندان شاہی مین سے تھا اوسنے مختلف اضلاع یونان اور مصر اور ولایت ایشیا مین واسطے ملاحظہ کرنے وہانکی رسوم اور قواعد ریاست اور طریقے وغیرہ کے سفر کیا اور وہانکا حال بخوبی دریافت کیا اور اس طرح پر یہ شخص ایک جہاندیدہ اور تجربہ کار ہوگیا اور اون ملکنمین اوسنے اچھے اچھے فاضلون اور عالمون اور مذہبی آدمیونمین بحث و تکرار کی جب بھائی لیکرغوس کا جو بادشاہ سپارطا کا تھا مرگیا اوسوقت لیکرغوس مالک ریاست کا ہوا اور اوسکی بھائی کی جورو نے جو اوسوقت مین حاملہ تھی اوس سے یہ کہا کہ اگر تمھاری مرضی ہو تو مین اپنا حمل اسقاط کرون کسواسطے کہ تو بالکل مالک سپارطا کا ہوجائیگا لیکن اس بدتجویز کو نیک لیکرغوس نے قبول نہ کیا اور چند روز بعد اوسکے ایک بھتیجا پیدا ہوا

لیکرغوس نے اوسکو تربیت و تعلیم کیا لیکن باوجود اس نیکی کے لوگون نے اوسپر الزام لگایا
کہ اوسنے سلطنت کا غصب کر لیا ہی اور اس باعث سے وہ لاچار ہوا کہ جزیرہ قبراط کو چلا گیا
لیکن اوسکی چلی جانی سے ملک مین بہت بی انتظامی واقع ہوئی اور اہل سپارطا نی اوسے پھر بہزار عجز دوبارہ
طلب کیا اور جب وہ اپنے ملک مین آیا لوگون نے اوسکا نہایت ادب کیا اور اوسکو گویا دیوتا اون
اور فرشتون مین شمار کیا اوسنے اپنے ملک کیواسطے قانون طیار کیے اور اونکا خلاصہ یہ ہی اور
یہ قوانین ۸۸۰ پیشتر سنہ عیسوی کے جاری کیے ٭ لیکرغوس نے ریاست سپارطا مین سے
عیش و عشرت کو بالکل مانند عنقا کے ناپید کر دیا اور حکم دیا کہ کوئی عیش و عشرت مین مشغول
نہ ہووی اور اوسنے اپنے ملک مین سونے اور چاندی کا رواج اور اسکے سکّونکا بالکل دور کر دیا اور تمام باشندون
سپارطا کو برابر کر دیا یعنی یہ نہ ہو کہ بعضی آدمی غریب اور بعض امیر ہوں ٭ اوسنے حکم دیا کہ
سب آدمی اعتدال سے باہر قدم نہ رکھین یعنی وہ شراب کا استعمال نہ کرین اور کھانی نہایت
اچھے اور مزہ دار سے بھی پرہیز کرین اوسنے حکم دیا کہ سب آدمی شہر کے ایک جا پر کھانا کھاوین
٭ بعض قوانین لیکرغوس کی قابل الزام کے ہین کہ اونسے یہ ثابت ہوتا ہی کہ اللہ تعالی نے اپنے
بندونکو عقل کامل نہین بخشی ہی وہ قوانین یہ ہین کہ اوسنے حکم دیا کہ جسطور سے مرد کشتی اور
ورزش کرتے ہین اوسی طور سے عورتین بھی ان مردانہ کامونمین مشق کرین ٭ پس اس صورت مین
لڑکیان بھی برہنہ ایک لنگ کیے ہوئے مردون کے سامنے آتی تھین اور اس سے جو قباحتین ہوتی ہین
وہ اظہر من الشمس ہین ٭ چونکہ بڑا مطلب لیکرغوس کا یہ تھا کہ اوسکی ریاست مین کوئی شخص
نامرد یا ضعیف نہ ہی اور سب لوگ شجاع اور دلیر ہون تو اسیواسطے اوسنے حکم دیا تھا کہ جس لڑکے

ایسا لڑکا پیدا ہو کہ جسکے اعضا ضعیف قدرتی ہوون تو اوسکو اوسکے ما باپ ایک پہاڑ پر سے نیچے گرا دین تاکہ وہ مر جاوے ٭ غرض کہ لیکرغوس کا ان سخت قوانین کی رائج کرنے سے یہ مطلب تھا کہ لوگ سپارطا کے بڑے سپاہی اور دلیر ہوون اور اپنے ملک کیواسطے جان دینے کی لئے مستعد رہین اور جو کچھ مصیبت یا رنج اونپر نازل ہو اوسکو وہ بڑی مضبوطی اور استقلال کی ساتھہ سہا سکین اور اوسکی برداشت کرنیکو متحمل ہوون تواریخ یونان سے معلوم ہوتا ہی کہ اکثر جا بجا اہل سپارطا اس دلیری اور شجاعت سے لڑے ہین کہ اونکی آج کے دن تک نہایت تعریف ہی بعد اسکے لیکرغوس جزیرہ قراط کو پھر چلا گیا اور اپنے ملک کی باشندون سے قسم لی کہ وہ کبھی ان قوانین کی برخلاف نکرینگے اور جبتک وہ واپس نہ آجاوے اور جزیرہ مذکور مین جاکر اوسنے اپنے تئین ہلاک اور قبل از مرتے وقت اوسنے کہا تھا کہ میری راکھہ سمندر مین پھینکدینا تاکہ اوسکی راکھہ سپارطا مین نہ پہونچے کسواسطے کہ مبادا اہل سپارطا یہ خیال کرکے کہ لیکرغوس کی راکھہ سپارطا مین آگئی ہی اسواسطے اون پر سے قید قسم کی جاتی رہی اور خلاف قوانین کے کام کرین ٭ تصویر اسکی بھی دوسرے صفحہ مین مندرج کیجاتی ہے فقط ....

احوال صولن واضع قوانین سلطنت اسنیہ

یہ شخص ۶۹۰ سنہ پیشتر عیسوی کے پیدا ہوا تھا شاہ قادرس کی اولاد مین سے تھا جب کہ بالغ ہوا تو حکومت اسنیہ کی حاصل کی یہ بڑا عالم اور نیک اور حب الوطن تھا ٭ بموجب قواعد صولن کے اوسنے تمام باشندونکو چار جماعتون مین تقسیم کیا تھا اور یہ تقسیمین بموجب مرتبہ ہر ایک

شبیہ پیکرغورس



دولت کی ہوئی تھین اور تین جماعتین خلقت کی جو کہ دولتمند ہوتی تھین انکو علاقجات عالیہ ملکی ملتی تھی
اور بہت خلقت جو کہ چوتھی جماعت مین شامل تھی اونکو یہ اختیار تھا کہ وہ اپنا اقبال یا انکار پیش کرین
عام کی جسمین بڑے بڑے امور ملکی مثل مقرر کرنے منصبون کی اور لڑائی یا صلح نامہ کا عمل مین لانا اور انہین
مرتب کرنا وغیرہ طے ہوتی تھی دیتی تھی چند خاص قوانین صولن کے جو اوسنے واسطے سلطنت کے
طیار کیے تھے وہ بھی حوالہ قلم کرتا ہون ٭ صولن کا حکم تھا کہ ایک شخص کی جایداد تمام اوسکے لڑکے
بالغونمین برابر تقسیم ہو بموجب اوسکی اجازت کی ایک خاوند اپنی جورو کو طلاق دیسکتا تھا بشرطیکہ
خاوند اوسکا جہیز واپس کر دے ٭ اور جورو خاوند کو بھی طلاق دیسکتی تھی بشرطیکہ کوئی باعث
قوی اور دلیل قاطع سامنے منصف کے لاوے ٭ وہ نابالغ لڑکے جنکے باپ واسطے اپنے ملک کے
لڑکر مرگئے ہین اونکی تربیت و تعلیم کیواسطے خزانہ سرکاری مین سے روپیہ پہنچ ہو ✣
قوانین جو درباب غلامون کے تھی وہ بہت قابل تعریف اور رحیم تھی غلامونکو اجازت تھی کہ وہ
اپنی آزادی کچھ روپیہ ادا کر کر خرید سکتے تھے ایک غلام جو کہ اپنی آقا سی ناراض ہو اوسکو اختیار
تھا کہ وہ اپنی آقا سے کہکر اپنے تئین دوسرے آدمی کی ہات بکوا سکتا تھا ٭ اوس زمانہ مین
ایک عجب طرح کا قانون یونانیونمین رایج تھا نام اوسکا ٭ اوسطر سزم ٭ تھا بیان اوسکا
اس طور پر ہے کہ شہر اسنیہ مین ایک خاص مقام مقرر ہوتا تھا کہ جسکے دس دروازے تھے اور
ہر ایک آدمی کو اختیار تھا کہ ایک خزف ریزہ لیکر اوسپر کسی شخص کا نام جو اوسکی نسبت مین بہت برا
اور زبون شخص ہوتا تھا لکھکر وہ مقام مذکور مین ڈال آتا تھا ایک خاص موقع پر وہان جو افسر نوکر تھے
اون خزف ریزونکو شمار کیا کرتی تھی جسکی نام پر چھ ہزار یا دس سے زیادہ خزف ریزہ نکلتے تھے وہ

وہ شخص جلاوطن کیا جاتا تھا ۔ صولن نے بعد حاصل کرنے اسّی برس کی عمر کے اپنی جان مستعار کو حوالہ قادر مطلق کے کیا ۔ تصویر اوسکی بھی درج ہوتی ہے ۔ شبیہ صولن ۔



حال ملک الشعرا ہومر کا

ولایت یونان مین ایک نہایت بڑا عالیشان شاعر گذرا ہی کہ تمام ولایتون کی نہایت بڑے بڑے فاضل متبحر جنکو مذاق اوسکی اشعار کا معلوم ہی متفق اللفظ کہتے ہین کہ زمانہ قدیم سے آج تک کسی ولایت مین یا کسی قوم مین ہومر یونانی کے برابر شاعر نہین ہوا ہی بلکہ بعض شخص تو اس بات کا دعوی کرتے تھے کہ آیندہ بھی اسکی ثانی ہونا نہایت دشوار معلوم ہوتا ہی بڑے بڑے شاعران فرنگستان اور روم اور یونانی اوسکی طرز بیان کو غنیمت کہتے ہی اس بادشاہ سخن گو شیرینی اور فصاحت و بلاغت زبان کی ایسی حاصل تھی کہ کسیکو نہین ہوئی ہی اوسکے دیوان کا ترجمہ زبان یونانی سے زبان انگریزی مین نظم مین منتخب الشعرا فرنگ مسمی پوپ نے کیا ہی اگرچہ یہ ظاہر ہی کہ جب ایک شی اصلی زبان سے زبان غیر مین ترجمہ ہوتی ہی تو لطافت سابق کی سی نہین رہتی ہی لیکن تب بھی بباعث اسکی کہ وہ بڑے زبردست شاعر کا کہا ہوا ہی باوجود ترجمہ ہونے غیر زبان مین وہ اور کتب نظم سے بہت بہتر ہی زمانہ سابق کی اکثر حکما مثل ارسطو و افلاطون وغیرہ ہومر کی کتاب اشعار کو مطالعہ فرما کر استفادہ حاصل کرتی تھی شہنشاہ سکندر کے ہر وقت کتاب ہومر کی ساتھ رہتی تھی اور اس کتاب کو نہایت عزت اور تعظیم سے رکھتا تھا نو سو برس پیشتر سنہ عیسوی کی اس شاعر کی پیدا ہونی سے شہر سمکینشیا کو عزت ہوئی یہ شخص اندھا تھا اور ہومر کی معنی زبان یونانی مین اندھی کی ہین دوسرے دیوان کا نام جو اس لاثانی شاعر نے تصنیف کیا اوسکا نام عدوسی ہی حقیقت یہ ہی کہ جای پیدایش اور سن پیدایش اس شخص مین بھی شک کر مختلف مصنف مختلف طور پر بیان کرتی ہین اس کتاب مین ترجمہ اشعار شاعران عظیم الشان یونان کا اسواسطی

نہین

نہین لکہتا ہون کہ یہان کے لوگ اونکی لطافت اور مذاق کو کبھی نہین پہونچین گے فقط

تصویر اس بزرگ شخص کی درج ہوتی ہے ✣ شبیہ ملک الشعرا ہومر ✣ فقط



حال بیدارس شاعر کا

یہ بھی بہت مشہور شاعر یونان مین رہنے والا تھیب کا گذرا ہی یہ شخص بیچ نظم لارک کے کہ ایک قسم کی شاعری ہی بادشاہ کہلاتا ہی جس زمانہ مین کہ اردشیر شاہ ایران کے نے یونان پہ حملہ کیا تھا اوس زمانہ مین اس یکتا ہی زمان کی کمال شہرت اور تعریف تھی کہتے ہین کہ سنہ پیشتر حضرت عیسی کے یہ پیدا ہوا تھا اور سنہ مین مرگیا اور نام اپنا جہان مین زندہ چھوڑ گیا ہزارون برس سے نام چلا جاتا ہی اور مدام رہیگا ✣ بیان کرتے ہین کہ جب سکندر نے تھیب کو فتح کیا اور وہان مصیبتین اور بدبختین جیسا کہ ملک مفتوحہ پر ہوتی تھین سکندر کی طرف سے وہان کے باشندون پر نازل ہوئین تو سکندر اس شاعر کے نام کا اتنا ادب اور تعظیم کرتا تھا کہ اوسنے اوسکے گھر کو اور اوسکے عیال و اطفال کو ذرا آسیب نہ ہونے پہنچنے دیا فقط تصویر اوسکی بھی صفحہ دوسرے مین مندرج ہوتی ہے ✣

حال شاعر صوفقلس کا

نام اس بڑے شاعر کا بھی نہایت بیچ مشہور شاعرون کے شمار کیا جاتا ہی اسکا لقب شہد کی مکھی تھا اور وجہ تسمیہ اسکی یہ تھی کہ اسکے شعر و سخن مین نہایت شیرینی ہوتی ہی یہ شخص سنہ پیشتر حضرت عیسی کے پیدا ہوا تھا سسرو فصیح اوسکی بہت تعریف کرتا ہی علاوہ فن شاعری کی وہ نیک بہت تھا اوسنے سامنے تمام بادشاہون اور سردارون اور فاضلون کی بیچ اولمپک گیمز کے واسطے اپنی

شبیہ پنڈارس شاعر



لیاقتون کے انعام پایا اور اس باعث سے اوسکو بھی خوشی حاصل ہوئی ۞ ۴۰۶ق سنہ میں اپنی جان حوالہ خدا کے کی فقط تصویر اسکی بھی درج ہوتی ہے ۞ شبیہ شاعر صوفقلس ۞ فقط



حال شاعر انقرین کا

یہ بھی تاریخ خطہ یونان میں نہایت مشہور شاعر پایا جاتا ہے یہ شخص شہر طوس میں جوکہ آئی اوینا
میں واقع ہے ۲۸۵۰ بیشتر حضرت عیسی کے پیدا ہوا تھا اوسکی شاعری کی تعریف ہر زمانہ
اور ہر ملک میں ہوئی ہے اور لوگ اوسکے اشعار کی رنگینی اور فصاحت دیکھکر بہت
تعجب کرتے ہین یہ شخص مقبول شاہان اور فاضلان یونان سکے رہا ✤ اس شخص کو
عادت شراب خواری کی ازبس تھی ✤ افلاطون بیان کرتا ہے کہ یہ شخص ایک
عالیخاندان تھا ✤ اس شخص کا بت قلعہ شہر اسنیہ میں رکھا گیا ✤ اس شاعر نے اسنے
تئین شہر آبدارا میں خود اپنے تئین گلا گھونٹکر مار ڈالا ✤ تصنیفات اسکی مانند عنقا کے
کمیاب ہین ✤ تصویر اسکی بسبب کمی جاے کے صفحہ دوسرے مین درج ہوتی ہے

حال شاعر ارسطوفانوس

یہ بڑا نامی گرامی شاعر شہر اسنیہ میں ۴۳۴ بیشتر سن عیسوی کے پیدا ہوا تھا اور ہمعصر
سقراط و افلاطون کا تھا اوسکی ذہانت اور تیزی عقل کی بہت تعریف لکھی ہے لیکن
چونکہ اوسنے افضل الفضلا حکیم اول سقراط کی ہجو نظم مین لکھی تھی اسواسطے اوسکو بہت
بدنامی ہوئی ✤ اس شاعر کی اتنی شہرت ہوئی اور اشعار اسکے اتنے عام پسند ہوے
کہ محفل عام اوسکو تاج زیتون کے درجے کا ملا فقط ✤ ✤ ✤ ✤ ✤ ✤ ✤ ✤ ✤

شبیہ سنائی غزنوی



تصویر اوسکی کتاب ہذا مین لکھی جاتی ہے ٭ شبیہ ارسطوفانوس ٭



حال شاعر یوریپیڈس

یہ یونانی شاعر ۴۸۰ سنہ پیشتر حضرت عیسی کے سالوس مین اوس روز جس روز کہ اردشیر شاہ
کی فوج کو شکست ہوئی پیدا ہوا تھا اوسنے فصاحت کے سیکھنے مین بہت کوشش
کرکے اوسے حاصل کیا اور علوم اخلاق اور فلسفی سقراط اور انگزیغورس سے سیکھے
اوسکے اشعار مین باعث کمال فصاحت کے لوگون کے دل پر بہت اثر پیدا ہوتا تھا
جب کہ یونانیون نے زیر حکم نکیاس کے سیرکیوز پر حملہ کرنا چاہا لیکن مطالعہ کرنے نظم اس
لاثانی شاعر کی سے اونکے دل پر ایسا اثر کیا کہ اونھون نے غلامی اور تابعداری نکیاس کی
چھوڑ دی اور آزاد ہوگئے بیان کرتے ہین کہ اکثر یہ دنیا کو چھوڑ کر جنگلون اور غارون
مین جاکر اشعار بنایا کرتا تھا اس شاعر کی بادشاہ ارکلاس شاہ مقدونیا نے بہت
عزت کی اور بہت الطاف شاہانہ اوسپر مبذول فرمایا ٭ مورخ بیان کرتے ہین
کہ یہ شاعر بہت سنجیدہ مزاج تھا اور محنت کش تھا تین روز مین یکصد اشعار پر مضمون
اور پر خوبی سے آراستہ و پیراستہ تصنیف کیا کرتا تھا ٭ یہ شاعر عورات کو بہت
ناپسند کیا کرتا تھا ٭ اسکی موت بہت بری طرح ہوئی لکھتے ہین کہ جب وہ تنہائی
مین چہل قدمی کر رہا تھا تب اوسکو وحشی جانورون کتون نے اوسکو پھاڑ کر
اوسکے جسم کو ٹکڑے ٹکڑے کر دیا ٭ لوگون کو اس امر سے بہت
افسوس ہوا فقط ٭

تصویر یوریپڈیس شاعر



حال طھوسی دادس مورخ یونان کا

یہ شخص مشہور یونانی تواریخ نویس ہے اسکے باپ کا نام علوریس تھا اور شہر اسفیہ مین ۴۹۶ سنہ پیشتر عیسوی
کے پیدا ہوا تھا اور یہ شخص ملطیدی اعظم (جسکا حال کتاب ہذا کے صفحہ ۴۳ پر لکھا گیا ہے) اولاد مین
تھا جب یہ عالم لڑکپن مین تھا تو شوق پہلوانی اوسکو کمال تھا اور اس فن مین مشہور ہوگیا تھا
اور جب کہ جوان ہوا تب فوج یونانی مین داخل ہوا اور اکثر جا بجا میدان جنگ مین کار بہادری کے نمایان
کیے جبکہ براسیڈس حاکم فوج ریاست سپارطانے طھوسی دادس کی فوج کو شکست دی اوسوقت بعلت
اسکے وہ جلاوطن کیا گیا اور ایام جلاوطنی مین اوسنے تواریخ مشہور جنگون پلوپونیشن کی
تصنیف کی اور لڑائین مذکور جو اکیس برس جاری رہین اونکا حال اس نامی شخص نے لکھا تھا
اور باقی حال بعد اوسکے اور مورخون نے بیان کیا اوسنے اپنی تواریخ کی آٹھ باب کیے تھے آٹھوان باب
کتاب مذکور کا اچھا نہین ہے اسواسطے کہ اوسکو اوسکی دختر نے تالیف کیا تھا اور اوسکی عبارت
ایسی لطیف ہے جب کہ ہردوطس نے اوسکی تواریخ کا وہ مقام جہان جنگ ایرانیون کا ذکر ہے
پڑھا تو بلا تامل آنکھون مین سے اشک جاری ہو گئے یعنی اوسکے کلام مین مضبوطی اور فصاحت
اتنی تھی کہ وہ مطلب کو بہت اثردار طور پر بیان کرتا تھا سنہ پیشتر حضرت عیسی کے
وہ بزرگ شخص نے وفات پائی ۔ تصویر اوسکی درج کتاب ہوتی ہے ۔

حال مورخ ہردوطس کا

شبیہ طیوسی داوس مورخ یونان



یہ نہایت بڑا مشہور مورخ گذرا ہے یہ بزرگ نامی گرامی شہر ہلیکرناسس مین پیدا ہوا تھا اور یہ شخص سنہ ۴۸۴ پیشتر سن عیسوی کے باغ جہان تر و تازہ اور سرسبز تھا اور یہ شہر ولایت ایشیا خورد مین واقع ہے اور سبب پیدا ہونے ایک ایسے شخص کے کہ جسکا نام آج تک صفحہ دنیا پر زندہ ہے یہ شہر بھی مشہور ہوا ہے ہرودطس نے اوائل عمر مین تمام یونان و ولایت اطلیہ اور مصر مین سفر کیا اور ایک جہاندیدہ شخص ہو گیا تھا اسنے تواریخین مختلف ملکون کی تصنیف کین اسنے تمام حالات لڑائیون کے جو درمیان یونانیون اور ایرانیون کے ہوئین لکھا اور تواریخ ایران کی زمانہ کیخسرو سے شاہ اردشیر تک لکھی تھا اور اسکے اوسنے تواریخین ملک مصر وغیرہ اور بیان سیاحی کی لکھین زبان مین اسکی فصاحت اور شیرین سخنی کی نہایت تھی اور ہر ایک شخص اسکی عبارت کو سمجھہ سکتا ہے اس شخص کا لقب باپ علم تواریخ کا ہے فضلا لوگ اپنی کتابون مین لکھتے ہین کہ ہرودطس مورخ اور دستہ نیز فصیح یونانی اور ہومر شاعر یونانی یہ ایسے شخص ہین کہ لاثانی تصور کیے گیے ہین ✤ تصویر اس شخص کی بھی صفحہ دوسرے مین مندرج ہوتی ہے ✤

حال مورخ دائی دورس

یہ شخص بھی نہایت بڑے مورخون مین سے گذرا ہے یہ مورخ شہر آرجیرہ مین جو کہ جزیرہ صقلیہ مین ہے پیدا ہوا تھا اس شخص نے بہت عمدہ تواریخین ولایات مصر و ایران و شام و یونان و روم وغیرہ کی تاریخین کی تالیف کین ✤ کہتے ہین کہ اوسنے اپنی اس کتاب کو چالیس باب پر تقسیم کیا تھا جن مین پندرہ باب اب تک موجود ہین عالم لوگ لکھتے ہین کہ وہ ایسا جہاندیدہ شخص تھا

شبیہ مؤرخ ہیرودوطس



کہ جتنے مقام اون لڑائیوں کا حال اوسنے اپنی کتاب میں لکھا ہے اوسنے وہان سفر کر کے اون مقاموں کی سیر کی تھی اوسنے اپنی کتاب مذکور کو تیس سال کے عرصہ میں تصنیف کی تھی اوسکی کتاب کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ بہت بھولا آدمی تھا کسواسطے کہ بہتیرے جھوٹے قصے اوسنے اپنی تواریخ میں لکھے ہیں اوسکی عبارت میں فصاحت و بلاغت نہیں ہے البتہ سادگی زبان کی نہایت پائی جاتی ہے اور بعض جا اپنی کتاب میں جھوٹ بھی لکھا ہے کیونکہ بعض جھوٹی کہانیونکو تو صحیح بیان کیا ہے اور بڑی واردات تواریخی کو بہت مختصر لکھا ہے یا بعض قصے چھوڑ دیا ہے غرض یہ بہت اچھا اور مشہور آدمی گذرا ہے پیشتر حضرت عیسی کے یہ اس دنیا میں موجود تھا اور اکثر روم میں رہا کرتا تھا اور حق الامر اس شخص کی یہ عادت تھی کہ سچی باتیں بیان کرے

حال زنوفن کا

زنوفن ایک نہایت فاضل عالم یونانی تھا ۴۵۰ برس پیشتر حضرت عیسی کے شہر ایتھنز میں پیدا ہوا تھا اسمین تینوں اوصاف جو بڑے کمال سے تھے یعنی یہ شخص نہایت مشہور حکیم اور فاضل اور مورخ اور دلاور افسر فوج کا تھا اس شخص نے اس دنیا میں بہت نام پایا سچ ہے یہ شخص حکیم سقراط کا شاگرد تھا ۔ یہ فاضل بیچ دربار چھوٹے سائرس بادشاہ ایران کے چلا گیا اور یہ بادشاہ اسکو بہت عزیز رکھتا تھا لیکن جب کہ یہ بادشاہ جنگ مقام کناکسا میں مارا گیا تو اوسوقت زنوفن اور اوسکی فوج یونانی جو دس ہزار تھی نہایت مصیبت اوٹھی واقع ہوئین کہ حال اوسکا بیان میں اپنے سینہ کو جلاکر کیا ہے رولن صاحب فرنگی مورخ

واپس آنا اپنے وطن یونان مین ان دس ہزار آدمیونکا سرداری زنوفن کے ایران سے جو کہ نہایت مشہور و مقبول ہے اس خوبی سے بیان کرتے ہین کہ ہر ایک شخص کو اوسکے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ حقیقت مین اس جانفشانی اور استقلال اور مضبوطی دل زنوفن کی بخوبی ظاہر ہوتی ہے ایسی شخص کا یہ کام تھا کہ اپنے ہموطنون کو غیر ملک مین سے جو کہ دشمن جانی یونانیون کے تھے بچا کر [illegible] لے آیا بعد اس مشہور واردات کے وہ ہمراہ اجیسی لاس بادشاہ ریاست سپارٹا کے ولایت ایشیا مین آیا اور اوسکی غیر حاضری مین اوسکو اوسکے ہموطنون نے جلاوطن کر دیا اور وہ [illegible] حکمت کے گوشہ مین بیٹھا رہنا اختیار کیا اور شہر الیس مین [illegible] تھا اور وہان نہایت عمدہ [illegible] کتابین علم تواریخ وغیرہ مین تصنیف کین اپنے حالات واپسی دس ہزار یونانیون کا دشمن کے ملک یعنی ایران مین سے نہایت ہی عمدہ بیان کیا اور حال سقراط کا بھی [illegible] لکھا ہے اور اوسنے تواریخ یونان کی [illegible] اور [illegible] مین سفر دار فانی کا اختیار کیا ✣ ✣ ✣ ✣ ✣ ✣ ✣ ✣ ✣

فرنگستان

اس زمانہ مین ولایت فرنگستان کا بھی حال ہے کہ کسی زمانہ مین ولایت یونان کا حال تھا کہ ولایت فرنگستان [illegible] زمانہ سابق یونان سے نہایت فوقیت ہے الحق فرنگستان [illegible] علم و عقل کا اس ملک مین روشن ہے ویسا کسی [illegible] مین بالفعل نہین ہے اور ہزارون اچھے فاضل اور حکیم لاثانی اس ولایت مین گذرے ہین

اور موجود ہین اور یہ بات اظہر من الشمس ہے کہ اگر مین یہ ارادہ کرون کہ وہان کی حکما اور فضلا کا منتخب کر کر اونکی حالات اس کتاب مین لکھون تو میرے اس قدر اسی کتاب کی حقیقت ہے بلکہ اگر چار ایسی ایسی ہین تو بھی شاید اونکی حالات اونمین گنجایش نکرین اسیواسطے حالات چند فاضلون فرنگستان جنت نشان کے لکھے گئے ہین اور ارادہ یہ ہے کہ ایک علیحدہ کتاب طیار ہوگی جسمین تمام وہان کے کاملون کا ذکر ہوگا اور یقین کلی ہے کہ اوس سے یہان کے لوگون کو بہت فایدہ ہوگا

حال شہنشاہ الحکما او فضلا سر اسحاق نیوطن کا

اس بڑے عالیشان فاضل کے لکھنے سے اس کتاب ناچیز کو فخر دیتا ہون یہ حکیم ولایت فرنگ کا تمام فاضلون اور حکیمون ہر دیار اور ہر اقلیم کا شہنشاہ ہے یعنی اتبک نہ تو اوسکے برابر کوئی زمانہ حال مین ہوا ہے نہ کوئی زمانہ قدیم مین اسکی برابری کر سکا اچھے اچھے حکما و فضلا یونانی کی اوسکے روبرو قدر و قیمت اتنی بھی نہین ہے * مصرع * چہ نسبت خاک را با عالم پاک * غرض کہ مین اصلا تعصب سے یہ امر نہین کہتا ہون کیونکہ یہ ظاہر ہے کہ مین یونانی نہین اور نہ فرنگی لیکن دونون ملکون کے فاضلون اور عالمونکا حال بخوبی دیکھا اور پڑھا ہے لیکن انصاف سے جو غور کیا تو حکیم نیوطن ممدوح کے برابر کسیکو نہ پایا اوسنے ایسی ایسی باتین علوم فلسفہ مین ایجاد کین کہ وہ کرامات سے بھی زیادہ ہین * اگرچہ مین اس جا یہ نہین کہتا کہ ارسطو اور افلاطون وغیرہ یونانی کچھ کم فاضل اور ذہین تھے نہین یہ بات غلط ہے وہ بھی پہلے درجہ کے فاضل اور عاقل اور ذہین تھے

* نام اس علامہ زمان کا سر اسحاق نیوطن ہے اور معنی آئزک کے اسحاق ہے اسیواسطے ہمنے اسحاق نیوطن لکھا ہے

لیکن حکیم سر اسحاق نیوطن تمام حکما متقدمین اور متاخرین سے افضل تر ہوا ہے یہ حکیم دانشمند سنہ ۱۶۴۲
عیسوی مین ضلع لنکن شایر مین پیدا ہوا تھا ابتدای عمر مین وہ بہت پست قد اور نرم تھا لیکن جوان
بڑا ہوا تو توانا اور صاحب قوت ہو گیا اور اسی برس کی عمر تک تندرست اور سلامت رہا جب بارہ برس
سال کا ہوا تب اسکی تھوڑی تربیت کر کے اوسکی بزرگون نے اوسے ایک مدرسہ مین جہان صرف و نحو سکھائی جاتی تھی
اوسے بھیجدیا ان دنون مین نیوطن صاحب کی جو بڑا علامہ تھا آثار دانشمندی کو عیان کیے اوسکی حرکات سے
ایسا معلوم ہوتا تھا کہ وہ ایکدن بڑا حکیم ہو جاویگا یہ شخص وقت فرصت مین بجای اوقات گذارنے
کے کھیل کود مین ساتھ ہم مکتبون کی موٹی کلون وغیرہ کو لکڑیون سے طیار کرتا اور واسطے اس کام کے اوزار
آرہی وغیرہ اور آلات خریدے اور اپنے ہاتھ سے ایک گھنٹہ لکڑی کا بنایا نزدیک مدرسہ کے ایک ہوا
کی چکی بنتی تھی نیوطن صاحب نے اوسکو بنتے ہوئے بغور دیکھا اور اوسکا ایک چھوٹا نمونہ
اپنے ہاتھ سے بنایا جو اعتبار حکمت کے اصل کے برابر تھا اوس وقت اوسکے طیار ہو جانے کے
اوس وقت اپنے مکان کے بالاخانہ پر لگایا اور چھوٹے چھوٹے کپڑون کی گڑیون سے جو وہان بنا کر
دیکھا کہ ہوا چکی کو کیونکر گھماتی ہے اور اکثر ایسی ہی چیزون کے بنانے مین مشغول رہتا اور اسی
سبب سے وہ اپنے ہم مکتبون سے لکھنے پڑھنے مین پیچھے رہا اور اوسکے ہم سبق اور مدرسین کو
خیال تھا کہ یہ شخص اپنے ہم عصرون سے سبقت لیجاویگا اور ایک زمانہ مین ایسا حکیم ہو جاویگا کہ جمیع ستارون
کی حرکت وقت اور مقام اور قد وغیرہ کے دریافت کرنے کے قواعد نکالیگا اور ایسی ایسی باتین
نکالیگا جنسے صنعت ایزدی صاف ظاہر ہووے گی اور تمام دنیا اوسکی ایجاد کی ہوئی
چیزون کو دیکھکر حیران رہیگی اوسکی والدہ بھی اوسکے آثار دیکھکے یہ نہین جانتی تھی

کہ وہ بڑا آدمی ہنیگا دوا اکثر اوقات اوسکو مدرسہ سے بلا لیتی اور اوس سی کھیت کا کام لیتی
اورنگا و منڈی مین اپنے ساتھ لیجاتی ✤ بوقت جانیکے مدرسہ سی اپنےگا نوین درختونکے نیچے
بیٹھ جاتا اور مطالعہ اپنی کتابونکا کرتا ✤ اور جب کبھی وہ کسی درخت کی نیچے بیٹھکر مویشی چراتا
اوسوقت بیکار رہتا اور خیالات علمی مین مصروف ✤ یہ ہی عقلمند آدمی کبھی بیکار نہین رہتا
جسوقت سے کہ نیوٹن صاحب کو سمجھ ہوئی اور قوت مناظرہ کی پیدا اوسوقت سے وہ کبھی بیکار
نہین بیٹھا ✤ ہر وقت خیالات مین مصروف رہتا ایسا نہین ہوسکتا کہ ایسا صاحب استعداد شخص
پردہ اخفا مین پڑا رہتا اور منصۂ ظہور پر جلوہ گر نہ ہوتا اوسکے چچا نے اوسے ٹرنیٹی کالج مین جو
بہت اچھا مدرسہ واسطی تدریس کے ہے روانہ کیا اور وہان اوس شخص کی استعداد اور ذہن ظاہر
ہوا ✤ اس مدرسہ مین علم ریاضی اور زبانین پڑھائی جاتی ہین اور اس شخص کا ذہن ریاضی
مین خوب لگتا تھا کہتے ہین کہ چھ ہی دن مین وہ زمین پر شکلین بنایا کرتا اور اوسنے کبھی صنوبر
مدرون پڑھنے تھے پر اقلیدس کو بہت خوبی کے ساتھ ثابت کئین تھلے مین وہ اس مدرسہ کا
ممبر مقرر ہوا اور تھوڑا مین خوب سا علم تحصیل کر کے اوسنے اس مدرسہ مین منصب عالی جو بڑے
فاضلون کو عطا ہوتا ہے حاصل کیا اور اسی سال مین وہ بخوف وبا کے کیمبرج کو چھوڑ کر اور جگہ چلا گیا
مذکور ہے کہ ایام غیر حاضری مین اوسنے مسئلہ کشش کا دریافت کیا ✤ وہ باغ مین بیٹھا ہوا تھا
کہ ایک سخت سیب اپنے آپ سی شاخ پر سے ٹوٹکر زمین پر گر پڑا اوسنے خیالات باندھنے شروع کیے
اور اپنے دلمین کہا کہ سیب بسبب کشش زمین کے گرا ہوگا پھر سوچا کہ اگر کوئی چیز اور اونچے سے
گرے گی تو بھی زمین کی طرف میل رکھے گی اور یہان سے عام مسئلہ کشش جسکے دریافت ہونے کی

سبب سے تمام علم ہئیت اور اور علم آسان ہوگئے دریافت ہوا + دیکھا چاہیے کہ صاحب استعداد آدمی ایک جزوی بات سے کیا کیا بڑے بڑے نتیجہ نکال لیتے ہین + کیا کبھی کسی اور شخص نے سیب کو گرتے ہوئے نہ دیکھا ہوگا + ۱۶۶۶ء مین نیوطن صاحب پھر کیمبرج مین واپس آئے اور اپنی بڑی مشہور کتاب کے طیار کرنے مین مصروف ہوئے + اور ۱۶۶۹ء مین مدرس علم ریاضی کے مقرر ہوئے + اور ۱۶۷۲ء مین مجمع شاہی مین داخل ہوئے + روبرو اس مجمع کے اوسنے اپنا نیا مذہب درباب روشنی اور رنگون کے بیان کیا + تیس برس تک وہ روشنی اور رنگون کی تحقیقات مین مصروف رہا + ۱۶۶۴ء مین اوسنے ایک منشور مثلثی خرید کیا اور دو برس بعد اوس چھوٹے اوسیے آلہ کی استعانت سے علم روشنی کے تحقیقات مین مصروف ہوا + اوسنے دریافت کیا کہ ایک سفید کرن آفتاب کی کئی مختلف رنگون کی کرنون سے مرکب ہے اور یہ کرنین مختلف تدارج انحراف کے اپنی راہ مستقیم سے بوقت گذرنے کے ایک شفاف وساطت سے دوسری میں رکھتی ہیں اور یہ کرنین بعد منحرف ہوجانیکے جدی جدی رہتی ہین اور اونکی رنگت بھی علیحدہ دکھلائی دیتی ہے نیوطن صاحب نے ایک سفید کرن آفتاب کو منشور مذکور الصدر سے گذارا اور پایا کہ وہ سات رنگ کی کرنون مین تقسیم ہوگئی اور تفصیل رنگون کی یہ ہے + اول سرخ + دوم نارنجی + سوم زرد + چہارم سبز + پنجم آسمانی + ششم نیلا + ہفتم بنفشئی + یہ ایک نئی بات ایجاد ہوئی اسوقت سے پہلے کسیکے وہم وگمان مین بھی یہ نہ گذرتا تھا کہ سفید روشنی سات رنگون سے مرکب ہے + ایک شخص فرماتے ہین کہ مجھے نیوطن صاحب کی تحقیقات پر ہرگز اعتماد نہین آتا تھا لیکن اوسکی لکھی ہوئی باتون کو مینے آپ تجربہ کرکے دیکھا

اور اسکو سچ پایا جسوقت نیوطن نے اپنے مذہب کو درباب وشتنی کی ظاہر کیا تو بعض لوگون نے
اوسکا فقط حسد ہی نہین کیا بلکہ اوسکے حق مین بہت سازیان کرنا چاہا اور اس سبب سے اس
شخص کے دل کے چین مین بہت فرق آگیا۔ تھوڑے دنون بعد وہ مہتمم ٹکسال مقرر ہوا اور
ملکہ این نے اوسے درجہ نایٹ کا عطا کیا اور سنہ [illegible] مین اس حکیم اور لیبنٹ صاحب مین جو ایک بڑا
حکیم فرانس کا تھا فساد واقع ہوا اور وجہ اسکی یہ تھی کہ نیوطن صاحب نے ایک نیا علم فلکشنز
جسکو حال مین ڈفرنشل کیلکیولس کہتے ہین اور جو بڑا علم علم ریاضی مین ہے ایجاد کیا اور جو دقتین تھی وہ کل
علم ریاضی مین ہوتی ہین وہ اوسکو سیکھتے ہین اور اوسی زمانہ مین حکیم فرانس نے یہ دعوی کیا کہ یہ علم مینے
ایجاد کیا ہے اور نیوطن نے میری نقل کی ہے۔ اس فساد نے بہت طول کھینچا اور لیبنٹ صاحب نے انگریزی
حکیم کے نام کو اس طور پر الزام لگانا شروع کیا کہ جو کچھ باتین نیوطن نے ایجاد کی تحسین وہ فقط
غلط ہی نہین ہین اگر وہ مذہب کے احکام کے خلاف ہین لیکن نیوطن صاحب کے
افعال سے بخوبی ثابت ہے کہ وہ مذہب پر مستقل تھا اور کسی احکام پر شک نہین لاتا تھا
وہ اپنے ایجادات کو سچ ثابت کرنے وجود باری کے کام مین لایا اور اونکے وسیلہ سے
دانائی حکیم حقیقی کی ظاہر کی اسی برس کی عمر مین بیماری نے اوسپر غلبہ کیا اور اوس سے
اوسے بہت تکلیف پہونچی لیکن وہ اوسوقت بھی صابر رہا اور بڑا استقلال دکھلایا
اس شخص کو اپنے علم کا غرور نہ تھا اور اوسکے سبب سے اپنے تئین ہرگز نہ کھینچا۔ ایکدفعہ
ایک شخص نے درباب تحقیقات کے جو نیوطن نے علم مین کی تھی بہت تعریف کی لیکن اس
شخص نے اوسوقت اپنے تئین بہ مسکین ظاہر کیا اور زبان پر لایا کہ مین مثل بچہ کی دریا کے

صداقت کے کنارہ پر ہے کہ گو دنیا کے ایسی تحقیقاتون سے نہیں ہو سکتا ہے کہ
نیوطن صاحب نے فلکسیون یعنی مشتقات دیگر کی کتاب لکھا تھا اب
اوس علم کی تعریف کے تشریح کرتے ہیں واضح ہو کہ اوسکا قول یہ تھا
کہ ریاضی مقداریں نقطہ کی قسم کی ہوں تعبیر کی جا سکتی ہیں بجائے مثال دو حصہ
ہونے سے اور مثلاً درمیان سے پیدا ہوتے ہیں بسبب حرکت دیکر
ہونے کے مثلاً ایک خط پیدا ہوتا ہے حرکت ایک نقطہ کی سے اور
ایک سطح حرکت خط کی سے اور شکل جسم حرکت سطح کی سے پس موافق اس
مسئلہ کے ہر مقدار جو کہ ہوتی تصور کیجاتی ہے ثبوت نہ مانے کہ ہر مقدار
خواہ وہ کسی قسم کی ہو حرکت سے پیدا کی جا سکتی ہے قطع نظر کہ رفتار
اس حرکت کی کیسی تھی اور خاص مقدار ہوگی اور رفتار آخر کو فلکشن مقدار
مفروضہ کا کہتے ہیں نیوطن صاحب نے یہ عبارت لکھی ہے ٭ یہ جواہر
بے بہا اٹھائیسوین ماہ مارچ ۱۷۲۷ عیسوی کو اس دار فانی سے معدوم
ہوا اور وہ اپنے مال کو اچھی طرح سے کام میں لایا اور اوس نے
اپنے خیال اور رشتہ داروں کی دستگیری کی ٭ تصدیق اوسکی بیچ کتاب
کے تاریخ ہند کے صفحہ میں درج ہوئی ہے ٭ ٭ ٭

حال سر ولیم ہرشل صاحب کا

ارادہ کیا اگرچہ ہنر مذکور کی قیمت اوسنے اپنے آنے سے باہر سمجھکر اپنے تئین خود
دوربین بنانے کا قصد کیا اور انجام کار کامیاب ہوا اور سنہ ۱۷۷۴ع تک دوربین بناکر
جبکہ وہ آپ شیشہ دوربین کے بناتا تھا وہ بارہ بارہ گھنٹہ گھسا کرتا تھا
اور اوس وقت میں کہ اوسکو کہانے پینے کا کچھ خیال رکھتا تھا اوسکی بہن اوسکو تھوڑا تھوڑا سا
کھانا کھلا دیتی تھی غرضیکہ وہ ایک لمحہ بھی سواے گھسنے شیشون کے کسی اور
بات میں ضایع نہین کرتا تھا اوسنے ایک دوربین سات قدم لمبی بنائی اور
اوسکے بعد دو سے زیادہ شیشہ گھسے اور تب ایک شیشہ دوربین کے
قابل بنایا غرض سنہ ۱۷۸۱ع تک وہ اپنی بنائی ہوئی دوربین سے ستارون کو
دیکھا کرتا تھا کہ اتفاقاً اوسکی نگاہ ایک ستارہ پر پڑی جسکو اوسنے سبب
کچھ شبہ کے ذکر کیا دمدار ستارہ ہے اوسنے بغور دیکھا اور انجام کار
اوسنے ستارہ مذکور کو چند روز تک دیکھنے سے اوسکو یقین واثق ہوا کہ وہ کوئی سیارہ
نامعلوم ہے اس طرح سے ہرشل صاحب نے ایک سیارہ جدید کو جوکہ اب
جارجیم سیدس یا ہرشل یا یورینس کی شہرت سے دریافت کیا تھا اور بعد اس سیارے کے
متعلق چاند اور دریافت کیے جارج سوم شاہ انگلستان نے ازراہ قدردانی کے اوسکی تنخواہ
روپیہ سالانہ مقرر کی جس وقت کہ کوکب مذکور نمودار ہوا تھا وہ رات بھر نہیں سوتا تھا اور شاید
اور اس سبب سے اوسنے بہت سی ترقیاں علم ہیئت میں کین یہ مشہور ہیئت دان اسی برس کی عمر
میں سنہ ۱۸۲۲ع میں اس عالم فانی سے رحلت کر گیا اور اپنا نام نیک اس جہان میں چھوڑ گیا

ذکر مہندس طامس سمپسن کا

یہ اکمل کملائی مان مشہور ریاضی دان انگریزی مدرس علوم ریاضی کا بیچ مدرسہ بادشاہی کے ۲۰ تاریخ اگست ۱۷۱۰ عیسوی کو بیچ بارگٹ بوسورتھ کے پیدا ہوا تھا اسکو بہت بڑا اختلاط حضور بادشاہ انگلنڈ سے ملا تھا ٭ بیان اسکا اس طور پر ہے کہ اسکا باپ کپڑے بنا کرتا تھا اور اسکا باپ اپنا پیشہ اسکو سکھایا چاہتا تھا اسی واسطے وہ اسکی تعلیم علوم مین بہت کم کوشش کرتا تھا ٭ ۱۱ تاریخ مئی ۱۷۲۴ مین جو ایک نہایت مشہور گرہن سورج کا واقع ہوا تھا تو اوسکو دیکھکر سمپسن کو نہایت شوق علم ہیئت کی طرف ہوا کہ مین بھی اس علم کو حاصل کرکر باعث گرہن اور پیشتر کہہ دینا اوسکا معلوم کرون چنانچہ اوسی وقت سے جانب اوس علم کے بہت رجوع کی لیکن قبل از حاصل کرنے اس علم کے یہ ایک اور پیشہ مین مشغول ہو گیا یعنی بطور قسمت بینے منجمون کی لوگون کی قسمت بتانے لگا اور مدت تک وہ اس کام کو کرتا رہا اور اس بات مین بھی وہ بہت مشہور ہو گیا لیکن ان ہی ایامون مین اوسنے مختلف فاضلون اور عالمون کی کتابین درباب ہیئت کے مطالعہ کین اور عرصہ قلیل مین وہ بہت اچھا ہیئت دان مشہور ہو گیا بعد تحصیل علم ہیئت کے اوسنے طرف معاش کی توجہ کی اور دار الخلافہ شہر لنڈن مین آ کر ایک عورت بیوہ سے جسکے دو لڑکے تھے شادی کر لی اور بعد شادی کے اوس سے دو فرزند پیدا ہوئے یہ شخص اپنے پیشہ موروثی کو واسطے حصول اپنی معاش کے کیا کرتا تھا اور بیچ اوقات فرصت کے سوائے تحصیل علوم ریاضی کے دوسرا شغل نہین رکھتا تھا

اور چند روز مین اہل فرنگ مین اس شخص کا اتنا چرچا ہوا کہ سیکڑون لوگ بطرف اوسکے شاگرد ہوگئے سنہ ۱۷۳۷ء مین اوسنے ایک نیا رسالہ درباب علم مقادیر سیال کے چھاپا اور سنہ ۱۷۴۰ء مین ایک کتاب درباب قواعد حساب احتمالات کے تصنیف کی اور بعد اسکے ایک اور کتاب متضمن جواب مضمونون کے جو کہ مشتمل اوپر نہایت اچھے مضامین کے تھے تصنیف فرمائی بعد اسکے وہ مجلس مدرسہ شاہی مین بیچ مقام ستوکہولم کے داخل ہوا اور بعد ازان ایک کتاب جبر و مقابلہ وغیرہ کی واسطے مبتدیون کے تصنیف کی غرض کہ بہت سی کتابین اس علم مین اوسکی تصنیف سے مشہور ہوئین کہ بیان اونکا باعث طوالت ہے سنہ ۱۷۴۳ عیسوی مین علم ریاضی کا مدرس بادشاہی مدرسہ مین بیچ مقام وولچ کے مقرر ہوا اور عالم یا ممبر مجلس بادشاہی مدرسہ کا مقرر ہوا اور سترہ برس تک اس معزز عہدہ پر ممتاز رہا ۱۴ تاریخ مئی سنہ ۱۷۶۱ عیسوی کو اس جہان کو وداع کیا بعد وفات اس کامل کے اوسکی بیوی کو پنشن حضور کی طرف سے مقرر ہوئی فقط ✤ ✤ ✤ ✤ ✤ ✤ ✤

ذکر چارلس ہٹن کا

یہ بھی نہایت عظیم الشان ریاضی دان انگریزون مین گذرا ہے سنہ ۱۷۳۷ عیسوی مین بیچ نیوکیسل کے پیدا ہوا تھا شروع عمر سے اوسنے علم ریاضی کی طرف توجہ کی اور تھوڑے عرصہ مین نہایت مشہور اس فن مین مشہور ہوگیا اور بہتیرے

آدمیون سے اس علم مین سبقت لے گیا اور بعد چند روز کے بادشاہی جنگی مدرسہ
مین اس علم کا مدرس ہوا اور بہت بڑا خطاب حاصل کیا اور یہ خطاب اوسکو
ایڈن برغ کے مدارس مین سے ملا سنہ ۱۶۹۹ء مین ایک کتاب دو جلدون مین قاموس
علوم ریاضی اور فلسفہ کی تصنیف کی اور سنہ ۱۶۹۸ء مین ایک کتاب مجموعہ ریاضیات
تصنیف کی جس سے دنیا کو بہت فائدہ ہوا اور یہ کتاب سب مدارس مین سکھائی
جاتی ہے بعد اسکے اوسنے بشمول ڈاکٹر ہیرسن اور ڈاکٹر شا صاحب کے ایک
کتاب عجیب علوم فلسفہ مین تیار کی اور اوسکے عوض مین لوگونے سالانہ ہزار روپیہ
بطور انعام ملا بعد اسکے اوسنے باعث پیرسالی کے علاقہ کو چھوڑ دیا اور گھر مین آرام سے بیٹھا
اور ایکہزار روپیہ پنشن کی اس فاضل کی مقرر ہوگئی سنہ ۱۷۴۲ء مین اس ریاضی دان نے وفات پائی

ذکر مہندسان جیمس برنولی اور جان برنولی کا

یہ دو مشہور اور معروف مہندس دو بھائی تھے کہ جنھون نے اس علم مین کمال حاصل کیا تھا یہ
مجمع کمالات علوم ریاضی اور جامع فضایل ظاہری و باطنی جیمس برنولی سنہ ۱۶۵۴ء مین
بمقام بیل کے پیدا ہوا تھا اور اکثر کتب اس علم مین تصنیف کین اور بہتیری
باتین اس مین ایجاد کین اور سنہ ۱۷۰۵ء مین مرگیا * زبدۃ الارباب مہندسان جان برنولی بھائی جیمس
برنولی کا بھی بہت بڑا ریاضی دان و فاضل گذرا ہے یہان تک کہ دنیا اوسکو لقب
شہنشاہ الحکما و فضلا اہل وطن اور مہندسین لیبنز کا کہتے ہین صرف اس بات سے

معلوم ہوجاسے گا کہ وہ کیا کچھ تھا [illegible] مین اس شخص نے وفات پائی —

ذکر ہندس یولیر کا

زبدہ جہانیان یولیر ریاضی دان ہے کہ تمام فرنگستان مین اس رتبہ کا شخص علم ریاضی مین بہت کم ہوا ہے اور قطع نظر ریاضی دانی سکے یہ شخص علوم فلسفہ مین مہارت کمال رکہتا تھا [illegible] مین مقام بسیل مین جو کہ اقلیم پروشیہ مین واقع ہے پیدا ہوا اور اوائل مین علوم کی طرف اوہ ہندس جان برنوفی کا شاگرد ہوا اور چند روز مین اوسکی دانائی اور عقل اور تیزی ذہن ظاہر ہوئی اور علم ریاضی مین اوستاد کامل ہوگیا جب کہ آوازہ اوسکے علم و کمال کا ایک جہان مین بلند ہوا اور ہر جگہ اوسکی فضیلت کا چرچہ پہیلا اوسوقت ملکہ معظمہ کترائن فرمان فرماے ولایت روس نے اوسکو بلایا اور یہ جامع نفائیس علوم اوس ملکہ جہان سکے دربار مین حاضر ہوا اور جیسا کہ تواضع اور مدارات لایق شاہنشاہون کہ ہے ویسی ہی اوس ملکہ کی یولیر نے کی فریدرک اعظم بادشاہ پروشیہ اوسکو نہایت عزیز رکہتا تھا جب کہ یولیر شہر پیٹرزبرگ دار الخلافہ روس مین تشریف لے گیا تو [illegible] مین اوس جگہ اوسنے وفات پائی اگرچہ چند روز پہلے وفات سکے وہ اندہا ہوگیا تھا لیکن تب بھی بیچ خیالات علمی کے مشغول رہتا تھا اوس حالت مین اوسنے اصول جبر مقابلہ کے تصنیف کیے اور مسائل علمی درباب قمر کے لکھے اوسنے بہت کتابین علوم ریاضی اور فلسفہ اور

الہیات مین تصنیف کین اور وہ تمام فرنگستان مین بہت مروج اور مشہور ہین —

ذکر لب نظر کا

یہ فاضل اور ریاضی دان نکتہ زمان ۲۳ جون ۱۶۴۶ع بیچ مقام لیپسک کے جو اقلیم جرمنی مین ہی پیدا ہوا تھا یہ بہت بڑا حکیم تھا ٭ جب کہ اسکی عمر چھہ برس کی تھی اوسکا والد مرگیا لیکن اوسکی والدہ نے اوسکی تربیت مین بہت کوشش کی اور اوسکی کوشش کا اوسکو بخوبی ثمرہ ملا یعنی لب نظر ایک بڑے فاضلون اور عالمون مین سے ہوگیا اوسنے زبانین لاٹن اور یونانی کو حاصل کیا اور اوسنے کتب شاعری اور تواریخ فلسفہ اور ریاضی اور الہیات دیکھین اور ان علومین کمال پیدا کیا اور ہمہ دان ہوگیا اور جب کہ لوگون نے جانا کہ اسنے اپنے بندون مین سے ایک بڑا عالی شخص دنیا مین ظاہر کیا ہی اوسوقت ہر شخص اسکی عزت کرنے لگا اور بڑے بڑے مدارج اسنے پائے اور آخر کو مصاحب ول شہنشاہ جرمنی کا ہوگیا ۱۶۷۲ مین وہ شہر پرس دار الخلافہ اقلیم فرانس مین آیا اور وہان علوم ریاضی مین کمال حاصل کیا وہان کے لوگ اوسکا بہت ادب اور تعظیم کرتے تھے بعد ازان انگلستان مین بھی آیا اور وہان کے فاضلون سے بھی ملاقات کی اس فاضل اور حکیم نیوطن مین بہت جھگڑا ہوا تھا یعنی حکیم نیوطن تو یہ فرماتے تھے کہ مینے علم بزرگ یعنی علم مقادیر متساویاں ایجاد کیا ہی اور لب نظر کہتا تھا کہ یہ میری ایجاد ہے غرض مدت تک اسبات مین جھگڑا رہا ٭ اور اس فیصلہ کیواسطے ایک کچہری فاضلون کی حضور بادشاہ

مجادلہ انگلستان کیطرف سے مقرر ہوئی کہ اسبات کا فیصلہ کرین چنانچہ اون فاضلون نے یہی فیصلہ کیا کہ حکیم نیوٹن نے اس علم اعظم کو ایجاد کیا ۔ لب نطر کی بہت تصنیفات ہین اور اوسنے بہت سی کتابین مختلف علوم مین بیچ مختلف زبانون کے مثل زبان لاطینی اور لاٹن اور فرانسیسی اور جرمنی مین تصنیف کین جو کہ بہت قابل تعریف اور قدر کے ہین لب نطر نے ۱۴ تاریخ نومبر سنہ ۱۷۱۶ع مین اپنی جان بحق تسلیم کی ۔

ذکر لاگرانژ کا

یہ بھی مہندس کامل مشہور ہے اس شخص نے بہت باتین عجیب و غریب علم ریاضی مین ایجاد کین سنہ ۱۷۳۶ع مین بیچ مقام طرن کے پیدا ہوا اوائل عمر مین اتنا علم ریاضی حاصل کیا کہ سولہ برس کی عمر مین معلم اول ریاضی کا بیچ بادشاہی مدرسہ کے مقرر ہوا اوسنے علم مقابلہ و حساب مین بہت باتین لکھین اوسنے درباب حساب حرکات اور تموج اجسام سیال کی بہت باتین عجیب اپنے ذہانت کے وسیلہ ظاہر کین اوسنے مختلف کتب اس علم مین تصنیف کین جو کہ نہایت مشہور و معروف ہین اس شخص نے بباعث اپنے علم کے بہت بڑے بڑے عہدے حاصل کیے آخر کو سنہ ۱۸۱۳ع مین اس جہان گذران سے گذر گیا اور صرف اپنے نام نیک کو زندہ چھوڑ گیا ۔

ہیئت دان لاپلاس

سب مین کمال حاصل کیا اور بعد اوسکے وہ علوم فلسفہ مین داخل ہوگیا اور اس علم مین
اوسنے بڑی ترقی کی اور فرنگستان مین وہ اس علم مین پیشوا مشہور ہے ۱۹ برس کی عمر مین
ملک فرانس مین سفر کیا اور وہان ایک کتاب بشعر حالات فرنگستان کی تصنیف کی
لیکن بباعث موت اوسکے باپ کے وہ جلد ہی اپنے وطن انگلستان کو چلا آیا اور
وہان امیر کبیر ارل اسٹھمکس سے دوستی پیدا ہوگئی اور یہ امیر کبیر اون دنون ملکہ معظمہ
شاہزادی الزبیت فرمان فرمای انگلستان کے ہان نہایت اختیار رکھتا تھا وہ بیکن صاحب
کو بباعث اوسکی فضیلت کی بہت عزیز رکھتا تھا حتی کہ اوسنے حضور ملکہ کے ہان سے
۸ ہزار روپیہ کی زمین جاگیر مین دلوادی جب کہ شاہ جیمس اول تخت انگلستان پر جلوہ افروز
ہوا تو اوسکی سلطنت مین اس فاضل کی بڑی قدر ہوئی ۱۶۱۶ء مین مصاحبان
خاص بادشاہی مین داخل ہوا اندنون مین اوسنے قوانین سلطنت انگلستان کے
لکھے ۱۶۱۷ء مین اوسکو علاقہ بادشاہی مہر رکھنے کا ملا جو کہ وہان نہایت عالی اور
جلیل القدر علاقون مین سے شمار کیا جاتا ہے جب کہ اوسکو یہ بڑے بڑے کاروبار
سلطنت کے سپرد تھے اوسوقت علوم فلسفہ کی تحصیل مین مشغول تھا ۱۶۲۰ء مین
اوسنے مشہور و معروف کتاب مسمی آلہ جدید واسطے مسائل طبیعی جسکو انگریزی مین *
نووم اورگنیم * کہتے ہین تصنیف کی ۱۶۲۱ء مین وہ * دائی کونٹ سینٹ البن
کا مقرر ہوا یعنی وہ صوبہ داری مقام مذکور پر مقرر ہوا * لیکن اختلافات قسمت
کے دیکھنے چاہیے کہ کیا تو اس فاضل کی اندنون مین یہ حکومت اور شان تھی

یاں یکایک ایک بڑی کمبختی نازل ہوئی یعنی سوم تاریخ مئی ۱۶۲۱ء کو بادشاہ کی بارگاہ اعلے میں
یہ ثابت ہوا کہ بیکن صاحب رشوت لیتے ہین اور بجرم رشوت ستانی کے وہ علاقہ منصب
سے موقوف ہوئے اور چار لاکھ روپیہ اون پہ جرمانہ ہوا اور قید خانہ مین اس شرط پر
کہ جب تک بادشاہ چاہے وہ قید رہین قید ہوئے + کہتے ہین کہ بیکن صاحب کے نوکرون
نے بہت رشوت لی تھی اور اسی سبب سے اونپر بھی الزام رشوت ستانی کا لگا + اگرچہ فاضل
تھوڑے دن قید رہکر رہا ہوا اور شاہ چارلس اول نے اوسکو وہ روپیہ جو اوسپر جرمانہ کیا تھا
دیدیا اور مجلس حکام مین بھی اوسکو جگہ ملی + پانچ برس پچھلی عمر کے اوسنے صرف شغل
علوم و فنون سے گذارے ۹ اپریل ۱۶۲۶ء مین اوسنے وفات پائی + یہ شخص بڑا
عالی حوصلہ اور عاقل اور ذہین تھا چنانچہ اوسکے کتب تصانیف سے معلوم ہوتا ہے
اوسکے کتب منتہی لوگ پڑھتے ہین اہل انگلنڈ اوسکو پیغمبر علوم و فنون کہتے ہین تصویر انکی
درج صفحہ دوسرے مین ہوتی ہے ۔ ✣ ✣ ✣ ✣ ✣ ✣ ✣ ✣ ✣ ✣ ✣ ✣

ذکر ممتاز الحکما جان لوک کا

یہ بہت بڑا حکیم فاضل گذرا ہے ۱۶۳۲ء مین بیچ مقام رنگٹن کے پیدا ہوا اوسنے
اول مدرسہ وسٹمنسٹر مین تربیت پائی بچاپن سے یہ علوم کی طرف بہت راغب تھا
علوم فلسفہ حکیم ارسطو کے اون دنون مین سکھائے جاتی تھی جسکو وہ بہت ناپسند کرتا تھا
کسواسطے کہ فلسفہ یونانی مین وہ فرماتا تھا کہ سوائے مہمل تکرارون کے اور کچھ نہین ہے

شبیہ بیکن صاحب



اور اوسکے سیکھنے سے سواے تعصب کے اور کچھ حاصل نہین ہوتا ہے یہ فاضل حکیم
دس کا بیز کی کتابین علم فلسفہ مین پڑہتا رہتا تھا اگرچہ اوسکی راے کا وہ پیرو نتھا
اس حکیم نے علم طب کو بھی حاصل کیا اگرچہ کبھی پیشۂ طبابت نہین کیا ۱۶۶۶ع
مین وہ ملک الامان یعنی جرمنی مین گیا اور وہان جو الیجی شاہ انگلستان کا دربار شہنشاہ
الامان مین رہتا تھا یہ اوسکا سکرٹری مقرر ہوا بعد انکیسال کے وہ پھر انگلستان میں
چلا آیا اور وہان جو فضلا اور حکما دہر تھے اون سے صحبت اور ملاقات رکھنی
کی اور علم طبیعی کی تحصیل مین بدل وجان مشغول رہا اور یہ حکیم علم الہیات اور منطق میں
کامل مشہور ہے ✢ یہ شخص مختلف علاقہ جلیلہ ملکی پر ممتاز ہوا ✢ حقیقت یہ ہے کہ اسکی
عقل اور ذہن کو ارسطو اور افلاطون کبھی نہین پہنچ سکتے اسکی تصنیفات بہت
ہین دو جلدون مین اوسنے کتابین عقل اور سمجہ انسان پر تصنیف کین اور ایک
کتاب اوسنے درباب ترتیب کے اور دو رسالہ درباب گورنمنٹ کے اور اوربہت
سی کتابین تصنیف کین اور چند کتابین درباب مذہب کے بھی لکھین ✢ ۲۸ اکتوبر
۱۷۰۴ع مین اس فاضل اکمل نے وفات پائی ✢ ✢ ✢ ✢ ✢ ✢ ✢ ✢ ✢

ذکر عمدۃ الشعراء فرنگ جان ملٹن کا

افصح الفصحا جناب ملٹن نہایت بڑا شاعر گذرا ہے کہ اسکی زبان مین فصاحت بہت
ہے اور اسکی برابر فرنگستان مین اور اور بلاد مین بہت کم شاعر گذرے ہین —

۹ دسمبر ۱۶۰۸؁ع مین مقام دار الخلافۃ لندن مین پیدا ہوا تھا بارہ برس کی عمر مین اوسنے علوم رائج الوقت مین کمال حاصل کیا اور بیچ تحصیل شعر و سخن کے آدھی رات گئے تک پڑھتا رہتا تھا اور سترہ برس کی عمر مین اوسنے نہایت فصیح اشعار تصنیف کیے اور اوسکو زبان لاٹن مین بہت مداخلت تھی حتی کہ وہ اوس زبان مین بہت اچھے اشعار تصنیف کیا کرتا تھا اوسنے علم شاعری مین اتنی محنت کی کہ وہ اندھا ہوگیا اسکے تصنیفات بہت ہین جنمین سے ایک قصہ جسکا نام * گم شدن باغ بہشت از دست آدم * نہایت مشہور و معروف ہے کہ جسکی لطافت و فصاحت و بلاغت اور اشارہ و کنایہ صنایع و بدایع میرے قلم کو کیا طاقت کہ بیان کرے اور مجھے کیا حوصلہ کہ اوسکی رنگینی عبارت مین کچھ لکھے * یہ کتاب سب مدارس مین مروج ہے + شاعر ۱۶۷۴؁ع مین مر گیا بعض صاحب کہ اونکو جہلا کہنا چاہیے فرماتے ہین کہ زبان انگریزی مین شاعری نہین ہے اونکو واقف رہنا چاہیے کہ زبان انگریزی مین نظم ایسی ہے کہ بالفعل کسی زبان مین نہین فارسی زبان کے اشعار کو کیا طاقت ہے کہ انگریزی زبان کی شاعری کی برابری کر سکے اور اس امر کا فیصلہ اوس شخص سے ہوسکتا ہے جو کہ زبان انگریزی اور فارسی دونو زبانون سے واقف ہو فقط ....

ذکر ملک الشعرا ولیم شکسپیر

یہ شاعر انگلستان مین بہت نامی گرامی گذرا ہے اسکی سی شہرت اور کسی شاعر نے نہین پائی

پیدائش بمقام سٹرٹ فرڈ مین جو کہ وارد کشائر مین ہے ۱۵۶۴ء ماہ اپریل مین پیدا ہوا تھا اوایل عمر مین اس یکہ زمان نے ایک مدرسہ مین علم تحصیل کیا لیکن بباعث اسکے کہ اسکا باپ بہت غریب تھا اور اوسکے دس بیٹے اور بیٹیان تھین شیکسپیر صاحب لاچار مدرسہ کو چھوڑ کر تلاش معاش مشغول ہوئے بعد اسکے بعض لوگ تو یہ کہتے ہین کہ اسنے پھر علوم سیکھنے کی طرف توجہ کی اور بعضون کی راے خلاف ہے ٭ ۱۷ برس کی عمر مین اوسنے اپنی شادی کر لی ٭ چونکہ یہ اکثر دیکھا گیا ہے کہ جو نہایت نامی اور صاحب کمال شخص گذرے ہین اونکے ذہن اور علم خداداد ہوتی ہین تحصیل سے اونکے واسطے محنت درکار نہین ہوتی چنانچہ شیکسپیر صاحب چھوٹی عمر سے نہایت عمدہ اشعار کہنے لگے تھے ٭ جب کہ اونکی شادی ہوگئی تو وہ صحبت خراب مین بیٹھنے لگے اور بباعث اسکے اونھون نے ایک ہرن ایک امیرزادہ طامس لیوسی کا چورایا اوسنے اس امر کی نالش کی اور بروقت نالش کے شیکسپیر صاحب نے ایک ہجو اوس امیر کی نظم مین بہت عمدہ تصنیف کی اس باعث سے وہ اور بھی رنجیدہ اور خفا ہوا لاچار شیکسپیر صاحب اپنے گانو کو چھوڑ کر دارالخلافہ شہر لندن مین چلے آئے جب کہ یہ شہر مین پہونچے تو کوئی اونکا دوست نہین تھا اور محتاج کمال تھے لاچار ہو کر اسی حالت بیکسی مین اونھون نے یہ تجویز کی کہ وہ جو تماشے خانہ کے دروازہ پر جا بیٹھین اور جو کوئی وہان کھیلنے آوے اوسکے گھوڑے کی خبرداری کیا کرین اسطرح پر اونھون نے تھوڑے عرصہ تک گذارہ کیا غرض کہ وسی علاقہ پر وہ اپنی تصنیفات مین

مشغول رہتا آخر کو لوگون نے اوسکی نظم دیکھی اور بہت تعریف کی اور تمام شہر مین
بہت شہرت ہوگئی یہان تک کہ ملکہ معظمہ شاہزادی ایلزبیت کو خبر ہوئی اور اوسنے
اوسکو طلب کیا اور شکسپیر صاحب نے جو کھیل کہ نظم مین تصنیف کیے تھے سامنے ملکہ دوران
کے اونکی نقلین خود کین بادشاہزادی اوسکی لیاقتون کو دیکھکر نہایت خوش ہوئی
اور اوسکی بڑی عزت اور توقیر کی جب کہ اوسکی بادشاہزادی کے دربار مین اتنی قدر
ہوئی اوسوقت تمام امیر اور رئیس اوسکی عزت کرنے لگے ✤ ارل یعنی صوبہ دار مقام
سوتھمٹن کا اوسکو بہت عزیز رکھنے لگا اور ایک دفعہ دس ہزار روپیہ بطور انعام
اوسکو دیا ✤ اخیر عمر شکسپیر صاحب کی بہت عیش و آرام مین گذری اوسنے بسبب
اپنی عجیب و غریب لیاقتون کے کہ کسیکو میسر آتی ہین بہت دولت اور اسباب
جمع کیا اور اپنے گانو سٹریٹ فرد مین جاکر بہت آرام سے زندگی بسر کی ۱۶۱۶ء مین
تریپن برس کی عمر مین وفات پائی اور اوسکی یادگاری کیواسطے ایک عمارت
یادگاری کی تعمیر ہوئی فقط تصویر اوسکی صفحہ دوسری مین درج ہوتی ہے

حال حضرت جلال الدین رومی معروف بمولانای روم

یہ حضرت شروع ۱۲۰۷ء مین پیدا ہوئے اور شہر بلخ کی جو کہ خراسان مین واقع ہے جای ولادت
اس بزرگ شخص کی ہے اور اوائل عمر سے مسائل صوفیہ کی تحصیل مین مشغول رہا اور اپنی
زندگی تنہائی مین و پیچ خیالات مختلف علمی اور دینی باتون کے گذاری ✤ صوفی ایک

شبیہ ملک الشعراء ولیم شیکسپیئر





فرقہ ہے اکثر ولایتون مین اس فرقہ کے آدمی پائے جاتے ہین اور بڑا مطلب ان لوگون کا یہ ہوتا ہے کہ اپنے مضامین کو پوشیدہ عبارت مین بیان کرین اور یہ لوگ ادب اپنے خدا کا اور تعجب اوسکی صنعتون کا کیا کرتے ہین چنانچہ افلاطون بھی کہتا ہے کہ دانائی ان ہی باتون سے حاصل ہوتی ہے ایرانیون مین مذہب صوفیہ اور یونانیون مین سیفیا اور ہند وستان مین ویدانت اور ایک خاص الا مانیون کے حکمت کی ایک اثر ہے جلال الدین کی ایک بڑی اور نہایت عمدہ کتاب جسکو مولانا ے روم کی مثنوی کہتے ہین ہے اور اوسکے مطالعہ سے خوبی ذہن اور تیزی عقل مصنف کی بخوبی ظاہر ہوتی اور اکثر مقامات اس کتاب مین ہین کہ معنی اونکے اچھے اچھے اوستادون سے نہین حل ہوتے اس کتاب مین مختلف داستانین اور سنجیدہ باتین لکھی ہین تمام مشرقی شاعرون مین سے جلال الدین زبان مبالغہ کی بہت کم استعمال مین لایا ہے حاصل یہ ہے کہ بدل زمانہ اور برگزیدہ دوران سے تھا اور اوس ولایت مین اب تک کوئی شخص اس حسب ونسب کا نہین ہوا ہے اس شخص نے نہایت اخلاق کی باتین لکھی ہین اوسکا بڑا قول تھا کہ زیادہ گوئی اور ہر ایک سے ملاقات نہین چاہیے اور کسی بیگانی محفل مین اگر جا کر بیٹھین تو کبھی ایسے کلام نہین کرنے چاہیے کہ لوگ بیوقوف سمجھین وہ فرماتا تھا کہ جب کبھی کوئی شخص مجلس مین جا کر بیٹھے تو اوسکو مثل منافق کے مسجد مین اور کودک کے مکتب مین اور اسیر کے زندان مین بیٹھا رہے اگرچہ اشعار مولانا کے بہت مشہور ہین پھر بھی چند اشعار مین بھی درج کرتا ہون ✣ نظم ✣

تا نقش خیال دوست با ماست ما را همہ عمر خود تماشاست
آنجا کہ وصال دوستان نیست واللہ کہ میان خانہ صحراست
وانجا کہ مراد دل بر آید یک خار بہ از ہزار خرماست

وله

ای دوست قبولم کن و جانم بستان مستم کن و از ہر دو جہانم بستان
با ہر چہ دلم قرار گیرد دستی تو آتش بمن اندر زن و زانم بستان

وله

آن کس کہ ترا شناخت جانرا چہ کند فرزند و عیال و خانمان را چہ کند
دیوانہ کنی ہر دو جہانش بخشی دیوانۂ تو ہر دو جہان را چہ کند

وله

خوش باش کہ خوش نہاد باشد صوفی از باطن خویش شاد باشد صوفی
صوفی صافی ست غم برو ننشیند کیخسرو کیقباد باشد صوفی

حال حضرت نظامی

واضح ہو کہ یہ شاعر سنہ ۱۲ عیسوی کے اخیر میں پیدا ہوا تھا اور کئی اوسنے کتابیں تصنیف کیں اور اوسمیں بہت مشہور یہ ہیں مثنوی خسرو و شیرین اور مثنوی لیلی و مجنون اور مخزن اسرار اور ہفت پیکر و سکندر نامہ نظامی کی اکثر لوگ تعریف کرتے ہیں اور حقیقت میں اوسکی زبان بہت مبالغہ دار اور بہت بزرگ اور زبردست الفاظوں سے آراستہ ہے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اوسکے خیالات اور قدرت بہت عالی اور بلند ہیں لیکن یہ بھی ظاہر ہوتا ہے کہ اوسکو بہت توجہ اسبابات پر تھی

کہ اوسکی عبارت نئی اور زیبایشی ہو اور سبھو نکی سمجھ مین مشکل سے آوے اور
اسباب سے اوسکی کتاب موافق رواج عام کے نرہی اوسکی کتابین بنام خمسہ مشہور
ہین ہفت پیکران مین سے بہت خوب ہے اور اوسمین داستان بہرام گور اور شکار کی
مندرج ہے لیکن اوسکی یہ کتاب بہت طویل ہے اور دلچسپ نہین ۔ +

حال حضرت شیخ سعدی رحمتہ اللہ علیہ

نام اس بزرگ کا ابو مصلح اور باپ عبد اللہ شیرازی تھا ظہور اسکا اتابک سعد زنگی
کے دور مین تھا اسی سبب سے تخلص اپنا سعدی کیا فضل و کمال مین عدیم المثل تھا
ایکسو دس برس دنیا مین رہا اکثر ربع مسکون پھرا اور بہت سے ملکونکا اوسنے
دیدکیا پدر بزرگوار اس عالی مقدار کا اتابک کے ملازمون مین تھا علوم ظاہری
اوسنے شیخ شمس الدین ابو الفرج دین جوزی سے مدرسہ نظامیہ مین بیچ بغداد کے
تحصیل کیے اسکا اشارہ بوستان کے ساتوین باب کی بارہوین حکایت مین کیا ہے
حضرت مرید شیخ شہاب الدین سہروردی کا بلکہ ہمسفر دریا مین بھی انکا ہوا ہے ارادہ اوسکی
اس مصرع سے مفہوم ہوتی ہے مصرع مرا پیر دانا ے مرشد شہاب
مدت عمر اپنی مین چودہ مرتبہ مستفید بیت اللہ کا ہوا پھر جنگ و جہاد کے واسطے
روم کیطرف گیا اور ہندوستان مین جو وارد ہوا تو بتخانہ سومنات کو دیکھنے گیا
چنانچہ اسکا حال آٹھوین باب کی اخیر کہانی مین مذکور ہے * اخیر عمر مین

ایک مکان گوشہ نشینی کے لیے شہر کے باہر بنایا اور بعضون کے کلام سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ اتابک نے بنا دیا تھا غرض اس مین بیٹھ رہا اور باہر نکلنا چھوڑ دیا بادشاہ امیر فقیر اوسکی زیارت کو جاتے تھے اور لذیذ لذیذ کھانے اوسکے واسطے لاتے تھے شیخ قدرے تناول کرتا اور باقی مسکینون اور محتاجون کو بانٹ دیتا اسپر بھی جو کچھ بچ رہتا تو زنبیل مین رکھکر صومعہ کے ناودان کے باہر شیراز کے لکڑ ہارون کے لیے لٹکا دیتا چنانچہ وہ جو اوسکے مکان کے تلے سے گذرتے تو اس طعام لطیف کو کھاتے ۞ لطف یہ ہے کہ شیخ باوصف کشف وکمال کے لطایف ظرایف مین بھی بے مثال تھا ہمیشہ صاحبان فضل و بلاغت سے اختلاط وارتباط رکھتا تھا ۞ گلستان بوستان اوسکے فضل وبلاغت پر دال ہے بعد اسکے بلاد فارس و شیراز مین بڑے بڑے شاعر و فاضل ہوئے لیکن سخن کے مرتبہ مین اوسکو کوئی نہ پہونچا اور وہ رتبہ کسیکو حاصل نہوا لیکن ہند مین امیر خسرو ملک سخن و بادشاہ شاعران زیر اس ملک مین معاصر اسکا گذرا ہے اسکی زبان دانی کا شیخ بھی قایل و کلام پر اوسکے دل سے مائل تھا چنانچہ سلطان محمد بن سلطان غیاث الدین نے جب اس بزرگ کو بلایا تب اوسنے عذر اپنی پیری کا کیا اور لکھ بھیجا کہ خسرو دہلوی اس فن مین کامل ہے اسکو غنیمت سمجھو اور عزیز رکھو چنانچہ شیخ کے کہنے پر شاہ نے عمل کیا اور اسکو مغتنم جانا اور سعدی نے یہ بھی جواب دیا کہ اوسکو مغتنمات سے جانو اور مین کتاب مصنفہ خاص گلستان بوستان بھیجتا ہون اس سے اتنا ہی فایدہ ہوگا جتنا کہ میری ملاقات سے

حاصل ہوگا ✤ یہ حضرت ایسے فصیح تھے کہ اونکو ایک عالم جانتا ہے اور میری تعریف کچھ ضرور نہیں ہے لیکن تب بھی ایک غزل اس حضرت کی اس کتاب مین لکھتا ہون اسکو دیکھکر اوسکی بلاغت اور فصاحت پہ خیال کرنا چاہیے ✤ ✤ ✤

غزل

ای ماہ عالم سوز من از من چرا رنجیدۂ ✤ ای شمع شب افروز من از من چرا رنجیدۂ
خواہم کہ احسان کنم تا جان و دل قربان کنم ✤ جائی تو در چشمان کنم از من چرا رنجیدۂ
ای جان من جانان من بی من مگو سلطان من ✤ یک شب بیا مہمان من از من چرا رنجیدۂ
من عاشق روی تو ام از جان خریدار تو ام ✤ تا زندہ ام یار تو ام از من چرا رنجیدۂ
من عاشق دیوانہ ام اندر جہان افسانہ ام ✤ تو شمع من پروانہ ام از من چرا رنجیدۂ
بخشیدہ و رنجیدۂ از من گناہی دیدۂ ✤ دائم گنہ بخشیدۂ از من چرا رنجیدۂ
بنگر ز ہجرت چون شدم سرگشتہ مجنون شدم ✤ چون لالہ دل پر خون شدم از من چرا رنجیدۂ
گر من بمیرم بی تو بہ خونم نشود بر گردنت ✤ فردا بگیرم دامنت از من چرا رنجیدۂ
ای ترک خوش بالای من ای دلبر رعنای من ✤ لعل لبت حلوای من از من چرا رنجیدۂ
مست و ہمی شوی و تو ابیستم چون ماہ تو ✤ من یار نیکو خواہ تو از من چرا رنجیدۂ

خواجہ حافظ

یہ شاعر باشندہ شہر شیراز ہے اور نہایت مشہور تمام ملک مین ہے دیوان حافظ اسکی کتاب ملکون ملکون مین مشہور ہے اور اسکا کلام نہایت فصیح ہے اور اس شخص کو بلبل گلشن سخنوری کا اور طوطی شکرستان بلاغت گستری کا کہتے ہین اور بیچ علم قرأت یعنی خوش الحانی کے مہارت کمال رکھتا تھا اور ہر شب جمعہ کو مسجد شیراز مین صبح تک قرآن نہایت خوش آوازی سے پڑھتا رہتا تھا اور تاریخ فوت اس فصیح شاعر کی ۷۹۲ سنہ ہجری ہے اور چونکہ مدفن اسکا خاک مصلی ہے اسیواسطے تاریخ وفات اوسکی + خاک مصلی ہے + چونکہ اشعار اوسکے تمام ملکون مین مشہور ہین اور انگریزی زبان مین بھی ترجمہ ہوئے ہین اسیواسطے چند اشعار چیدہ اوسکے مین بھی لکھتا ہون فقط +

نظم

بشنو این نکتہ کہ خود را ز غم آزادہ کنی — خون خوری گر طلب روزی ننہادہ کنی
آخر الامر گل کوزہ گران خواہد شد — حالیا فکر سبو کن کہ پر از بادہ کنی
جہد کن آنکہ در ایام گل و فصل بہار — عیش با آدمی چند پری زادہ کنی
تکیہ بر جای بزرگان نتوان زد بگزاف — مگر اسباب بزرگی ہمہ آمادہ کنی
خاطرت کی رقم فیض پذیرد ہیہات — مگر از نقش پراگندہ ورق سادہ کنی
کار خود گر بخدا باز گذاری حافظ — ای بسا عیش کہ از بخت خداداد کنی

مولانا عرفی

یہ شخص شاعر شہد کلام شیرین سخن تھا اسکے اشعار مین لطافت اور متانت بہت تھی اصل اسکا

یہ شاعر عدیم المثل شہر شیراز کا رہنے والا تھا اور مصنف تذکرہ ہفت اقلیم لکھتا ہے کہ اوائل عمر مین یہ فاضل مشہور دکن مین وارد ہوا لیکن اوس جگہہ بباعث اوسکی تنزلی ہونے کے اس طرف چلا آیا اور مسیح الدین حکیم ابو الفتح نے عرفی کی بہت خاطرداری کی اور بہت پریشان حال اوسکا رہا لیکن جب مسیح الدین نے وفات پائی اوسوقت عبد الرحیم خانخانان سپہ سالار شہنشاہ اکبر نے عرفی کی شہرت سنکر اوسکی بہت تواضع کی اور اوسکی خاطرداری بہت کی اور شاعری اور اخلاق مین نہایت مشہور اور نیکنام ہوا یہان تک کہ حضرت شہنشاہ اکبر نے اوسکی شہرت سنکر طلب کیا اور بیچ زمرہ بندگان خاص کے معزز کیا اور بہت تواضع کی اور بعد چند روز کے مرض اسہال مین اس صفحہ روزگار سے جاتا رہا اور بروقت وفات کے دو رباعی پڑھین اونکو مین بھی ذیل مین لکھتا ہون رباعی

عرفی دم نزع است وہمان سستی تو	آخر بچہ مایہ بار بربستی تو
فردا ست کہ دوست نقد فردوس بکف	جویانے متاع است وتہی دستی تو

رباعی

یارب بہ عفوت بپناہ آمدہ ام	سر تا بقدم غرق گناہ آمدہ ام
چشمی بکرم بخش کہ از غایت شوق	بی دیدہ بامید نگاہ آمدہ ام

حال فردوسی کا

ہماری رائے مین یہ معلوم ہوتا ہے کہ دنیا مین کوئی ایسا ملک نہین ہے جہان اسقدر شاعر گذرے ہونگے جسقدر کہ فارس مین پائے گئے ہین بہت سی کتابین فارسی نظم کی ہین یہی ہین کہ پڑھنے کے لیے زندگی انسان کی کافی نہین ہے لیکن سب شاعر ایسے نہین ہین کہ انکی تصنیفات لایق پڑھنے کے ہین لیکن چند ایسے ہین جو لاثانی ہین اور جنکی تصنیفات لایق پڑھنے کے ہین لیکن چند ایسے ہین جو لاثانی ہین اور جنکی تصنیفات کی ملاحظہ کرنے سے حظ کافی حاصل ہوتا ہے مثلاً حافظ فردوسی اور سعدی وغیرہ * قبل اسکے کہ پہلے لوگ ایران کے دین محمدی نہین رکھتے تھے وہ آتش پرست تھے اور سلطنت مین بہت سی کتابین تاریخ وغیرہ کی نظم مین بیچ زبان فارسی کے تصنیف ہوئین اون نظم کی کتابون مین بہت خوبی اور فصاحت سے حال دلیرون اور بادشاہون کا لکھا ہوا تھا اور ازبسکہ بعض آدمی بڑے شجاع اور زور آور زمانہ سلف مین ملک ایران مین گذرے تھے تو شاعرون نے اونکو دیوتا ٹھہرا دیا ہے ساتوین صدی عیسوی ہی مین مسلمانون نے ایران کو فتح کیا اوسوقت بسبب لحاظ دین کے خلیفہ اور حکام اہل اسلام نے اکثر پرانی کتابون ایرانی کو غارت کیا اور اس ترکیب سے قدیم اشعار اور نظم کی کتابین ملک فارس کا نام ونشان نہین رہا ایسے برے حال مین نوین صدی عیسوی کی تک فارس جاری رہا اور اسوقت خاندان عباسی کو تنزل ہوا اور ٹکڑے ٹکڑے ہوگئے صوبہ دار اہل اسلام

مین سے خاندان شاہی سے آزاد ہو گئے اور علیحدہ علیحدہ بادشاہ بن بیٹھے اور ان بادشاہون
نے قدردانی علوم اور فنون کی بخوبی کی لیکن اسوقت تک کوئی بڑا شاعر فاضل نمودار
ہوا تھا لیکن جب اخیر کو دسوین صدی عیسوی مین محمود غزنوی نے مشرقی اضلاع ایران
کو فتح کیے تو اس عہد مین ہم اول فردوسی کا نام سنتے ہین حقیقت مین یہ بڑا شاعر تھا
اور ایران کی فن شاعری کا رونق دینے والا یہ شخص سنہ ۹۴۰ عیسوی مین بیچ گاؤن شاداب اِن
کے ضلع طوس جو ملک خراسان مین واقع ہے پیدا ہوا تھا۔ اسکا باپ بطور باغبان کے
حاکم طوس کا نوکر تھا اور فردوسی اور اسکا بھائی کچھ محنت مزدوری کر کر گذارہ
کیا کرتے اور فردوسی کا یہ طریقہ تھا کہ وہ اپنی محنت مزدوری کرتا جاتا اور دل مین
مختلف مضامین سوچا کرتا اور تحصیل علوم مین بھی مشغول رہتا اور اسطرح سے بہت سال
گذر گئے اخیر کو ایک شخص انکے ہمسایون مین سے فردوسی اور اوسکے برادرون سے عداوت
رکھنے لگا تھا اور اونسے اکثر تنازع رکھتا تھا اور اس باعث سے فردوسی بہت پریشان خاطر
ہوا اور اپنے بھائی سے کہا کہ اپنے وطن کو چھوڑ کر کسی اور ملک مین چل بسو لیکن یہ بات
اوسکے بھائی نے قبول نکی اور فردوسی اکیلا وطن چھوڑ کر طرف غزنی کی راہی ہوا اور وہان
ان دنون مین سلطان محمود سلطنت کرتا تھا یہ بادشاہ قدردان علم کا بڑا تھا اور اہل علم
اور ہنر کی بہت خاطر کرتا تھا چنانچہ اوسکے دربار مین بہت سے شاعر اور فاضل موجود
رہتے تھے اس اوقات مین ایک پرانی تاریخ جس مین حال بادشاہون ایرانکا جو قبل از
پیدائش حضرت پیغمبر محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے گذرے تھے مندرج تھا ظاہر ہوئی تھی اور

سلطان

سلطان محمود نے یہ چاہا تھا کہ کوئی شاعر سب حال اس پرانی تاریخ ایران مذکور کو شاعری مین
اچھی طرح سے بیان کرے اور اس کتاب کے ذریعہ سے اوسکی نیکنامی ہمیشہ رہے اکثر
شاعرون نے کچھ کچھ نمونہ اپنی اپنی لیاقتون کا سلطان مذکور کی خدمت مین پیش کیا اور
فردوسی بیان کرتا ہے کہ جب شہر غزنی مین وارد ہوا تو مین نہایت حیران ہوا کہ مین
کسطور سے رسائی سلطان تک پیدا کرون اور اپنی لیاقت اوسکے روبرو ظاہر کرون
لیکن اخیر کو ایک کتاب مسمی باستان نامہ جسکے نام کی ہمکو صحت نہین ہے ایک نسخہ اوسکے
ہاتھ آیا اور اوس مین سے اوسنے چند مقامون کو نظم مین لکھکر ایک اپنی دوست کی
معرفت سلطان محمود کی خدمت مین بھیجا اور محمود نے ان اشعار کو ملاحظہ کرکے انھین
نہایت پسند کیا اور فرمایا کہ تاریخ مذکور زمانہ سلف ایران کی فردوسی تیار کرے اور سلطان
نے اقرار کیا کہ فی شعر ایک اشرفی دونگا اور فردوسی نے یہ معلوم کرکر خوشی خوشی اس کام
عظیم کو اس امید سے کہ بذریعہ اس ترکیب کی ایک تو ہمیشہ کو نیکنامی اور دوسرے دولت حاصل ہوگی
اختیار کیا فردوسی ہمہ تن اس کتاب کی طیار کرنے مین مصروف ہوگیا اور تیس برس
تک محنت کرتا رہا اور آخر کو وہ کتاب مذکور تاریخ کی جسکا نام شاہنامہ رکھا گیا طیار
ہوئی لیکن اس عرصہ مین بہت سی تبدیلین واقع ہوئین تھین جو جو پرانے دوست
فردوسی کے تھے وہ یا تو راہی ملک عدم کے ہوگئے تھے یا اون مین سے جوش خیرخواہی و
دوستی کا جاتا رہا تھا اور بعض موقوف ہوگئے تھے اور دربار سلطان مین نئی نئی صورتین
نظر آتی تھین اور یہ نئے اشخاص بڈھے فردوسی کو دیکھکر اوسکی حقارت کرتے تھے جو سبب

بڑی فکرون اور کمال محنت کے بہت کمزور اور ناتوان ہو گیا تھا ✤ علاوہ ازین بدنصیبی
فردوسی کے سبب یہ بھی ہوا کہ ایک شخص نامے ایاز تھا اوسسے بادشاہ بہت چاہتا تھا
اس شخص اور فردوسی مین دشمنی ہوگئی اور اسیواسطے اوسنے سلطان کے کان مین بری بری
باتین نسبت فردوسی کی پھونکین اور یہ بیان کیا کہ فردوسی بادشاہ کے خلاف اور
دین محمدی سے پھرا ہوا ہے اور واسطے مضبوطی اس کلام کے اوسنے یہ کہا کہ فردوسی نے
اپنی کتاب شاہنامہ مین طریقہ زردشت کی تعریف لکھی ہے ✤ اگرچہ اور امور مین محمود
بڑا عاقل تھا لیکن پھر بھی اوسنے غیبت فردوسی کو مان لیا اور جب اس شاعر عزیز نے
شاہنامہ کو تمام کر کے سلطان کو نذر کیا تو اوسنے کچھ تعریف یا آفرین اوسکی محنت پر
نہ کی اور انعام مقرری کا تو کچھ ذکر بھی نکیا فردوسی نے بہت مدت تک انتظار کیا کہ
بادشاہ اوسسے اقرار کیا ہوا انعام بخشے تا کہ وہ اپنے وطن طوس مین جا کر اپنی باقی زندگی
کو آرام سے بسر کرے لیکن سلطان نے اوسے ایک کوڑی بھی نہ دی آخرکار فردوسی نے
چند اشعار ایسے لکھے کہ مضمون اونکا یہ تھا کہ سلطان جو کہ مثل ایک بحر کے ہے اور گو مینے اوسمین غوطہ مارا
لیکن موتی میرے ہاتھ نہ لگے تو وہ میری قسمت کی خطا ہے اور نہ سلطان کی فیاضی کے بحر کی لیکن چند قابل
آدمیون نے سچ کہا ہے کہ جبکہ محمود ایک مجلد کتاب شاہنامہ کے ملاحظہ سے نہ نرم ہوا تو چند اشعار
کا تو اوسے کیا خیال ہو تو محمود نے بجائے اپنے اقرار پورا کرنے کے فردوسی کو ایک رنج دیا اور
تفصیل اوسکی یہ ہے کہ سلطان نے جو یہ فردوسی سے اقرار کیا تھا کہ مین فی شعر ایک اشرفی
انعام دونگا تو شاہنامہ کے ساٹھ ہزار شعر ہین تو بموجب اقرار کے اوسے ساٹھ ہزار

اشرفیین فردوسی کو دینی لازم تھین لیکن برعکس اسکے سلطان محمود نے بجای ساٹھ ہزار
اشرفی کے ساٹھ ہزار درم فردوسی کے پاس بھیجدیے اور یہ کہا کہ یہ انعام طیاری
شاہنامہ کا ہی؛ جسوقت یہ روپیہ پہونچا اوسوقت فردوسی حمام مین غسل کر رہا تھا
اور یہ خبر سنکر نہایت رنجیدہ اور غضبناک ہوا اور سلطان کو بہت سی گالیان سنائین
اور اس سب روپیہ کو اپنے نوکرون مین جو اوسوقت موجود تھے تقسیم کر دیا یہ دیکھکر
جو افسر یہ درم لیکر آے تھے واپس بادشاہ کے پاس گئے اور سب ماجرا بیان کیا یہ سنکر سلطان
محمود نہایت برہم ہوا اور حکم دیا کہ اسوقت فردوسی کو ہاتھی کے پانو کے نیچے کچلوا کر مروا ڈالو لیکن
فردوسی نے بہت سی عاجزی کی اور اپنی زندگی سلطان سے بخشوائی لیکن محنت تیس برس
کی برباد گئی اور تمام اوسکی امیدین جاتی رہین اور وہ دربار سے گھر کو چلا آیا اور اوسکے
اسکے دل مین نہایت رنج تھا تو اوسنے ایک ہجو سلطان کی لکھکر اور اوسپر اپنی مہر کرکر
ایک کو حاضرین دربار کے پاس بھیجدی اور یہ کہا کہ جب سلطان امور ریاست کے
باعث سے بہت دق ہو اوسوقت یہ کاغذ اوسکے ہاتھہ مین دیدینا؛ اس ہجو مین سلطان
کی نہایت برائی لکھی تھی اور اوسمین یہ بھی اشارہ تھا کہ محمود بیٹا ایک غلام کا ہی؛ جب
سلطان محمود نے یہ ہجو ملاحظہ کی تو وہ نہایت غضب مین آیا اور اوسنے فردوسی کی تلاش
مین اپنے آدمیونکو ہر سمت مین بھیجا اسوقت مین فردوسی نے شہر بغداد مین پناہ لی تھی
اور وہ جو وہان خلیفہ تھے اونھون نے اس شاعر کی بڑی خاطر کی اور فردوسی نے اونکی
تعریف مین ایکہزار شعر اپنی کتاب شاہنامہ مین زیادہ کردیے؛ ان قوافیون مین قافیہ دریا

خلیفہ بغداد مین تھے اور اونکے پاس محمود غزنوی نے ایک سخت پیغام واسطے حوالہ کر دینے
فردوسی کے بھیجا اور چونکہ خلیفہ مذکور اسقدر طاقت نہ رکھتا تھا کہ سلطان غزنوی کا مقابلہ
کر سکے تو اس باعث سے فردوسی یہانسے بھی بھاگا اور منزلین طے کرتا ہوا مدت تک آوارہ
پھرا کیا اور یہ خوف اوسپر ہر وقت طاری رہا کہ کوئی ملازم محمود کا اوسے گرفتار نکرلے
آخیر کو جب وہ بہت مفلس اور بیمار ہوگیا تب اوسنے طرف اپنے وطن طوس کے کوچ کیا
اس ارادہ سے کہ قبل از مرنے کے ایکدفعہ اپنے وطن کو اور دیکھہ لون ٭ اسوقت مین
فردوسی کی ایک بیٹی تھی اور یہ اوسکے ساتھہ تھی اور اسیکے باعث سے اوسے اس ایام
پیری مین ذرا تشفی تھی پس وہ اپنے وطن طوس مین پہونچکر کہ یہان وہ اپنی اوایل عمر مین
بطور باغبان کے نوکر تھا اوسنے وفات پائی اور اسی مقام مین دفن ہوا ٭ جب سلطان
غزنوی نے حال وفات فردوسی کا سُنا اوسنے بہت افسوس کیا اور اب اوسنے
ساٹھہ ہزار اشرفی اوسکی بیٹی مذکور کے پاس بھیدین لیکن اس شاعر کی بیٹی بھی اوسیقدر
عالی مزاج جسقدر کہ اوسکا باپ رکھتا تھا رکھتی تھی اور اس عورت نے یہ اشرفین قبول
نکین اور کہا کہ ہمین بادشاہون کی دولت سے کیا غرض ہے ٭ ٭ ٭ ٭ ٭ ٭

بیان شیخ ابو الفضل وزیر شہنشاہ اکبر کا

اکبر بادشاہ نے بمقتضای قدردانی کے اپنے جلوس کے انیسوین برس مین شیخ ابو الفضل
شیخ مبارک کے بیٹے کو کہ فیضی سے چھوٹا تھا اپنے پاس بلایا اور اوسکی ذہانت اور علم کو دیکھکر

نہایت خوش ہوا اور دن بدن بادشاہ کا مورد الطاف ہوکر پایہ اوسکے مرتبہ کا امرای
عظام اور وزرای کرام سے زیادہ ہوکر بادشاہ کا مقرب اس مرتبہ مین ہوا کہ مقرب بادشاہ
کی درگاہ کی اسیر حسد ہوگئے اور شاہزادے ... ارکین دولت سے اتفاق کرکے دربی اس
بات کے ہوئے کہ اوسکی بیخ کنی کرین اتفاقاً شیخ مبارک نے اپنی حیات کے زمانہ مین کلام اللہ
کی تفسیر تصنیف کی تھی اور نام بادشاہ کا اوس مین درج نہ کیا تھا شیخ نے باپ کے مرنیکے بعد
چند نسخہ لکھوا کر اکثر ولایتون کی طرف بھجوا دیے اور موافق رسم اہل دنیا کے اس کتاب کو
اکبر بادشاہ کے نام سے مزین نہ کیا اکبر اسباب کے دریافت ہونے سے بہت آزردہ ہوا
اور شیخ پر بہت عتاب فرمایا شاہزادہ سلیم اور سب امرا نے قابو پا کر بادشاہ کی خاطر مین
رنجش بڑھادی اور شیخ کو مجرے سے منع کروا دیا لاکن شیخ تقرب کے زمانہ مین اکثر عرض
کیا کرتا تھا کہ مین سوا بادشاہ کے کسی اور کو نہین جانتا اور شاہزادون سے بھی ملتجی نہین ہوتا
اس سبب سے وہ سب لوگ مجھ سے آزردہ رہتے ہین اور اکبر بھی اسباب کو خوب جانتا
تھا اور اسکی مصاحبت اور عقلمندی سے بہت خوش تھا اسواسطے بعد کتنے دن کے
تقصیر اوسکی معاف کرکر اوسکے حال پر عنایت فرمائی اور اوسکی جدائی بے ضرورت جائز نہ
روا نہ رکھتا تھا بعد ازان وہ واسطے انجام دینے ضرورت کی خدمتونکی دکن مین سرانجام کرنے
کیواسطے مامور ہوا اور اس ملک مین بڑی خدمتین بہت تدبیر اور محنت سے بجا لایا جب
شیخ بموجب طلب بادشاہ کے دار الخلافہ آگرہ کی طرف جریدہ روانہ ہوا شاہزادہ سلیم جو کہ
شیخ سے آزردہ رہتا تھا اور ہمیشہ دشمنی قلبی رکھتا تھا شیخ کی دکن سے آنے کی

خبر سنکر اور قابو پاکر راجہ نرسنگہ دیو کو کہ وہ بھی سرکشی اور نافرمانی مین شاہزادہ کا رفیق
اور بادشاہ کی درگاہ کا مغضوب تھا اسبات پر آمادہ کیا کہ شیخ کا رستہ روک کر اوسکا
کام تمام کرے نرسنگہ دیو یہ کام اپنے ذمہ لیکر جلد دکن کی راہ کی طرف روانہ ہوا اور
وہین سے قریب پہونچ کر راجپوت کی فوج کے ساتھ گھاٹ سے نکل کر شیخ کے قتل کا
ارادہ کیا شیخ نے بمقتضای شجاعت اور جوانمردی کے ثابت رہکر مردانگی کی داد
دی اور اپنے ہمراہیون کے ساتھ غنیم پر بہت حملہ کیا راجپوتون مین سے ایک جماعت
کثیر نے ہجوم کر کے اطراف اور جوانب سے گھیر لیا آخر کو ماہ ربیع الاول سنہ ۴۷ جلوس مین
مطابق ایکہزار اور گیارہ ہجری کے شیخ نیزہ کے زخم سے زمین پر گر کر آخرت کی طرف
راہی ہوا اور ہمراہی اوسکے بھی مارے گئے راجہ نرسنگہ دیو نے شیخ کا سر تن سے جدا کر کر
الہ آباد مین شاہزادہ کی خدمت مین بھیجدیا اکبر یہ خبر سنکر بیخود ہوا اور اپنے سینہ اور
منھہ پر ہاتھ مارا اور رای رایان پتر داس کو کہ اوس حدود کا فوجدار اور منصب سہ ہزاری
سے سرافراز تھا شیخ عبد الرحمن بن شیخ ابو الفضل اور امراکے واسطے نرسنگہ کی استیصال
کے متعین کر کے حکم دیا کہ جب تک اوس بدنصیب کا سر نہ لاوین لڑائی سے ہاتھ
نہ اوٹھاوین اور پھر بادشاہ کے زبان پر گذرا کہ شیخ کے سر کے بدلے اوس کافر کا
کیا قدر رکھتا ہے اوسکے زن اور بچہ کو بھی سولی کھینچیا اور دوزخ مین پہونچانا چاہیے
ابو الفضل عقل اور فہم مین بے نظیر تھا کلام اوسکا نہایت دقیق اور مضبوط ہے
کتب تصنیف اوسکی بھی بہت ہین اکبر نامہ اور آئین اکبری اور ابو الفضل بہت مشہور اور

بزرگ کتابین اس فاضل کی تصنیف سے ہین

شیخ ابوالفیض فیضی

نام والد بزرگوار اس فاضل یکتا زمان کا شیخ مبارک ہی یہ علوم وفنون اور شعر
شاعری مین عدیم المثال تھا اور حدت طبع اور کثرت فہم مین کمال رکھتا تھا ✤ حضرت
شاہنشاہ محمد اکبر اس شخص کو نہایت عزیز رکھتا تھا اور شہنشاہ ہند کے یہان سے
خطاب ملک الشعرا تھا ایک کتاب علم اخلاق مین مسمی نوادر الکلم اسنے تصنیفا
کی کہ اوسمین کوئی حرف منقوط نہین ہے اور تفسیر کلام کی بے نقط تالیف کی اور
نام اوسکا سواطع الالہام رکھا اور اوسکے دیوان مین اشعار ہندرہ ہزار ہین اور قصہ
نل دمن کو بھی فرمان حضرت شاہنشاہی سے نظم مین کیا اور برابر اوسکے فصیح اور بلیغ فارسی
مین کوئی کتاب نہین ہی بعد حصول علوم وفنون زبان فارسی مین اس فاضل نے قصد
تحصیل کرنا علم شاستر کا کیا اور بھیس تبدیل کرکر شہر کاشی مین جاکر علم شاستر اچھے اچھے
پنڈتون سے تحصیل کیا اور اتنا علم شاستر کا حاصل کیا کہ برہمنون مین بھی اونکے برابر بہت کم
ہوتے ہین بعد حصول شاستر کے اوسنے اکثر کتب بزرگ کو شاستری زبان مین سے فارسی مین
ترجمہ کی چنانچہ کتاب لیلاوتی اور مہابھارت وغیرہ کو زبان سلیس فارسی مین ترجمہ کیا حقیقت یہ ہے
کہ یہ شخص بھی اپنے زمانہ کا ایک ہی شخص ذہین تھا ✤ جلوس کے چالیسوین سال مین اسباب زندگانی
کا اس دار فانی سے طرف عالم جاودانی کے کھینچا

محمد بن علی المشہور بہ شیخ نظام الدین اولیا

اس حضرت کو سلطان المشایخ کہتے ہین اور نام جد پدری اس مشہور اولیا کا خواجہ علی بخاری اور نام جد مادری اس حضرت کا خواجہ عرب ہے یہ دونو بزرگ ماورالنہر سے وارد ہندوستان ہوئے اور بداؤن مین سکونت اختیار کی اور شیخ نظام الدین بداؤن مین تولد ہوئے اور شیخ نظام صغیر تھا کہ باپ اس بزرگوار کا مرگیا اور جبکہ بارہ سال کی عمر ہوئی تو شیخ کو محبت شیخ فرید درویش سے ہوئی اور بیس سال کی عمر مین یہ شخص فاضل کامل بھی ہوگیا اور اوسی عمر مین مرید شیخ فرید کا ہوگیا اور باجازت پیر کے دہلی مین تشریف لائے اور یہ جناب بہتا داور چند سال زندہ رہا اور ہمیشہ روزہ رکھتا تھا اور ۱۳ ربیع الاول ۷۲۵ھ ہجری مین وفات پائی یہ حضرت کبھی کبھی اشعار کہنے کا بھی شوق رکھتے تھے چنانچہ جبکہ شیخ ضیا نامی کہ مفتی زمانہ کا تھا درباب تکفیر حضرت شیخ نظام کے فتوی لکھا اور جب کہ وہ فتوی شیخ موصوف کے نظر سے گذرا اوسوقت حضرت نے بھی دو بیتین لکھین ✣

ضیائے سے بے ضیا گر کافرم خواند مسلمان خوانمش بہر مکافات	چراغ کذب را نبود فروغے دروغے را چہ آید جز دروغے

امیر خسرو المشہور بہ طوطی ہند

بلخ سے امیر لاچین پدر بزرگوار امیر خسرو کا بہ تلاش روزگار ہندوستان مین تشریف لائے

اور بیچ پٹیالے کے مقیم ہوئے اور امیر خسرو وہین تولد ہوئے اور جبکہ عمر چار سال کی ہوئی
تو اوسوقت امیر لاچین دہلی مین تشریف لائے اور بعد چند روز کے رحلت کی اور بعد اوسکے
امیر خسرو نے تحصیل علوم مین کوشش کی اور جبکہ چند سال بلوغیت سے امیر خسرو کے
گذرے تب اونھون نے ارادت سلطان المشایخ شیخ نظام الدین اولیا کا کیا اور
مرید ہوگئے اور امیر خسرو سے نظام الدین اولیا کو بہت محبت ہوگئی اور خسرو محرم از اوس
زینگ کے ہوگئے ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ چند اشعار امیر خسرو بیچ تعریف حضرت نظام الدین
کے لکھکر لے گئے اور اونکی مجلس مین اونکو پڑھا اور حضرت موصوف اون اشعار کو سنکر
نہایت خوش ہوئے اور خسرو سے کہا کہ تو مجھہ سے کیا چاہتا ہے اونھون نے کہا کہ مین صرف
یہ چاہتا ہون کہ حضرت کے قدوم کی برکت سے میرے کلام مین شیرینی ہو جاوے
چنانچہ اس جگہہ مصنف تذکرہ ہفت اقلیم روایت کرتا ہے کہ شیخ نے امیر سے فرمایا
کہ چارپائی کے نیچے شکر رکھی ہوئی ہے اوسکو لیکر اپنے سر پر سے نثار کر اور تھوڑی سی
کھالے چنانچہ امیر خسرو نے ویسا ہی کیا اور چند روز مین اوسکے کلام مین نہایت شیرینی
اور فصاحت ہوگئی اور امیر خسرو نے چالیس برس تک بیچ شغل شاعری کے گذارے
اور ہر شب قران شریف ختم کرتے تھے ✤ امیر خسرو سلطان غیاث الدین بلبن
کے عہد سے سلطان محمد تغلق شاہ تک حیات رہے چنانچہ سات بادشاہون کی
خدمت مین رہے اور جبکہ سلطان محمد بن سلطان بلبن بیچ پایہ مین لاہور کے اور ملتان
کے تاتاریون اور مغلون کی ہات سے مارا گیا اوسوقت خسرو بھی اونکی ساتھہ تھے چنانچہ

اونکو بھی مقید کرکے بلخ کو لیگئے اور بعد دو سال کے اونھون نے خراسان سے خلاصی پائی اور پھر وہ ہندوستان مین تشریف لائے اور سلطان بلبن کی خدمت مین مشرف ہوئے اور مجلس شاہی مین ایک قصیدہ مرثیہ سلطان محمد کی اپنی تصنیف سے پڑھا وہ اس بلاغت اور فصاحت کے ساتھہ لکھا ہوا تھا کہ تمام صغیر اور کبیر کو ایکدفعہ ہی رونا آگیا اور سب داب بادشاہی سمجھ کر وہان سے ہٹ گئے اور خاص بادشاہ کو رونا آگیا ہر چند بادشاہ نے ضبط کرنا چاہا لیکن نہو سکا اور اسقدر گریہ وزاری کیا کہ بادشاہ کو بخار آگیا اور اوسی بیماری مین اس جہان سے گذر گیا اور جب کہ سلطان غیاث الدین تغلق لکھنوتی کیطرف تشریف لے گیا اوسوقت امیر خسرو بھی ساتھہ تھے اور جب اوس سفر سے واپس تشریف لائے تو واقعہ جانکاہ یعنی وفات اپنے پیر کی سنکر نہایت مغموم ہوئے اور گریہ وزاری کرنی شروع کی اور پیر کی قبر پر جا بیٹھے اور بعد چھہ مہینے کے وفات پائی اور تاریخ وفات خواجہ حسن نے لکھی ہے اور وہ ذیل مین مرقوم ہے ✣

ابیات ✣

میر خسرو خسرو ملک سخن ✣	آن محیط فضل و دریاے کمال
نظم او دلکش تراز ماء معین	نثر او صافی تر از آب زلال
از برای جستن تاریخ او	چون نهادم سر بزانوی خیال
شد عدیم المثل یک تاریخ او	دیگری شد طوطی شکر مقال

اوسکی تصانیف کا حال اسطور پر ہے کہ امیر خسرو خود فرماتے ہین کہ مینے پانسو ہزار اشعار سے کم اور چار سے ہزار سے زیادہ تصنیف کیے اور بہت سی کتابین مشہور معروف اوسکی

تصنیف سے ہین۔

ذکر کملائے ہند از قوم ہنود

حال والمیکی جی مہاراج

صاحبان دانش وبینش پر ظاہر ہو کہ زمانہ قدیم مین ایسے ایسے فاضل اور کامل شخص قوم ہنود مین گذرے ہین کہ وہ فضیلت مین اچھے اچھے حکماء فرنگ اور یونان کی کم نہین تھے لیکن نہایت افسوس کی بات ہے کہ اون بزرگون کی حالات نہین ملتے سوائے نام کے ہم اور کچھ نہین پاتے ہم کیا کرین کہ ہمارے ہم وطنون نے کبھی اسطرف توجہ نہین کی کہ ایسے ایسے خدا رسیدہ اور کامل شخصون کے حالات لکھین ✤ لیکن خیر جیسا کچھ مجھکو پانچ چار بزرگونکا حال معلوم ہوا ہے حتی المقدور راست راست ان چند اوراق مین درج کرتا ہون چنانچہ اول مین ذکر والمیکی جی کا کرونگا ✤ ہنود مین والمیکی جو کہ مصنف پاک کتاب رامائن کے ہین بہت مشہور بزرگ گذرے ہین نہایت افسوس کی بات ہے کہ ہمکو کسی کتاب مین نہین معلوم ہوتا کہ یہ جناب کس جگہ پیدا ہوئے اہل فرنگ نے اس بات سے کہ یہ بڑے نامی گرامی شخص ہنود مین گذرے ہین اونکے حال کی تحقیقات کی چنانچہ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ پندرہ یا سولہ برس پیشتر سن عیسوی کے والمیکی جی کے قدوم کی برکت سے باغ ہستی کو رونق تھی ✤ بیان کرتے ہین کہ والمیکی جی ایک غریب کے گھر پیدا ہوئے تھے اور اس

باعث سے لاولد تھے مگر بہت مفلس تھے اونھون نے بڑی عمر تک تربیت نہین پائی اور بے علم رہے
جبکہ بڑی عمر ہوئی تو اونکو ضرورت پڑی کہ اپنے ماباپ کی پرورش کرین لاچار اونھون نے
پیشہ رہزنی اور قزاقی کا اختیار کیا اور اسمین یہ بزرگ شخص بالکل علم کی روشنی سے
جاہل رہے اور ایک جنگل مین رہنا شروع کیا اور اضلاع ہوگلی اور کرشنا گڈہ مین
چوری اور ڈاکہ اور لوٹنا اور قتل کرنا اختیار کیا یہ معلوم نہین کہ یہ پیشہ اونھون نے
کب تک رکھا اور سب چھوڑ دینے اس بدپیشہ کا یہ ہوا کہ ایک روز تین برہمن جنکو ہمارے
بزرگ برہما اور وشن اور نارد کہتے ہین اوس جنگل مین سے گذرے جہان کہ والمیکی جی
رہتے تھے والمیکی جی نے جب ان تین برہمنون کو دیکھا مستعد اونکی قتل کا ہوا اور چاہا کہ
اونکو جان سے ہلاک کرکر اونکا مال لے لیجیے لیکن اون برہمنون نے کہا کہ اے والمیکی اول تو ہماری
بات سن لی بعد اوسکے تجکو اختیار ہے تو چاہے جو کچھ ہمارا کیجیو والمیکی نے قبول کیا تب اون
تین برہمنون نے کہا کہ ای والمیکی تو جو رب العالمین کے بندونکو مارتا ہے اور ستاتا ہے
اور اس گناہ عظیم مین داخل ہوتا ہے اسکا کیا باعث ہے اوسنے جواب دیا کہ واسطے پرورش
اپنے ما اور باپ اور اور کنبہ کے یہ کام کرتا ہون تب اون برہمنون نے یہ کہا کہ ایک بات تو اپنے
ماباپ سے پوچھہ آ کہ تو جو گناہ کرتا ہے اور جانمین تلف کرتا ہے تیرے گناہ کے وہ بھی
شریک ہونگے یا نہین یعنی جبکہ تجکو تیرے اعمالون کی سزا ہوگی تو تیرے شریک تیری ما اور باپ
بھی رہینگے یا نہین یہ بات والمیکی نے قبول کی اور اون تینون برہمنون کو تین درختون سے
بخوبی مضبوط باندھکر خود اپنے گھر اس سوال کا جواب استفسار کرنے چلا گیا جب وہ گھر پہنچا

اوسنے اپنی والدہ اور باپ سے پوچھا کہ مین جو تمھارے واسطے یہ گناہ کرتا ہون اسمین تم بھی
شریک ہو یا نہین اونھون نے صاف جواب دیا کہ ہم اس پاپ مین تیرے شریک نہین ہین
جو کوئی جیسا فعل کریگا اوسکا عوض رب العالمین خاص اوس شخص کو جسنے فعل بد
کیا ہی دیگا پس یہ سنکر والمیکی جی کے دل مین اثر پیدا ہوا اور دل مین خیال کیا کہ مین اتنا
گناہ ناحق کرتا ہون کسواسطے کہ میرا کوئی شریک نہین اور رسی سے انکو ان پنڈتون جنھون
مذکور کو درخت سے کھولکر خلاص کیا اور اونکے روبرو توبہ کی کہ ایسی حرکت اور فعل
نالایق پھر نکرونگا جب سے والمیکی جی مہاراج نے اس امر کو ترک کیا اور قادر مطلق
کی جناب مین توبہ کی اور پشیمان ہوا پس اور اب توجہ اونکی اسباب پر ہوئی کہ کسیطرح سے
علوم و فنون مین کمال حاصل کرنا چاہیے چنانچہ علم کی تلاش مین وہ تپ بن مین جو کہ ایک
جنگل آٹھ میل کے فاصلہ پر چترکوٹ سے ہی چلے گئے (چترکوٹ ایک پہاڑ قریب
الہ آباد کے ہے) اور اون دنون مین رکھیشر لوگ یعنی بڑے فاضل و عالم
خدا رسیدہ شخص اوس جنگل مین اللہ تعالی کی یاد مین رہا کرتے تھے وہان جاکر
والمیکی جی مہاراج نے ایک رکھیشر سے علم حاصل کیا اور نہایت کمال حاصل کیا
لیکن مدت تحصیل علم بخوبی تحقیق نہین ہے * بعد تحصیل کے وہ اوسی جنگل مین رہا کرتے
اور یاد حق اور تحصیل علوم فلسفہ مین مشغول * ہمین یہ نہین معلوم ہوتا کہ کس زمانہ
سے والمیکی جی نے اشعار تصنیف کرنے شروع کیے لیکن انکی استعداد فن شاعری مین
بہت کامل تھے * جب مہاراج رامچندر سوامی نے راون والی لنکا یعنی سیلان پر

فتح پائی اور واپس واسطے لینے راج اجودھیا کے آئے تو تمام رکیشر واسطے مبارکبادی کو گئے اوسوقت مین مہاراج والمیکی جی بھی تشریف رام چندر مہاراج کے پاس لیگئے تھے کہتے ہین کہ سیتا جی نے بسیہ رام چندر سامی سنے وقت بن باس یعنے جلاوطنی مین بیچ جنگل تپ بن کے والمیکی جی مہاراج کے گھر کو رہکر رونق اور فخر دیا ❊ ہمکو نہین معلوم کہ یہ رکیشر کب مرے اور کس سال مین اونکی زندگی کا انجام ہوا ❊ انکی تصنیفات مین سے نہایت مشہور اور پاک کتاب راماین ہے ❊ ان خدارسیدہ کا حال بہت عجیب اور بڑا ہے لیکن چونکہ ہمارا مطلب اس چھوٹے سے رسالہ مین صرف مختصر الکھنا حالات کاملین کا ہے اسواسطے ان ہی چند سطور پر قناعت کی ۔

حال مہاراج کرشن دیپاین بیاس جی کا

تمام ہنود کے فاضلون اور خدارسیدون مین سے بیاس جی مہاراج بہت مشہور و معروف ہین اور انکو ہندو بڑے دیوتا دن اور رکیشرون مین سمجھتے ہین یہ مہاراج کسی جا پے جمنا کی کنارہ پر پیدا ہوے تھے اور اہل فرنگ کے حساب سے اونکو ۳۳ سو برس (یعنی سی و سہ صد سال) گذرے ہین بیاس کی پتا یعنی والد کا نام پراسر مہاراج تھا بہت مقبول خدا تھے اور اون دنون مین انکی بڑی شہرت تھی اور خاص اونکے شاگرد پندرہ ہزار تھے اونکی تصنیفات مین سے ایک بڑی کتاب وشن پران ہے ❊ انکی والدہ کا نام ستی وتی ہے جو کہ ایک راجہ کی بیٹی تھی اور اسکے باپ نے جب کہ لڑکی تین مہینہ کی عمر کی تھی ایک غریب مچھلی پکڑنے والے

والیکو جمنا کے کنارہ رہا کرتا تھا ویدی تھی جب بہت دن گذر گئے تو ایک روز
پرسرامہاراج کا گذر ہوا اور اوس جوان عورت کو دیکھکر اوسپر عاشق ہو گئے اور بعد
اوسکے اوس سے بیاس جی مہاراج پیدا ہوے * بیاس جی نے تمام * وید * وغیرہ سے
سیکھے تھے * بیاس جی مہاراج نے ایک عورت مسمی سکھی سے شادی کر لی اور جنگل جسکا نام
ددری تھا آسرم یعنی رہنا اختیار کیا اور یہ جنگل ہمالا کے نیچے واقع ہے * اور اوس تنہائی
مین مدت تک رہے لیکن جب بڑی واردات یعنی مہابارت کی لڑائی واقع ہوئی اوسوقت
یہ وہان سے چلے آتے تھے یہ نہایت عظیم الشان لڑائی بیچ مقام کرکشیتر کے درمیان
پانڈون اور کورون مین ہوئی تھی مہاراج بیاس جی پانڈون کی طرف تھے * پہلے
زمانہ مین مختلف دانایان ہنود نے ویدکہی تھی لیکن سب پریشان پڑے ہوئے تھے
اون سبکو جمع کر کر اور خود بھی اون مین ترمیم و تصحیح کر کر اون پاک اور مقدس کتابون
کو چار وید و نمین تقسیم کیا اور اونکے نام یہ ہین * رگ وید * سام وید * یجر وید * تھر اوید *
ان متقدمین کتابونکو لوگ بہت کم جانتے ہین اور جو کوئی ایک وید کو بھی ان مین سے
جانتا ہے وہ نہایت بڑا پنڈت سمجھا جاتا ہے *
سواے ان مقدس کتابون کے مہاراج بیاس جی نے کتابین ویدانت پر بھی لکھین علاوہ
اسکے نہایت مشہور و معروف کتاب مہابھارت ان ہی مہاراج کی تصنیف کی ہوئی ہے
یہ کتاب نظم مین ہے جسمین زیادہ ایک لاکھہ سے شعر ہین * مہابھارت بڑی مشہور کتاب
اور ہر دل عزیز اور متبرک ہے فارسی زبان مین اسکو فیضی نے ترجمہ کیا اور

سرنود اس کو زبان انگل یعنی اوڑیسہ کی زبان مین اور انفسوکندلی نے بیچ زبان اساتی کے اور کیشی رام نے بنگالی زبان مین ترجمہ کیا ٭ مہابھارت نظم مین رامائن سے جوکہ الیکی نے کہی ہے دو چند ہے ٭ سری بھاگوت بھی بیاس جی کی تصنیفات مین سے ہے اور اس کتاب کی تصنیف مین مہاراج نارد نے بیاس جی کی بہت مدد کی ہے ٭ اس کتاب مین کرشن جی مہاراج کی جھوٹ وغیرہ کا حال ہے ٭ علاوہ ان کتابون کے جو ہے اور پہ مذکور ہین بیاس جی نے اٹھارہ پران تصنیف کیے غرض کہ تمام ہندو کی مذہبی کتابین جنپر کہ دین ہنود کی بنیاد ہے اسی خدا رسیدہ کی تصنیف کی ہوئی ہین ٭ مگر انکی وفات کا وقت معلوم نہین ہوا ۔

ذکر شنکر اچارج سامی کا

یہ مہاراج بڑے ویدانتی گذرے ہین یعنی سواے ذات پاک کے وہ اور کسیکو نہین مانتے تھے اور ویدانتیون کا ایک فرقہ ہے کہ وہ سواے ذات رب العالمین کے اور کسیکو نہین مانتے ہین یہ مہاراج مقام دکن کے کسی گانو مین بیچ سنہ ۶۰۰ع کے پیدا ہوئے تھے کہتے ہین کہ جس زمانہ مین شنکر اسامی پیدا ہوئے تھے اوس زمانہ مین اکثر لوگ ہنود کا فر ہوگئے تھے اور مختلف فرقہ ناستکون کے جاری ہوگئے تھے خصوصاً اون دنون مین مذہب بودھ جنکو جینی بھی کہتے ہین بہت زیادہ ہوگیا تھا اور اس مذہب کی اتنی ترقی ہوئی تھی کہ اکثر کتب شاستر کے اہل فرقہ مذکور نے غارت کردین تھین اس

متوقع ہے شنکر سامی واسطے دوبارہ زندہ کرنے اپنے مذہب کے پیدا ہوئے کہتے ہین کہ یہ ایک
برہمنی کے شکم سے کہ جسنے بعد بیوہ ہونے کے کبھی مرد کی شکل نہین دیکھی تھی پیدا ہوئے تھے
جب کہ یہ بڑے ہوئے تو یہ بڑے کراماتی اور دانا اور فاضل مشہور ہوئے اور انھون نے
غارت کرنا مذہب کا فرون یعنی منہہ بندھون کا چاہا چنانچہ شہر کاشی یعنی بنارس مین جاکے
راجہ کے پاس امر سنگہ سیوڑہ یعنی بانی مذہب جینی کا رہتا تھا ایکروز شنکر سامی نے کہا کہ
اے راجہ آج گنگا اتنی چڑھے گی کہ تمام شہر ڈوب جاویگا لیکن ایک کشتی آویگی تو اسمین
بیٹھ جائیو تو بچ جاویگا چنانچہ ایسا ہی ہوا کہ راجہ اور امر سنگہ سیوڑہ مذکور کو یہ معلوم ہوا
کہ گنگا چڑھتی چلی آتی ہے یہ دیکھکر راجہ اور سیوڑہ محل کے اوپر چھت پر چڑھ گئے اور
معلوم کیا کہ قریب ہے کہ تمام اونچے اونچے محل جو گنگا کے کنارہ پر تھے غرق آب ہون
اوسوقت ایک کشتی نظر پڑی راجہ نے چاہا کہ اوس کشتی مین کود دے لیکن قبل
از کودنے راجہ کے وہ سیوڑہ اوس مین کود پڑا چنانچہ کودتے ہی وہ سیوڑہ سب سے
نیچے کے زینے گنگا پر جا پڑا اور مرگیا اور پھر جو راجہ نے دیکھا کہ تو کچھ بھی نہین ہے
پھر معلوم ہوا کہ اصل مین گنگا نہین چڑھی تھی صرف شنکر سامی کی کرامات تھی کہ انھون نے
واسطے مارنے اوس نابکار کافر کے یہ کیا تھا بعد موت اس شخص کے تمام کتابین اس
مذہب کی شنکر سامی نے دریا مین پھکوا دین اور اپنی کتابون کو دوبارہ رواج دیا اور منقول
ویدانت کے سکھلائے غرض کہ یہ مہاراج دوبارہ زندہ کرنے واسطے مذہب ورنشاشرم
ہندو کے ہوئے ہین یہ لوگ ایسے ہوتے ہین کہ بے اختیار دل یہ چاہتا ہے کہ ان لوگون

حال بخوبی لکھے جاؤں لیکن لاچار ہوں اور پاتا ہوں کہ ابھی یہ کتاب جتنی بنانا چاہتا تھا اوس سے زیادہ ہو گئی خیر یہ دیکھکر اسی مختصر پر قناعت کی گئی۔

ذکر مہندس بھاسکر کا

یہ شخص بہت بڑا عقلمند اور مہندس ہند مین گذرا ہے اسکے برابر ذہین اور عاقل اور سچّے علم کی پیروی کرنے والا کوئی اور شخص قوم ہنود مین نہین ہوا ہے یہ بزرگ شخص مقام شہر بنارس مین بیچ ۱۱۱۴ء کے پیدا ہوا تھا اس شخص نے ہماری شاستر کی غلطیون کو درست کیا لیکن اکثر برہمن اسکے قول پر عمل نہین کرتے اگرچہ اوسکو اپنا بزرگ سمجھتے ہین لیکن جو بڑے بڑے فاضل اور عاقل ہین وہ اوسکے کلام کو کلام پُران پر ترجیح دیتے ہین کسی شاستر مین لکھا ہے کہ زمین مثل دایرہ کے ہے اور کہین یہ لکھا کہ وہ مثل مثلث کے ہے بھاسکر نے ان لغویاتون کو رد کیا اور لکھا کہ زمین کی شکل کروی ہے یہان سے اس کے ذہن کو دیکھنا چاہیئے ٭ شاستر مین لکھا ہے کہ زمین سانپ کے پھن اور کچھوے اور آٹھ ہاتیون پر سہارا پائے ہوئے ہے بھاسکر نے کہا کہ اگرچہ یہ شاستر مین لکھا ہے لیکن محض غلط ہے اوسنے فرمایا کہ زمین ہوا مین ہمارے معبود حقیقی کے ہاتھ مین معلق ہے ٭ شاستر مین لکھا ہے کہ اقلیم جمبو مین جو سمیرو پہاڑ ہے اوسکے پیچھے آفتاب چھپ جاتا ہے اوسوقت رات ہو جاتی ہے اس ظاہر اور واہیات غلطی کو مہاراج بھاسکر نے غلط کیا اور فرمایا کہ یہ بات

غلط محض ہے ✤ غرض کہ اسیطور پر اس کامل مہندس نے بہت غلطیان نکالین
اور انکی کتاب بہت مشہور معروف سدھانت شرومنی ہی ✤ کتاب حساب مین
مسمی لیلاوتی اپنے لڑکے کے واسطے اسنے تصنیف کی تھی اور یہ کتاب بہت مفید
ہے اور بہت مشہور کتاب بیج گنت ✤ علم ریاضی مین نہایت عمدہ ہی اور اوسمین
جبر مقابلہ ایسے اچھے طور پہ بیان کیا گیا ہی کہ اہل عرب کے جبر مقابلہ سے ہزار درجہ
بہتر ہے خصوصاً جہان کہ بھاسکر مہاراج نے مقادیر غیر منتقطع کا بیان کیا ہی وہ اسمین
مین بہت خوب ہی اور اوس سے اوسکی فضیلت اور قابلیت بخوبی عیان ہوتی ہے
وفات کا سن اس مہندس اور حکیم اکمل کا معلوم نہین فقط ✤ ✤ ✤ ✤ ✤ ✤ ✤

خاتمۃ الطبع

حسب الحکم سررشتہ تعلیم پٹیالہ مطبع نول کشور مقام لکھنؤ مین بماہ جون ۱۸۷۰ء چھاپی گئی



بخدمت

مربیان فلاں مسٹلفنی صاحب بہادر بارنٹ کی یہ عرض

ہے کہ اس کتاب سے یہ غرض ہے کہ وہ باشندے ہندوستان

کی جو زبان فرنگ سے ناواقف ہین کچھہ حال مسائل وغیرہ فاضلون

اورکاملون یونان اور روم قدیم اور فرنگستان ور ممالک شرقی کا

معلوم کرین + چونکہ مین یقین کرتا ہون کہ آپکو شوق اس امر سے بہت

ہے کہ ترقی علوم کی اہل ہند مین ہو تو مین آپکے نام سے یہ کتاب

تیار کرتا ہون تاکہ آپکے نام مبارک کے باعث سے اوسکی علم دوست

قدر کرین فقط۔

To

SIR THEOPHILUS METCALFE, Baronet,

President of the Local Committee,

Public Instruction, &c. &c.

Delhi.

Sir,

This little work is composed with a view to give such of my countrymen, as are unacquainted with the European languages, an insight into the opinions, writings and actions of some of the most eminent persons of ancient Greece, Rome, and of modern Europe and Asia.

Aware of the great interest you take in all attempts to impart correct and useful information to the Natives of this country, I beg to dedicate this volume to you, in the hope that it will, under the auspices of your name, be received with favour.

I am,

Sir,

Your most obedient Servant,